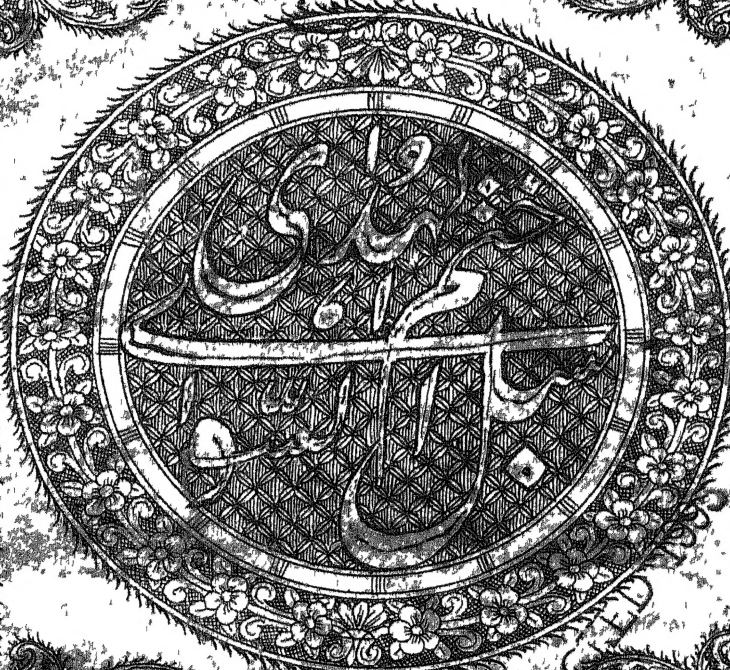


بُصِّلَ مِنْ عَيْنٍ وَيَهْدَى بِكَيْسَاءِ



مُطْبَعَةُ دُرِّ قَوْسِ وَفَرْسِ
دُرِّ قَوْسِ وَفَرْسِ

| صفحہ | مذہب دہلوی کی فقہ | مذہب اہل بیت کی فقہ | مذہب شیعہ کی فقہ |
|------|--|---|--|
| ۱ | مؤلف اور ابواب ختم الہدیٰ اسلام اور جہلی حدیث اس سے تکرار کی تالیف ہوئی ان کا نام در مقدمہ کتاب ابو جلیس کی جا پر مسودہ ارتداد و سواد ابو بکر کا جا اور اس خاتم الفقر کے جا کا ارتداد پر ایست کھنے کے سیلاب اور کذب پر کثرت اس کے مقولے سے علمائے مسکن کے ایسے عبارت کہ تباہ ہمارے مقتدا کو تکرار سے سخت کالیا دینے مہدی و عہد علیہ الصلوٰۃ کی محی کے تواتر کا مسودہ کے پہلے باب اور عقیدہ اول کا رد کہ جس سے مسودہ کی یہ علمی ثابت ہی اور اس سے مفتہ ایوں کو جاہل بنانا عقیدہ دوم و سوم جہاں بھی دلیل مسودہ ہی اور ثبوت ہمارا نام کی ہندو منکرین کے قرار داد کے موافق مہدی کی کہ تکرار مسودہ کے قول سے اور کفار کی زیادتی مومنوں کی آخر زمانے میں قرآن و حدیث سے نکتہ منکر مہدی کا کفر عظیم الایمان ہی نہ عظیم الاسلام اور سواد عظیم اہل حق کی تحقیق عقیدہ چہارم و پنجم و ششم کا جواب باب پنجم و ششم و شہر کے رد میں آئیگا عقیدہ ہفتم کا افری مسودہ ہی چوری عقیدہ ہشتم کا افری مسودہ ہی ثابت تقریر عقیدہ نہم بھی دلیل نا دلنگی مسودہ ہی اور بیہ تراض مسودہ کا رسول اللہ اور آپ کے اصحاب پر ہی کہ عیسوی بھی ایسا ہی کہتے ہیں مسودہ ہمارا تاویل مطلق حرام کھا سوکی | مذہب اہل بیت کی فقہ مؤلف اور ابواب ختم الہدیٰ اسلام اور جہلی حدیث اس سے تکرار کی تالیف ہوئی ان کا نام در مقدمہ کتاب ابو جلیس کی جا پر مسودہ ارتداد و سواد ابو بکر کا جا اور اس خاتم الفقر کے جا کا ارتداد پر ایست کھنے کے سیلاب اور کذب پر کثرت اس کے مقولے سے علمائے مسکن کے ایسے عبارت کہ تباہ ہمارے مقتدا کو تکرار سے سخت کالیا دینے مہدی و عہد علیہ الصلوٰۃ کی محی کے تواتر کا مسودہ کے پہلے باب اور عقیدہ اول کا رد کہ جس سے مسودہ کی یہ علمی ثابت ہی اور اس سے مفتہ ایوں کو جاہل بنانا عقیدہ دوم و سوم جہاں بھی دلیل مسودہ ہی اور ثبوت ہمارا نام کی ہندو منکرین کے قرار داد کے موافق مہدی کی کہ تکرار مسودہ کے قول سے اور کفار کی زیادتی مومنوں کی آخر زمانے میں قرآن و حدیث سے نکتہ منکر مہدی کا کفر عظیم الایمان ہی نہ عظیم الاسلام اور سواد عظیم اہل حق کی تحقیق عقیدہ چہارم و پنجم و ششم کا جواب باب پنجم و ششم و شہر کے رد میں آئیگا عقیدہ ہفتم کا افری مسودہ ہی چوری عقیدہ ہشتم کا افری مسودہ ہی ثابت تقریر عقیدہ نہم بھی دلیل نا دلنگی مسودہ ہی اور بیہ تراض مسودہ کا رسول اللہ اور آپ کے اصحاب پر ہی کہ عیسوی بھی ایسا ہی کہتے ہیں مسودہ ہمارا تاویل مطلق حرام کھا سوکی | مذہب شیعہ کی فقہ مؤلف اور ابواب ختم الہدیٰ اسلام اور جہلی حدیث اس سے تکرار کی تالیف ہوئی ان کا نام در مقدمہ کتاب ابو جلیس کی جا پر مسودہ ارتداد و سواد ابو بکر کا جا اور اس خاتم الفقر کے جا کا ارتداد پر ایست کھنے کے سیلاب اور کذب پر کثرت اس کے مقولے سے علمائے مسکن کے ایسے عبارت کہ تباہ ہمارے مقتدا کو تکرار سے سخت کالیا دینے مہدی و عہد علیہ الصلوٰۃ کی محی کے تواتر کا مسودہ کے پہلے باب اور عقیدہ اول کا رد کہ جس سے مسودہ کی یہ علمی ثابت ہی اور اس سے مفتہ ایوں کو جاہل بنانا عقیدہ دوم و سوم جہاں بھی دلیل مسودہ ہی اور ثبوت ہمارا نام کی ہندو منکرین کے قرار داد کے موافق مہدی کی کہ تکرار مسودہ کے قول سے اور کفار کی زیادتی مومنوں کی آخر زمانے میں قرآن و حدیث سے نکتہ منکر مہدی کا کفر عظیم الایمان ہی نہ عظیم الاسلام اور سواد عظیم اہل حق کی تحقیق عقیدہ چہارم و پنجم و ششم کا جواب باب پنجم و ششم و شہر کے رد میں آئیگا عقیدہ ہفتم کا افری مسودہ ہی چوری عقیدہ ہشتم کا افری مسودہ ہی ثابت تقریر عقیدہ نہم بھی دلیل نا دلنگی مسودہ ہی اور بیہ تراض مسودہ کا رسول اللہ اور آپ کے اصحاب پر ہی کہ عیسوی بھی ایسا ہی کہتے ہیں مسودہ ہمارا تاویل مطلق حرام کھا سوکی |
| ۹ | عقیدہ دہم | عقیدہ دہم | عقیدہ دہم |
| ۱۰ | عقیدہ یازدہم | عقیدہ یازدہم | عقیدہ یازدہم |
| ۱۱ | عقیدہ دوازدہم | عقیدہ دوازدہم | عقیدہ دوازدہم |
| ۱۲ | عقیدہ سیزدہم | عقیدہ سیزدہم | عقیدہ سیزدہم |
| ۱۳ | عقیدہ چہارم | عقیدہ چہارم | عقیدہ چہارم |
| ۱۴ | عقیدہ پانزدہم | عقیدہ پانزدہم | عقیدہ پانزدہم |

| | | | | | |
|----|------------------|----|---|----|--|
| ۳۰ | عقیدہ تجدید | ۳۰ | عقیدہ تجدید کا جواب | ۲۰ | جس حجرت کا ثبوت وجوب قرآن سے ہی مسودہ کو |
| | | | مسودہ ہمارے پر اقرب ہے کیا کہ عالمین چند چیز خالق | ۲۱ | ربانیت مقرر کیا اور ہمارے جہد و یوں کا حال |
| | تمتہ الباب عقیدہ | ۳۱ | خدا کے بند بن جانتے ہیں | ۲۱ | ہمارے بیان کا دستور العمل |
| ۳۲ | تسویہ | | مسودہ تمتمہ الباب عقیدہ تسویہ کا رد وجوب | ۲۱ | عقیدہ شانزدہم کا جواب |
| | | | یعنی ہم پر چھوٹا اقرب ہے یا نہ کہ رسول کو ہمارے | | اب انصاف پسند و مکتونہ تامل لازم ہی ہمارا عقیدہ |
| | | ۳۲ | امام کے ادنیٰ مریدوں برابر جانشین اور حدیث | ۲۲ | جناب ہمدی موعود میں کیا ہی اور معنی نسخ کا |
| | | | صحیح سے منکر ہوا | | ہمدی موعود بنی متبع ہونے کی احادیث واقوال اور |
| | | | رسول ایک قوم میری منزلت میں ہیں اور میرے | | سوال مسودہ اور مسودہ بہت کثرت ہمارا امام پر |
| | | ۳۳ | بھائی فرماے سوا کا معنی | ۲۳ | نزول احکام کے دعویٰ کا |
| | | | رسول کے امتی قدم و قلب پر بنیا کے ہو کر معراج | ۲۳ | ثبوت اس امر کا کہ ہمارا امام کا دعویٰ تعلیم میں عند اللہ تھا |
| | | ۳۴ | و مرتبہ حاصل کرینا ثبوت | | مسودہ مقولے اور دوسرے دلائل بعد خاتم النبیین کے بنی |
| | | | مسودہ خلافت نبویہ میں دو صدیق بیٹا کیا اور | ۲۵ | متبع ہونے کا ثبوت |
| | | | آن بیت رسول اللہ شہداء بدر و اہل بیعت رضوان | | علماء ظاہر اور علماء باطن کے فرائض و اجتہاد و سنن |
| | | | کی قطعیت جنت کا منکر ہوا اور جو ہر فرقہ و فرقہ | | وغیرہ کا خلاف ایسا کہ ایک مستحب دوسرے کا فرض |
| | | | ثبوت حدیث صحیح سے اور خدا کے کھیلنے کے | | ہی اور مسودہ کی وحی فرضیہ کا بیٹا کہ جس سے اسکی نادانی |
| | | ۳۵ | افترے کا اشارہ | ۲۶ | ظاہری کہ شرح عوامل پر پڑنے والا بھی سمجھے |
| | | | مسودہ ہمارا امام کے معراج پر اعتراض کیا سو | | معنی خلیفے کا اور قرآن کو سنا بطون ہونے کا ثبوت |
| | | ۳۶ | بعینہ علماء عیسویہ وغیرہ کی پیروی ہی | | اور قرآن کا معنی باطنی بیان کرنے بعض اصحاب |
| ۳۷ | باب دوم | ۳۶ | مسودہ کا باب دوم عیاد الدین عیسوی وغیرہ کی پیروی | | در کر کہے کہ اگر ہم بیان کرین تم ہلو کا فر کہینگے یا |
| | | | مسودہ اور اسکے اخوان کے مقولے سے ہمارا امام | ۲۷ | گلا کا تینگے |
| | | | کی جہد و پست کا ثبوت اور دوسرے جہد دلائل کے | | قرآن کو ستر لٹن ہونے کا ثبوت حدیث سے اور معنی |
| | | | مسودہ سبب کم فہمی کے قطعیت خلاف عقل سے منکر | | ظاہری بیان کر نیوالے اہل باطن کے نسبت |
| | | | اور ان لوگوں کا ذکر جو سالہا بغیر کھانے کے عبادت | | کرتے بہا یں کے مانند ہونے کا ثبوت اور کفار کا |
| | | | الہی کرتے حیات سے رہے اور مسودہ کی جھوٹ | ۲۸ | طلحہ اسپر |
| | | ۳۹ | کی دلائل اسکی کتاب سے | ۲۹ | مسودہ کو لفظ مبین کا معنی معلوم ہوا |
| ۵۲ | لائتمنوالقاء بعد | ۴۲ | حدیث لائتمنوالقاء العہد کے معنی میں مسودہ تحریر کیا | | عقیدہ ہفتم کا جواب اور لفظ غیب کا معنی |
| | | ۴۲ | اسکے تصدیع عہد کے دلائل اسکی کتاب سے | ۲۹ | مسودہ کے لاسے ہوئے آیت میں اور ہمارا عقیدہ |
| | | | مسودہ کے باب سوم کا رد اور اثبات جہد و پست | | ہمارے رسول کو اور دوسرے انبیاء اولیا کو امور آئندہ |
| | | ۴۳ | جناب سید محمد بن سید عبداللہ جونیوری | ۲۹ | کا کشف ہونے کے دلائل |
| ۷۶ | باب سیوم | | سبب توقف علماء سلف وغیرہ آثار و علماء | | عرش سے فرش تک مقربین بارگاہ سبحانی کو رانی |
| | | ۴۳ | ہمدی میں | ۳۰ | کے دانے برابر نظر آینے کا ثبوت |

| | | | | |
|----------------|--|---|-----------------|---|
| | | <p>عبداللہ بنی فرماہ میں اثبات اس امر کا کہ ہمارے امام کے والد کا عرف سید خان بنی حبیب ابورجا کا عرف زمان خان بنی ۵۷ مسود ہمارا امام پر فخری کیا کہ آپ رسول کے والد کا نام عبداللہ ہونے سے انکار کئے ہیں ۵۷ معنی ہمارے امام کے اس فرمان کا کہ فرما محمد عبداللہ بنی اور جہدی بھی عبداللہ ہونا ضروری ۵۷ رسول آپ فرماہ مجھے ابن عبداللہ لکھنا سہی ۵۷ متعدد شجرات وغیرہ سے ہمارا امام کا نسب امام موسی کاظم رحمۃ اللہ علیہ یہاں عبداللہ زمان بنی ہو کر ثابت و صحیح ہے ۵۸ ثبوت اس امر کا کہ حقیقتاً محمد بنی اور محمد جہدی ۵۹ علیہما الصلوۃ عبداللہ بنی ۵۹ تیسری دلیل کا ثبوت ۵۹ مسود کی غلط فہمی حدیثوں کے معنی میں اور ہمارے امام کی جہدویت کا ثبوت احادیث مسلمہ الغریب سے اور مسود کا امام بخاری اور سلم وغیرہ ائمہ کبار پر فخری کرنا ۶۰ جو تہی دلیل کا ثبوت اور روایات صاحب سراج ۸۹ کو مسود تسلیم کرینا اور مسود حدیث کے معنی میں تخریف کرینا اثبات ۶۱ ہمارے امام کی جہدویت کی تصدیق کا ثبوت ۶۲ وجوب احادیث متفقہ الغریب سے ۶۲ دلیل پنجم کا ثبوت اور اکثر کتب میں دزون ۶۲ دین کا تخریف کرنا ۶۲ مسود کا حدیث کے معنی میں تخریف کرنا اور امور غیبیہ میں دو قول مخالف بیان کر کے طرم ہونا اور اولیاء اللہ کو آپ جناب باری مانند انبیاء کے تقدیم معانی کلام اللہ و کلام رسول کرنا ۶۳ امور غیبیہ میں اولیاء اللہ کی اتباع واجب ہے ۶۳ اگرچہ علماء و غاہر اسکے خلاف پر بھی ہوں</p> | <p>دلیل اول</p> | <p>الاتفاق اہل سنت جماعت کا ہی کہ حدیث کی صحت ۶۴ و نہ کرنا مجتہدوں کے سوا دوسرے کو حرام ہی ۶۵ ہمارا امام کی جہدویت اتفاق قطع دلائل بعض امت محمدیہ و ہود و نصاریٰ کی پیری کرینا ثبوت ۶۵ حدیث صحیح سے کسی امر میں ہو دیکھنے والوں کی کو ای مسطور بنی سننے والے ۶۶ اور مسود کے دلائل ظنی ہوینا ثبوت ۶۷ اثبات دلیل اول اور خبر متواتر کی تعریف ۶۷ مسود کے مقولے سے امام کی فاطمیت متواتری ۶۷ ہمارے مخالفین مذہبناہین وغیرہ کے شجرات ہمارے امام کی سیادت کا ثبوت نکتہ حدیث اسم ابیہ اسم ابی بیان ہیں ۶۸ مسود شعب الایمان نہ دیکھ کر لغالی اور مرفہ فرمایا ۶۹ تاریخ و نسب کے کتب اختلاف اور انکی بے اعتباری ۷۰ مسود نسب میں عماد الدین عیسوی کی پردہ کیا ۷۱ سیادت اور جہدویت کا ثبوت فرمان جہدی ۷۲ ایسا ہی جیسا ثبوت رسالت و ابراہیمیت قرآنی ہے ۷۲ تنبیہ ثبوت دلائل کے خلاصے میں ۷۳ خایہ سید و کلی امانت کرنیوالوں کی معیہ کے بیان ۷۳ دوسری دلیل کا ثبوت ۷۳ مسود کے لکھے اور ہمارا امام سے لیکر آج تک تاریخ گروہ کے اتفاق سے ثابت ہی کہ امام کے والد کا نام عبداللہ بنی اور عرف سید خان ۷۴ مسود جہوت لکھا ہی کہ ہمارا امام فرماہیں کہ میرے باپ کا نام عبداللہ نہیں ہمارا یہاں کے موصوفین کا اتفاق اس امر میں کہ ہمارا امام کے والد کا نام عبداللہ ہی اور محدث یلاء الارض منقطع و عدلا کا بیان ۷۴ مسود جہوت لکھا کہ صاحب شواہد الولایت ہی ۷۵ ہمارے امام کی ان کا نام امینہ لکھے ہیں ۷۵ مسود کے لکھے سے ثابت ہی کہ ہمارا امام حبیب کے باپ کا نام عبداللہ بنی و یا جی میر باپ کا نام</p> |
| دلیل سوم ۹۴ | | | | |
| دلیل چہارم ۱۰۲ | | | دلیل دوم ۸۹ | |
| دلیل پنجم ۱۰۷ | | | | |

| | | |
|---|--|----|
| خبر تجری میں مہدی موعود کا خروج قرآن و | احادیث صحیحہ سے ثابت ہونا | ۶۴ |
| مسود کا تحریف کرنا حدیث علی اس کل ماتہ | سنہ کے معنی میں | ۶۵ |
| مسود حدیث من ذیوم خلعت الی یوم فرشتہ کے | معنی میں تحریف لفظی اور معنوی کیا | ۶۶ |
| حدیث امام جعفر رضہ جو روایت رزین ہی کہ | جس سے مہدی کا خروج عیسیٰ کے مدت اگے | ۶۷ |
| ہونا ثابت ہی | مسود کا اعتقاد یہ ہے کہ رسول بھی مورفیبہ | ۶۸ |
| جاننے میں حوام سر یکے تھے کہ نہیں جانتے تھے | برے و جال کے نایب جھوٹے و جالوں کی پچھانت | ۶۸ |
| اور امام دین کی تعریف اور حدیث مجددین کی | دلیل ششم کا ثبوت | ۶۹ |
| مسود کے خطاؤں کا حساب اور دعویٰ کے | سچ کی حقیقت | ۷۰ |
| مسود کی غلط فہمی قیامت کی گواہی بابین | دلیل ہفتم کا ثبوت | ۷۱ |
| مسود کا حدیث کے معنی میں تحریف کر کے اپنے | قول سے آپ ملزم ہونا اور حدیث قحطان کی تحقیق | ۷۲ |
| مسود کی دنیا طلبی اور کفار قریش وغیرہ کی پروری | کر کے آیہ وعد اللہ الذین امنوا الایہ کے معنی میں | ۷۳ |
| تحریف کرنا | جہاد اصغر جہاد اکبر کا بیان | ۷۴ |
| دلیل ششم کا ثبوت فتوحات کی بکارت اور مسود | کی پہلی تحریف | ۷۵ |
| خبر تجری میں مہدی موعود کا خروج قرآن و | احادیث صحیحہ سے ثابت ہونا | ۶۴ |
| مسود کا تحریف کرنا حدیث علی اس کل ماتہ | سنہ کے معنی میں | ۶۵ |
| مسود حدیث من ذیوم خلعت الی یوم فرشتہ کے | معنی میں تحریف لفظی اور معنوی کیا | ۶۶ |
| حدیث امام جعفر رضہ جو روایت رزین ہی کہ | جس سے مہدی کا خروج عیسیٰ کے مدت اگے | ۶۷ |
| ہونا ثابت ہی | مسود کا اعتقاد یہ ہے کہ رسول بھی مورفیبہ | ۶۸ |
| جاننے میں حوام سر یکے تھے کہ نہیں جانتے تھے | برے و جال کے نایب جھوٹے و جالوں کی پچھانت | ۶۸ |
| اور امام دین کی تعریف اور حدیث مجددین کی | دلیل ششم کا ثبوت | ۶۹ |
| مسود کے خطاؤں کا حساب اور دعویٰ کے | سچ کی حقیقت | ۷۰ |
| مسود کی غلط فہمی قیامت کی گواہی بابین | دلیل ہفتم کا ثبوت | ۷۱ |
| مسود کا حدیث کے معنی میں تحریف کر کے اپنے | قول سے آپ ملزم ہونا اور حدیث قحطان کی تحقیق | ۷۲ |
| مسود کی دنیا طلبی اور کفار قریش وغیرہ کی پروری | کر کے آیہ وعد اللہ الذین امنوا الایہ کے معنی میں | ۷۳ |
| تحریف کرنا | جہاد اصغر جہاد اکبر کا بیان | ۷۴ |
| دلیل ششم کا ثبوت فتوحات کی بکارت اور مسود | کی پہلی تحریف | ۷۵ |
| یواقیت | مہدی اور عیسیٰ کا خروج ایک وقت ہونا احادیث | ۷۶ |
| صحیحہ سے باطل ہی اور دوسرے دلائل بھی | مسود فتوحات کے اشعار کا معنی غلط کیا اور | ۷۷ |
| صدیق ولایت رہے پر جھوٹا بہانہ لگایا اور بعد | میں تحریف کیا | ۷۸ |
| مسود کے جھوٹوں اور تحریفات کا اثبات مسود | اور اسکے مقتدانے قول سے اندر ہمارا امام کے | ۷۹ |
| مہدویت کا ثبوت | دلیل نہم کا ثبوت لینے ہمارے امام کے حال کی | ۸۰ |
| مطابقت شیخ اکبرم کے کلام سے | ہمارے امام کے فرزند اور خلیفہ اول پر مسود | ۸۱ |
| جھوٹا افترا کیا | دلیل دہم مقررہ مسود کا رو | ۸۲ |
| دلیل یازدہم کا ثبوت مسود اولو الالباب کے | معنی اور آیات محکمات متشابہات کی حقیقت اور | ۸۳ |
| حرف ثم کی تعریف سے اب تک بے خبری | حرف ثم کا معنی مفسرون اور نحوین کے حوالے سے | ۸۴ |
| آیہ ثم ان علینا بیانہ سے مراد بیان خاتم الاولیا | کہ وہی مہدی ہی ہونے کا ثبوت | ۸۵ |
| قرآن سے بہت لوگ آخر زمانے میں منہ پر ہونا | اور مسود کی جہالت شان مہدی اور اسکے | ۸۶ |
| دلائل ہمارے ہو جانا | گروہ مہدی موعود کے علو مراتب کا ثبوت قرآن | ۸۷ |
| مسود کی دنیا طلبی کہ علامت کفری اور جناب | مہدی کا فقیر ہونا حدیث مقتوی سے اور مسود | ۸۸ |
| کی جہالت لفظ غیب کے معنی سے | حکایت بد شکل عورت کی جو ما کے خوبصورتی کے | ۸۹ |
| سبب اپنے مرد پر ناز کرنے سے منہ پر تھوک دیا | حدیث صحیح سے ثابت ہی خلافت مہدی کی نبوت | ۹۰ |
| سر کی ہی نہ دوسرے کی | | ۹۱ |

دلیل نہم ۱۴۲

دلیل دہم ۱۴۴

دلیل یازدہم ۱۴۷

دلیل ششم ۱۲۹

دلیل ہفتم ۱۳۲

دلیل ششم ۱۳۴

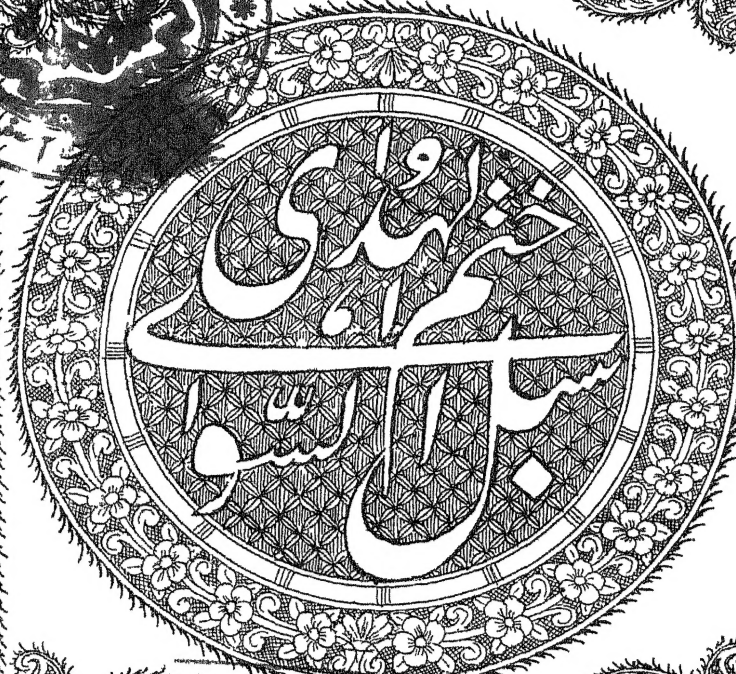
| | | | | |
|--|--|---|--|--|
| | | <p>مسو حدیث کے معنی غلط کر کے اپنے مقولے سے آپ لازم ہوا اور امام محمد باقر کے فرمان میں تحریف کر کے ۱۱۰ مہدی کو بادشاہ ٹھہرایا مسود کا یہ ہونے کی پیروی کرنا اور مہدی کا ذکر کتب ۱۱۰ انبیاء سالفہ میں بھی ہونا ثبوت اس امر کا کہ کوئی ناز ہو مگر مہدی کے پیچھے ۱۱۲ درست نہیں مسود کو اتیک حاجت کے معنی سے خبر نہیں ۱۱۳ ہمارے امام سب مہور دینی میں بنی کے برابر تھے مسود آپ چوری کر کے مصنف سراج لا بصار چوری کی تہمت لگایا اور ہمیشہ مومنوں کے گھار زیادہ بنا ۱۱۴ قرآن سے ثابت ہی مذہب مہدویہ کی نہایت عربی و عجم وینو ملکوں میں کر ظلم و عدل زمین بھر نیک ثبوت اور بعض امت محمدیہ ۱۱۵ سے مخالفت کرنا احادیث سے ثابت ہی سفاک اس سرینہ کا یہ ہوا کہ آدمی کا دل نہایت سے غنی ہونا ہی چنانچہ سعدی فرما سے تو نگر و باد نہ مال اور ثبوت اس کا کہ مہدی بعض امت محمدیہ کے دلوں کو غنی کرینگے نہ کل امت کے اور غنی ہمارا امام ۱۱۶ امام کا مسود اور اسکے مقتدا کے قول سے اور ہمارا امام کا تقسیم بالسویہ کرنا ۱۱۷ ثبوت اس امر کا کہ شان مہدی موعود مسود دوزخ میں ۱۱۸ سنت و بدعت کا فرق اور اقسام بدعت ۱۱۹ دلیل شان مہدی کا ثبوت مہدی کا باعث ہند میں ہونیکا سبب و رسو کی نوانی ۱۲۰ فہم کلام میں مسود مطلع اللوالب کی عبارت میں تحریف کر کے مانندین رسول کے ہمارا امام پر مترغز کیا یعنی خلیفہ راشد کی ۱۲۱ گواہی لوگوں سے طلب کیا انبیاء وغیرہ کے دعویٰ کی کوہی کی حقیقت اور ایت ۱۲۲ رویت کا بیان</p> | <p>دلیل دوازہم ۱۵۳ ہمارے امام سب مہور دینی میں بنی کے برابر تھے</p> <p>دلیل سیزدہم ۱۵۵ امام کا مسود اور اسکے مقتدا کے قول سے اور ہمارا امام کا تقسیم بالسویہ کرنا</p> <p>دلیل چارہم ۱۵۶ مسود مطلع اللوالب کی عبارت میں تحریف کر کے مانندین رسول کے ہمارا امام پر مترغز کیا یعنی خلیفہ راشد کی گواہی لوگوں سے طلب کیا</p> <p>دلیل پانزدہم ۱۶۰ انبیاء وغیرہ کے دعویٰ کی کوہی کی حقیقت اور ایت رویت کا بیان</p> | <p>دولتمندان کفار سب غرور دولت دنیا کے ہمارا رسول اور دوسرا دنیا اور مومنوں کو فقیر و حقیر جانکر دولت ۸۷ محروم رہنے کا بیان قرآن سے ثبوت مہدویت جناب شکیک جیونپوری احادیث صحیحہ ۹۰ بسبب طاعت اجابت محمدیہ جناب کی مخالفت ۹۱ فائدہ علماء دنیا پرست و دنیا کی برائی کے بیان میں ۹۲ دنیا کی برائی کا بیان ۹۶ فائدہ فقیر و تنگی بزرگی و مرتبت میں ۹۶ دلیل دوازہم کا ثبوت جناب ولایت ناب علی رضی کے فرمان کا مسود منکر ۹۷ ای اور مہدی کے اصحاب رسول کے اصحاب کے برابر ہونا ہمارے امام کے اصحاب کے موافقت کلام جناب تصور ۹۹ "قوس سے مسود اور اسکے مقتدا کے جناب رضوی نے جناب کا مسود پر شرح بیان کرتے ہوئے مسود تحریف کر کے نو برس کی سلطنت مقرر کیا اور ۱۰۰ نو سو پر شرح کے دوسری دلائل حدیث موعود سے جناب رضوی کے کلام سے ثابت ہو چکا کہ مہدی کے ۱۰۱ اصحاب فقیر رہینگے دلیل سیزدہم کا ثبوت بار ما مذکور ہو کہ جن دلیل میں شہر بر سرینے کے مومنین کے نزدیک قابل استدلال نہیں اور اعتراض مسود کا بیان چند وجہ نامعقول ۱۰۱ ہی کہ اسکی تحریف کہتے ہیں دلیل چارہم کا ثبوت مسود کا حدیث کے معنی میں ۱۰۲ مسود کے معنی سے ہمارا حقیقت اور اسکا بطلان ظاہری ۱۰۳ اسکا مہدی مسود کو تیز جتا بھی ہی یعنی سلطانہ مجاہد ۱۰۵ دلیل پانزدہم کا ثبوت اور اتباع کے سزاوار علمائے مہدی ۱۰۶ ہونیکا بھی مسود حدیث جبرئیل کی تحریف میں لگا اہل کتاب کی ۱۰۷ پیروی کیا ۱۰۸ امت محمدیہ کے فرقہ گار میں سب کچھ چھوڑ کر گیا ۱۰۹ مسود اچھی تک زکوٰۃ کے معرفت خبر نہیں</p> |
|--|--|---|--|--|

| | | | |
|-----|---|-----|---|
| ۱۷۴ | سر کے انکھوں سے دنیا میں خدا کو دیکھنا فرض ہو گیا | ۱۷۴ | حدیث جملہ سنی حق رنجی تھی اور مسود کی تحریف اس میں |
| ۱۷۵ | جس آیت سے اہل سنت ثبوت روایت کرتے ہیں مسود میں | ۱۷۵ | منہج کے احادیث اور وہ کہ تحریف حدیثوں کے معنی میں |
| ۱۷۶ | منہج میں مقررہ کی یہ تھی کیا | ۱۷۶ | مسود کی بدخلق دوم کے عقیدہ کو اس کا خارجی بنانا |
| ۱۷۷ | دلیل مفہوم کا ثبوت اور مسود مراجع البصار کی عبارت | ۱۷۷ | اثبات کفر مرید و مشرک دنیا و مافیہا |
| ۱۷۸ | میں تحریف کرنا سبب | ۱۷۸ | دنیا کے درجے اور بقدر ذرات داخل دنیا نہ دیکھا ہو تو ان کے |
| ۱۷۹ | مسود کے تحریف متددہ کا کیا حاصل اسے ہمارا نام کی | ۱۷۹ | مسود کی بدخلق یا زوم غزلت کو ترک نہ کرنا اور مزہب |
| ۱۸۰ | جدویت ثابت ہی | ۱۸۰ | فضیلت غزلت اور صحیحہ کو ساجو غزلت کی فضیلت |
| ۱۸۱ | اب ہمارا امام کے منکرین سے سوال ہی کفایت الہی کی | ۱۸۱ | طاہرین کی برائی منع قبول دعوت فاسق کے دلائل اور مسود کی تحریف |
| ۱۸۲ | تصدیق کی کیا دلیل رکھتے ہو اور فرق مدعی کا زب اور | ۱۸۲ | حدیث میں |
| ۱۸۳ | مصادیق کا ثبوت و مہدویہ کے لئے | ۱۸۳ | مسود کی بدخلق دوازدم اور اس کا جہا افری کرنا امام پر |
| ۱۸۴ | مسود ہمارا امام پر افری کیا اپنی مخالف جویش و غلطی | ۱۸۴ | علوم فریضہ حسب سال ہر ایک شخص کے مستغاث ہی |
| ۱۸۵ | مہدی کا مخالف کوئی اتنی جو خطی ہو سیکے دلائل | ۱۸۵ | حدیث طلب العلم فریضہ کا معنی |
| ۱۸۶ | مسود کے ایسے جہالتوں کا کیا ہی کہ ہمارا امام کو اپنی | ۱۸۶ | ہمارا امام کا بیانیہ مراد اللہ و مراد رسول اللہ ہو کر |
| ۱۸۷ | مسود کا کذب اور اس کے احتمال و اشکال کا حل شافی | ۱۸۷ | مسود کی دعا اور ذکر الہی کے شرف و فضیلت سے جہالت |
| ۱۸۸ | مسود کی بدخلق اول تحریف کلام المہم میں درجہ مود و قرآن | ۱۸۸ | ذکر الہی کی فرضیت کا ثبوت قرآن و قرأت قرآن مجید |
| ۱۸۹ | مسود کی بدخلق دوم تحریف و افری | ۱۸۹ | حدیث العلماء و رتبہ انہما کا معنی کفر و دنیا علماء باطن |
| ۱۹۰ | مسود کی بدخلق سوم مکاشفہ کو مشاہدہ بنانا | ۱۹۰ | فائدہ علم و علماء و ظاہر فرق کے بیانیہ اور حدیث میں علم کا |
| ۱۹۱ | مسود کی بدخلق چہارم منکرین سوال اللہ و مفت کرنا | ۱۹۱ | مسود کی اس بدخلق کا خلاصہ |
| ۱۹۲ | مسود کی بدخلق پنجم غوفی مالک و سنا و زمین اور شریعت | ۱۹۲ | علم باطن بن پیر حاصل ہوا حکم میں جس کے سبب فیض ہو |
| ۱۹۳ | مسود کی بدخلق ششم جہا اور بدفری و تحریف اور یل و لک | ۱۹۳ | مسود کی بدخلق سہم منکر رسول اللہ کے ملوق حدیث میں |
| ۱۹۴ | مہدی فرما سونیش خبری کا ثبوت | ۱۹۴ | مسود کی دعا بازی کا ثبوت |
| ۱۹۵ | قل ہو اللہ کی سوز میں یل و یل و فرما لینا خلاصہ | ۱۹۵ | اللہ تعالیٰ کے خلیفہ کو جا اور وقت پر دعویٰ کرنا ایسا فر |
| ۱۹۶ | فرقہ باطنیہ کی تعریف اور مشاہدہ اعتقاد کے ثبوت | ۱۹۶ | ہی جیسا ہلوچ و نازہی |
| ۱۹۷ | مسود کی بدخلق ہفتم حدیث اور متددہ و لایست منکر ہونا | ۱۹۷ | مسود کی بدخلق چہارم حدیث میں تحریف اور کوٹو دخل |
| ۱۹۸ | الہام و کی خلاف پر قیاس مجتہد ہو تو قیاس میں ہونا | ۱۹۸ | توبہ نہ جاننا اور حدود الہی سے غفلت |
| ۱۹۹ | مسود کی بدخلق ہشتم اور اراد رسول اور صحابہ کو پاد و | ۱۹۹ | عدل فی القیمت کا وجوب اور قبول ہبہ نہ وجہ کا جو |
| ۲۰۰ | برابر کرنا | ۲۰۰ | مسود کی بدخلق یا زوم آپ منکر مہدی کو کافر جاننا پھر |
| ۲۰۱ | کسی سے کچھ لینے کے لئے جناب صدیق ولایت اجاز دینے کا | ۲۰۱ | اسی انکار کرنا اور اس کفر کی حقیقت |
| ۲۰۲ | توکل کی حقیقت اور رسول اللہ کا ترک اسباب کرنا | ۲۰۲ | منکر مہدی کے پیچھے کوئی غازی نہ ہونے پر ہمارا کیا اتفاق |
| ۲۰۳ | مسود کی بدخلق نہم رسول اللہ کے کیا حکم کرنا ہمارا منکر ہونا | ۲۰۳ | ہمارا امام کی جدویت کا ثبوت اور مدعی کا ذکا |
| ۲۰۴ | بعض انبیاء اور صحابہ رسول اللہ کے کتب کا کتب اور شکر و | ۲۰۴ | مسود کی بدخلق شانہم منکر کفر کے اقام سے بخیر تارک |

| | | | |
|-----|--|-----|---|
| ۲۰۳ | شکرک و لغو نفاق کا اشارہ | ۲۱۹ | امت محمدیہ پر انواروں کی عرش تریاکیا بجائے گزشتہ کا ثبوت حدیث صحیح سے |
| ۲۰۳ | مسود کا فریب اور تعصب اور آیت حدیث میں تحریف | ۲۲۸ | ہمارا امام کے معراج سے کلام کے اعتراض علماء مسیو کا سامجی جواب |
| ۲۰۵ | سود کا بھائی ہندو کے کی حقیقت میں بجا ہوا کلام کرنا اور وہ کہنا بن ہونیکا ثبوت | ۲۲۹ | مسود کا باب چہارم کی بنا کا سبب |
| ۲۰۶ | ملکا دنیا پرست و بد دینا کے سے بدتر ہونیکے دلائل | ۲۳۰ | مسود کے باب چہارم کا جواب |
| ۲۰۷ | مسود کی بدخلقی جبکہ قرآن و حدیث کے منہ سے نجا لے اور خواہ | ۲۳۰ | مسود کا اعتراض کا تقد اور سبب |
| ۲۰۷ | بایں دیسٹا کی حکایت | ۲۳۱ | ایسے آیت محکمات اور احادیث صحیحہ کا ذکر جو دنیا میں بڑی کمی |
| ۲۰۸ | عین جرجی | ۲۳۱ | عاقبت میں رسوا ہوا |
| ۲۱۱ | ہمارا امام کے فرمان کا معنی اور بجا ہمارا امام اور مصدقین کا | ۲۳۲ | مدعی جہودیت کی سچائی کی پچھانت |
| ۲۱۲ | مسود اور اسکے امثال کو نہ لکھنا اور ہر چند یہ نہ لکھنا کہ ان کی بدخلقی | ۲۳۲ | مسود کا باب پنجم کا رد اور مسیحی جہودی کی ردی صحابہ رسول اللہ |
| ۲۱۲ | مسود کی بدخلقی خود دہم پر ان کا جواب بدلیکنا شاہ دلاور کی ترجمان | ۲۳۳ | جہود و یحنا اعتقاد جناب صحابہ میں اور مسود کے حدیث کا معنی |
| ۲۱۳ | مسود کی بدخلقی بہر تبدل مقدس امین اللہ تعالیٰ کو عاجز بنانا | ۲۳۳ | جہودی علیہ السلام صحابہ کی فضیلت کا اشارہ |
| ۲۱۳ | اور اس کا جواب اور مقبولیت و مردودیت کا لکھنا لکھنا | ۲۳۴ | جہودی کی فضیلت کا ثبوت ابنی بکر صدیق پر شیخ البرکے قول |
| ۲۱۳ | مقدس کی تبدل کے دلائل مستحکمین و صوفیہ کے کتب سے | ۲۳۴ | مسود کے باب ششم کا جواب اور اسکی جھوٹا ثبات اسکے لکھنے |
| ۲۱۴ | عقاد الدین عیسوی غیرہ کی مسود کا پردہ کرنا اور جواب | ۲۳۵ | ہمارا امام اور رسول اللہ علیہ السلام کے فرمان کی نفی |
| ۲۱۷ | جھار سے آدمی کی پیدائش کا | ۲۳۵ | مسود کے انفری کا ثبوت اسکے قول سے جو نہایت ہیں |
| ۲۱۶ | مسود کی غلطی مسئلہ فقہیہ میں اور تاریخ و تفسیر میں اور ارم گال | ۲۳۶ | مسود کے باب ہفتم کا جواب اور اسکی کلام اللہ و حدیث رسول |
| ۲۱۸ | مسود کی بدخلقی بہت و کم ہمارا امام پر عمل خلاف سنت کا اتمام | ۲۳۶ | مسود کے جہالت کا ثبوت |
| ۲۱۸ | مسود کا رسول اللہ پر نفی کرنا اور جھوٹا ہونے کے ثبوت | ۲۳۷ | یہ اعتراض یعنی موافقہ کے انکار کرنا بجا نہیں بلکہ صحیح رسول |
| ۲۱۹ | اوٹھا کر دعا مانگنے میں | ۲۳۷ | اور امین بیت و تابین شیعہ بلیغ پر کی کہ وہ سب بھی اس میں |
| ۲۲۰ | مسلم جو اس روایت کی بجا ہی اسکا خلاصہ لکھنے مانگتا تھا کہ میں | ۲۳۸ | سوال آخر کے جواب جو مسود نے بیان کیا ہیں جواب سوال اول |
| ۲۲۱ | فرض مانگے پیچھے مانگتا تھا کہ قطع نظر فقط دعا مانگنا ہی | ۲۳۸ | سوال دوم کے جواب اور مسود کی دانی فہم کلام امام میں |
| ۲۲۱ | لکروہ ہونیکے دلائل | ۲۳۸ | سوال چہارم کا جواب اور مسود کی جہالت اصطلاحات صوفیہ سے |
| ۲۲۳ | مسود بنایا گیا چلی ہو کر بیان چرمانت لکھا جھوٹا | ۲۳۹ | سوال پنجم کا جواب اشارہ بدیولہ کا اور نہ جتنے جتنے |
| ۲۲۴ | ہجرت کی فرضیت اور مسود کا انکار اس فرض سے | ۲۳۹ | مسود کے باب ششم کا جواب اور ثبوت رسول اللہ جہودی کہ جس |
| ۲۲۴ | مسود عاصیوں کی مدد کو خدا و رسول کی اتباع ٹھکرایا | ۲۴۰ | کل مطلب مسود باطل ہو |
| ۲۲۵ | سراج البصائر کی عبارت پر مسود کا اعتراض بجا نکلا | | |
| ۲۲۶ | مسود کو بھی تکرا اور دشمن بیکافر فرق معلوم نہیں اور خواہ | | |
| ۲۲۶ | اقم اور اسکی تعبیر | | |
| ۲۲۶ | اولیاء اللہ کو بھی معراج ہونیکے دلائل | | |

| | | | |
|-----|---|----------|---|
| ۲۵۸ | خاتم الامنیہ کی فضیلت کا ثبوت تاویلات سے | مطلب اول | مسودہ کا تفسیر یا اراد کرنا آیہ ما کان اللہ معذبہم الا یہ |
| ۲۸۵ | جو عین فضیلت خاتم الاولیا بھی | ۲۶۲ | مین اور احادیث صحیحہ سے ثبوت تسویہ |
| | تنبیہ خاتم الاولیا کا ذکر قرآن وحدیث مین ہونیکے | ۲۶۳ | حدیث ابن سیرین کی صحت اور مسودہ کی بددیانتی و تحریف |
| | بیان مین اس مین دو حکمت مین حکمت اول ختم خاتم | | کنز الدلائل کی عبارت مین |
| ۲۸۷ | ولایت کا ذکر قرآن وحدیث مین کننا تیا شے کے بجائے | مطلب دوم | مسودہ کے مطلب دوم کا رد اور اسکا ہندی عبارت کے تحت |
| | ایسے احادیث کہ جنہن ختم ولایت کا ذکر ہی اور بعض | ۲۶۴ | منکرین رسول کے ہندو سحر کرنا |
| ۲۸۹ | آیات بھی اسی قبیل کے | | مسودہ کو ابھی مجددیت مجددی اور نبوت خاتم النبیین |
| | حکمت دوم اس ختم ولایت کی تخصیص کے دلائل مین جو | ۲۶۵ | جزئی نہ آنحضرت کے مراتب سے علیہا السلام |
| ۲۹۱ | خاتم نبوت سے مشارکت حقیقی رکھتے مین | | مسودہ کو ابھی تک ذات کے معنی سے جز نہیں اور دلائل |
| ۲۹۲ | مسودہ کی وحی فرضیہ کا رد و جواب | ۲۶۶ | تسویہ سے |
| | مسودہ کا جھوٹ اور فتری مقام مجبور اور بی بی آیہ | | مسودہ ہمارے امام کے اصحاب کا اتفاق اتحاد حقیقتہ |
| ۲۹۴ | و مریم کے نجات کے بیان مین | | خاتین کا ہوتے پر نبوت کے کسی ہونیکا خیال کر کے امر دینی |
| | مسودہ کا اعتقاد یہ ہے کہ ہمارے رسول بھی سب | ۲۷۰ | مین صدر کی دلیل لایا سو بھی بے محل |
| | بنیوں کے برابر مین اور آنحضرت کو اپنا مرتبہ دت | | مسودہ کا اعتقاد یہ ہے جز نہ مرجع مجددی اسکا کفر ہی |
| ۲۹۵ | تک معلوم تھا | ۲۷۲ | نہ ذات مجددی نہ عہد کا |
| | مسودہ کے ایسے وابہیات کا بیان ہی کہ جس مین | | ہمارے امام کی مجددیت کا ثبوت دلیل واضح مسلمہ مسودہ |
| ۲۹۵ | علمائے عیسویہ کی پیروی کیا | ۲۷۳ | اور غیانی کی خبر کا ضعف و اطلاق |
| ۲۹۶ | ہمارے بیان کے تیس فرضوں اور نماز لیلہ القدر کا ثبوت | | شیخ اکبر اور صاحب شرح مفہم صغیر کے اس کلام کا |
| ۲۹۸ | تیس فرضوں کا اثبات قرآن وحدیث سے | | نماز کہ ولی درجے کو نبی کے نہیں پونچا اور ہند کا |
| ۳۰۰ | عشر کی فرضیت کا ثبوت قرآن سے | ۲۷۵ | اس سے مستثنی ہونا احادیث و آثار سے |
| | ہمارے امام کی دعا کی مقبولیت ہماری نجات | | ابن سیرین کی روایت کی صحت مع اسکے دو سر شواہد |
| ۳۰۱ | کے لئے مسودہ کے مقولے سے | ۲۷۶ | اور اصحاب اثیریہ سے اعتقاد تسویہ کی تحقیق ہونیکا سبب |
| | مسودہ کے خانے کی برائی اور معنی ختم ولایت | | مسودہ لایں فضل رسول اللہ مین بھی اپنی کور باطنی ظاہر |
| ۳۰۲ | کا تخت اور اصطلاح کے موافق | | کیا سو ثبوت اور تسویہ فیصوص اور اسکی مستند سر جو |
| ۳۰۳ | سوال ہمارے امام کے منکرین سے | ۲۷۷ | خاتین مین علیہا السلام |
| | | | شیخ اکبر مرجع خاتم الولی کو خاتم النبیین علیہا الصلوٰۃ کے ایک |
| | | | حند لکھے سوا اسکا معنی کہ جس سے تسویہ خاتین ثابت |
| | | ۲۸۲ | ہی نہ فضل و نزول |

يُصَلِّ مِنْ أَيْ وَرَيْهَامُ رَيْهَامُ



Checked
1987

مَطْبَعَةُ دَرْجِ وَفَرْغِ كَرْدِ
دَرْجِ فَرْسِي بَنَكُورِ مَطْبُوعِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله محمد وآلته الطيبين الطاهرين

سيدنا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب
سيدنا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب
سيدنا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب

سيدنا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب
سيدنا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب
سيدنا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب

سيدنا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب
سيدنا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب
سيدنا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب

اعوذ بالله من الشيطان الرجيم
بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي امنوا هو واجب الوجود الصلوة والتسليم على خاتم الانبياء وول المقام المحمود
وعلى اطنه وخاتم ولايته هو المهدى الموعود وعلى الهما واصحابهما من اعرض عن اتباعهم
فليس الورد المورود اما بعد خادم الفقر الراجي الى رحمة الخان سيده محمد المعروف به شاه خاں ميان
جناب سيد السالكين بركة الواصلين ميان سيد احمد عرف مبارك سيدنيا انصاف و غلام جناب قبة العارفين دوى الكاملين عالم
رباني واقف اسرار زياتى ميان سيد محمد عرف مبارك سيد ميان صاحب قدس الله اسرارها وجعل مثوبها اعلى عليين وخانه
پير و مريد زمان قطب الهدى دوران جناب ميان سيد شهاب الدين عرف مبارك صاحب ميانصاحب مد الله اظلاله
على رؤس المتقين كهتاي كه حضرت ميان سيد عيسى المعروف به عالم ميانصاحب ميان انصاف و الله بركاته قبل چند
روز کے بعض رسالت ہوت ہمد ویت سید الاولین و الآخرین جناب سید محمد بن عبد اللہ جیونپوری خاتم الاولیا مہدی موعود
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہما وسلم کثیر امین اور کچھ روفقا و اسے منکرین بھی کر کے چھپوا کر علما منکرین بمعصرتے درخواست
انصاف کے لئے بہ ہر شہر و دیار و بہر کوچہ و بازار و دادوی و جہد و سعی کرتے پھرتے پھرتے حیدرآباد میں ابھی اسی
خیال محال سے شدہ شدہ قاضی البلد تک پہنچنے سے اوہوں نے اچھا حال پریشان و خیال بے سوسا مان لکھیکر البورجا محمد الحرف
بہ زمان خان یوسف زارام پوری حال دارو حیدرآباد مذکور مولف بہ یہ ہمد و یہ پر حوالہ اسکے حل و کشف کا بتایا میں نے کتاب
مردودہ نے بہ حیدر و فریب و دعا طلب کتب مذہبہ کرنے سے حضرت مدوح کہ از بس سادہ سیدہ بن فریب کو اسکے نہ بھکر
کتب مطلوبہ غیر مطلوبہ جو اسکے کر دیا چنانچہ البورجا اپنی کتاب باب دوم میں لکھا ہی وہ بزرگ اس سخن سے لینے طلب کتب سے امیدار
تصدیق کے ہو کر اس قدر خوش ہوئے کہ کتب مطلوبہ و غیر مطلوبہ بھی جس جگہ سے بہم پہنچ لاکر حاضر دین الخ یواقیت کے
فصل ثالث میں علی بن فلاح کے حوالے سے لکھا ہی سوا دس کلا خلاصہ یہ ہی کہ کتاب اہل طریقت کو اسکے منکرین کے حوالے
کرنا کیسا ہی جیسا کیسے قرآن کو اسکے منکرین کے حوالے کیا اور وہ اسکے سخری کریں پس وہ جہنم انگار میں پرے
اور یہ سحر قتل ہی انتہی پھر اسنے بے لحاظ اصطلاح و وقایق و حقایق معارف کے وہ کتاب مردودہ تیار کر کے بہ
وسیدہ طبع شہیر کیا سو خبر اس خادم الفقر کو حضرت میراجی ميانصاحب کن نگہری کی جانب سے کہ سخاوت میں علیہم

کافی بکریں چکریا
اس فیضات کی
استدلال لاچار
بہی اور قہر دینا
پیشہ خیر دینا
خالف جو حدیث
بائے بن نبوت دینا
کسے بن اور نبی
مکرات اسد دینا
کرانے ذہب کائنات
سچا ہی اس میں
انکار نہ ہونا

دوبلے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں کو دبا کر دیکھو کہ ہاتھوں کی کھوپڑیوں میں کتنی کھوپڑیاں ہیں۔

بن کر اللہ الین بن
بن نفل کے باعث
کو کیا دشنام نہ
ان کی کتابوں سے
نور سب کے الفاظ
کی چنانچہ نور
میں ہی پڑا افتخار
مصنفین نے یہ کتاب
کا اور بعض ادعا
دہندہ اور
دہندہ

سہ ماہ الدین
ہندوئی کی شہرہ
اقوم مصنف ہند
خود دروہی الیہا
کا مقابلہ میں
نچاؤ کر کے لکھائی
بدان ایاضاف
کنندہ بین بکو
اعتقادین شفی
نایک و نظری
بناد و عداوت
۲
ابن جابر بن ابی
وہابی کی کتاب
در معنی غیبت ابن
کبیر شہرہ شریف
کہ چنانچہ نافع
گنتہ و معنی
شیطان شہرہ
الضیاء شہرہ
عرب و علم
وہابی و دین
خاک و مقدس

طبعی کو کام نفاذ دین کہ کیفیت امر حق کے حصول سے باز رکھتی ہی اور تعصب مذہبی سے یکسو ہو کر تامل کرین تا فرق حق و باطل صدق و کذب ظاہر ہو چہ ہر معلوم ہے کہ اس سارے میں جہان ابورجا محمد زمان خان لکھنا ضرور ہو سو وہ پر اور جہان اور اسکے سوا کی ابتدا ہو کہ جہاں اور اس خادم الفقہ کی عبارت کا بنا فقط ہدایت پرکتفا کیا جائیگا کیونکہ عقیدہ چہارم میں اور ہونے لکھا ہی مسودہ اور اوراق نے ہر چند جادہ احتیاط الم اور جادہ ہدایت لکھنے کا سبب ظاہر ہی کہ وہ اوکلیت ہی اور یہ اس کتاب کی اصل حقیقت **سبیل** مسودہ کے چند کذب و مغفرتیات کا بیان ہی کہ شہتی نمونہ خرواری ہو پہلا جھوٹ کل قوم ہمدویکے طرف شورشورش کی نسبت مکرنا۔ جانا چاہئے کہ اگر شورشورش سے مراد علی العموم اظہار مذہب ہی تو تمام جہاں سوا شیعہ کے اس میں مبتلا ہو اگر مذہب باطلہ کا اظہار مراد ہو تو بھی وہی صورت و پیش ہی کیونکہ ہر فرقہ اپنے مخالف کے بطلان کا خیال رکھتا ہی اگر مراد دشنام سے ہی تو مسودہ کو چاہئے کہ پہلے اپنے مقتدا یونکواس خطاب سے مخاطب کرے کہ ابتدا اس امر کا انہیں ہے ہو کہ ناحق ہمارے بزرگوں کو گالیاں دینے کے قطع نظر گھروں اور شہروں سے نکال دئے قتل کے فتوے دئے کہ کی جائے مانع صلوة و تسبیح ہو کر قتل کئے چنانچہ اسکا ذکر مسودہ خود اپنی کتاب کے باب دوم وغیرہ جلیون میں کیا اور آج یہ طریقے پر آپ بھی قائم ہی کہ اپنی کتاب کی ابتدا سے انتہی تک کہا کہ طرح کے گالیاں دیا اور لوگوں کے لئے اغوا و فساد کی طرح والا ہی پس اس صورت میں ہمارے بزرگوں اور بھکونیا اور اون کے تابع کی پیروی ثابت ہی مسودہ اور اس کے مقتدا یون اور برادر وں کو منکرین انبیاء اور اولیاء کی جیسا یواقیت کے فصل ثانی میں لکھا ہی سوا اسکا خلاصہ یہ ہی کہ جلال الدین سیوطی نے کتاب التحدیث بالنعمة وغیرہ میں لکھا ہی سب سخت تر بلازدگان انبیاء میں اور علی بن وحی اور تری کہ ہر نبی اپنے ملک میں بھرت ہو ہی اور لکھا ہی ہر وقت میں جو بزرگ یعنی صاحب عت الی اللہ ہو تو اسکی دشمن گنتی خلعت یعنی مغروران دنیا طلب چنانچہ آدم کو ابلیس اور نوح کو حام اور داؤد کو جالوت سلیمان کو صحرہ عیسیٰ کی پہلی حیات میں بخت نصر ہوا اور آگے دجال ہوگا اور ابراہیم کو نرود اور موسیٰ کو فرعون اور محمد مصطفیٰ کو ابوجہل اور صحابہ رم و تابعین وغیرہ کے لئے بھی دیسا ہی چنانچہ عبداللہ بن زبیر کو ریاکار اور منافق مقرر کر کے عین ناز میں آپ کے سر پر ایسا گرم پانی ڈالے کہ آپکی پوست نکل گئی اور وہ اس سے بچرے اور ابن عباس کو نافع بن الارزق نے بہت ایذا دیا اور کہا کہ یہ پیغمبر الہی کہ تا ہی اور سعد بن ابی وقاص کو اہل کوفہ نے بہت رنج پہنچایا اور عمر رض سے عرض کئے کہ اس کو ناز پر ہنا نہیں آتا ہی ائمہ اربعہ کو بوجھ لوگ نے ایذا دیا چنانچہ امام مالک رحم ہند رہ برس ایسا چھپے رہے کہ ناز جمعہ بلکہ جماعت پہنچا نہ کہو بھی حاضر ہونے سکے اور امام احمد منیل کو بھی مار مار کئے اور قید میں ڈالے اور تجاری کو بنارس سے اخراج کئے اور بہت سے اولیاء اللہ کو ایذا دئے خصوصاً بایزید بسطامی رحم کو سات بار علی بسطام سے اخراج کر دیا اور ذوالنون مصری کو غل و زنجیر کر کے

ابن جابر بن ابی
وہابی کی کتاب
در معنی غیبت ابن
کبیر شہرہ شریف
کہ چنانچہ نافع
گنتہ و معنی
شیطان شہرہ
الضیاء شہرہ
عرب و علم
وہابی و دین
خاک و مقدس

لکھا ہی قدیس ابلیس علی جامعہ فرقہ الصراط المستقیم و ہوسٹہ محمد وکل من اخذ جادۃ من تلک الجواد المنہتہ الی النار و تبہ علیہا
فریق من عوام السفہاء الاحلام فضلو و اخلاوا خلاصہ اسکا یہی ایک جماعت کو ابلیس نے قریب دیا کہ سنت محمدیہ کو چھوڑ
ایسی راہ لئے کہ وہ دوزخ کو جاتی ہی اور اوس ابلیس کو اوس راہ پر یک فرقہ عوام بیوقوف نے سخت کیا سو آپ گمراہ ہو
اور لوگوں کو گمراہ کئے انتہی پس اس کلام میں صاف پیروی منکرین جناب ختم رسالت کی ہی مگر فرقہ اتنا کہ انہوں نے
رسول اللہ کو شیطان کا تابع بنایا اور اس نے جناب ختم الاولیاء کو ہی اس لفظ سے نسبت کیا چنانچہ صاحب عزت پر نے
والضحیٰ کی ابتدا میں لکھا ہی اور انہوں نے جناب ختم الانبیاء کے مومنین کو کہا انومن کما امن السفہاء اور کہا ہولاء افضالہ
تو اسے لکھا ہی عوام السفہاء الاحلام الخ اور ایک جا اوسی نے لکھا ہی ہکذا خبث الشیطان مایوسوس من ان یعد الجنیت
اسکا خلاصہ بھی ویسا ہی ہی ایسے سخاوت و بیجا کہ پھر آگے اسکے کوئی بری بات بہن جناب امام مین کرنے سے صاف
کثر الہ لایل قدس سرہ اس کے جانب خطاب شفی و ناپاک کئے ایسا ہی شیخ علی نے بھی جناب امام الاولین و الآخرین اور
اوس جناب کے مومنین مصدقین کے لئے لکھا ہی فاجبت تمثیلا لہولاء الطایفۃ الاکتمشیل شخص اخذ بقہ و ربط فی حللہا
خیطاطیفا و امسک فی یدہ و جاء الی رجل و قال من بشری منی العیل قال الرجل فاقیمہ قال کذا و کذا فقال الرجل مات

[illegible]

ریاضی پر مبنی یاد دہانی کلامِ نثاریاں ادبیاتِ دیگر لکھی شینو سے توبہ کریں آئندہ اس سیرۂ برقی کی لگائی گزریاں اُفقِ غیبی پہنچیں دُعاؤں کا طوفان کرا کر رہو غم کو رستمِ فصیح سے سانسوں حقیقت کی حرکت

یاد ادا کی آخری باب

اول و بعد و یہ کہانی کہ مخالف عقاید
 اس سے جماعت کا یہ باب
 دوم احوال شیخ جو پوزین ابتدا
 نشو و نما سے انتہا سے موت و
 خاک اور بعد اظہار گرامت
 اور کھانا و توالی کی اجتناب
 اختصار و احوال کے باب
 سوم رد دلائل اثبات حق و
 شیخ جو پوزین باب ہریم
 میں بیان اور
 ۴۰ تبیین کا
 کہ قرآن مجید و سبب نسب و شجرہ
 شجرہ اسلام و انبیاء اسلام کی
 میں باب چیم میں بیان اور
 بے ادبوں کا کہ بعد روئے نے
 دوست میں خلفاء سے دشمن
 اور دوست سے اصحاب حضرت خاتم
 المرسلین کی میں بیان اور
 بیان کا اور اور میں کہ کہ پوزین
 میں انبیاء و رسولین
 و قرآن

حضرت خاتم النبیین ﷺ
 میں کی ہیں یہاں پر حضرت
 فرشتہ ہدیہ کی آمد ہوئی کہ اگر
 حضرت آفریقا کا عالم صلی اللہ علیہ
 وسلم میں پہنچ جائے تو وہی کو
 ساتھ حضرت سیدہ الاولیاء میں
 افضل الخلائق جمعین کے واسطے
 بلکہ جاننا چاہئے یہاں
 اس کا کہ ایران جدید و پران
 سے ہے

لکھا ہی کہ ہمارے امام ؑ فرمائے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہی کہ بدل میں بندہ اللہ تعالیٰ کا ہوں اور تابع محمد رسول
کا ہوں اور اپنی بد خلقی نسبت و کیم میں لکھا ہی کہ ہمارے امام ؑ کا دعویٰ رسول کی تعجیل تامہ کا تھا پس اس سے صحاف ظاہر
کہ ہم پر یہ فرائضی اور انہوں نے جو کیا اور کہا دو مہر و پر فرض ہو گئی جو لکھا ہی اس سے غرض خلاف قرآن و حدیث ہی
تو یہ بھی کذب و افترابی مگر موافق کتاب و سنت ہو تو سنت جماعت تو کیا بلکہ سب اہل اسلام کا یہی اعتقاد ہی اس کی تحقیق
جواب مفصل مطلب دوم مذکور میں جہاں سید میراجی رح کے رسالے کی مسود نے نقل کیا ہی لکھی جائیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔
رجا عقیدہ ہم الخ ہدایت جن امور کو مسود نے اپنی عنڈے میں مخالف نقل و عقل مقرر کیا ہی محل پر بیان ہوئے
انشاء اللہ تعالیٰ بالفعل نمونہ اسکا لکھا جاتا ہی اسی پر باقی کو بھی قیاس کر لیں لیکن فرمان سے بندگی بیان سید خود میر
کے ظاہر ہی کہ یہ امر فرض فیقہ عقاید کی دریافت کے لئے ہی نہ کہ فی الواقع ایسا ہی ہوا یا ابن جواب بھی نہ سمجھا کہ جہاں جرن
کہا ہمارے دیکھنے کا کہا اعتبار ہی کیونکہ مومنین کو واجب ہی کہ خلیفہ اللہ سے جو امر بہ سند صحیح پہنچے اس پر ایمان لا دیں اور
تابع اپنے نفس ہوا کے نہ وہ دین بلکہ یہ غرض مسود کا ہم پر نہیں رسولؐ اور اسی پر ہی کہ رسول اللہؐ سے روایت

لکھا ہی کہ ہمارے امام ؑ فرمائے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہی کہ دل میں بندہ اللہ تعالیٰ کا ہوں اور تابع محمد رسول
 کا ہوں اور اپنی بر خلقی بیت و حکم میں لکھا ہی کہ ہمارے امام ؑ کا دعویٰ رسول کی تعجیل نامہ کا تھا پس اس سے صاف ظاہر
 کہ ہم پر یہ فرائض اور انہوں نے جو کیا اور کہا دو سرون پر فرض ہو گئی جو لکھا ہی اس سے غرض خلاف قرآن و حدیث ہی
 تو یہ بھی کذب و افتراء ہی اگر موافق کتاب و سنت ہو تو سنت جماعت تو کہا بلکہ سب اہل اسلام کا یہی اعتقاد ہی اسکی تحقیق
 جواب مفصل مطلب دوم مذکور میں جہاں سید میراجی رح کے رسالے کی مسود نے نقل کیا ہی لکھی جائیگی انشاء اللہ تعالیٰ
 رجاء عقیدہ ہمراہ ہدایت جن امور کو مسود نے اپنی غندے میں مخالف نقل و عقل مقرر کیا ہی محل پر بیان ہو گئے
 انشاء اللہ تعالیٰ بالفعل نمونہ اسکا لکھا جاتا ہی اسی پر مابقی کو بھی قیاس کر لیوں یعنی فرمان سے بندگی میان سید خود میر
 کے ظاہر ہی کہ یہ ہر فرض فیہ قطع عاید کی دریافت کے لئے ہی نہ کہ فی الواقع ایسا ہی ہوا یا ابن جواب بھی نہ سمجھا کہ ہمارے
 کہا ہمارے دیکھنے کا کہا اعتبار ہی کیونکہ مومنین کو واجب ہی کہ خلیفہ اللہ سے جو امر یہ سند صحیح پہنچے اس پر ایمان لا دیں اور
 تابع اپنے نفس ہوا کے نہ وہ دین بلکہ یہ ہر عرض مسود کا ہم پر نہیں رسول اور اصحابؓ پر ہی کہ رسول اللہ سے روایت
 کرتے ہیں کہ بہتر کو جو ہر فرما ہیں عن ابن عمر ؓ قال سمعت رسول اللہ یقول ان الرکن والمقام یا قوتستان من یا قوتہ الخیر
 جس اللہ نور ہوا و لو لم یکن طمس نور ہما لاضاء من المشرق والمغرب من مشکوٰۃ فی باب دخول مکہ اور یواقیت کے بیسیوں
 حجت میں ہی قان قیل و رد فی الجہان کتاب الجہد والمیاق مستودع فی الحج الاسود و ان الحج عینین و فدا و لسانا و ہذ غیر مشکوٰۃ
 فی العقل فالجواب ان کل ما عسر علینا تصورہ بعقولنا کیفینا فیہ الا یان والاک سلام کونر و معناہ الی اللہ تعالیٰ اتہی خلاصہ
 اسکا یہ ہی کہ حدیث میں آیا ہی حجر اسود کو انھیں بن منہ ہی زبان ہی اور کتاب عہد و میثاق اُس میں ہی مگر یہ بات عقل
 میں نیکی نہیں ایسے باتو کو اللہ تعالیٰ پر سوچنا اور ایمان لانا پس معلوم ہوا کہ رسولؐ کے فرمان کا بھی مسود منکر ہی و گرنہ
 رکن و مقام کا ترجمہ یا صاف فطرتا ہی اور حجر اسود کہ ایک جھوٹا پتھر ہی اس میں وہ کتاب عہد کیسارہ سکتی ہی اور اسکو
 انکھ کہاں بن مگر جو کہ دیکھے اس پر گواہی بھی دے ہیں چنانچہ اسکے نیچے یواقیت میں لکھا ہی شیخ اکبرؒ نے کہا ہی کہ میں لکھا ہوں
 مسود کو نہ عقاید اسلامیہ سے خبر ہی نہ احادیث رسولؐ پر نظر ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کل ما جا ہم رسولؐ با
 لا تہوی انفسہم فریقا کذبوا و فریقا یقتلون و حیوان لا تگو نوافقہ اور رسولؐ بدر میں مٹی پھینکے کو اللہ تعالیٰ طرف نسبت
 کرنا اور مہاج و ہجرت و دوزخ کا حال بیان کرنا بھی ایسا ہی ہی کہ جسکے لئے سب عقلائے منکرین اور محال قرار دے ہیں
 چنانچہ اہمیت عیسوی دین حق کے تحقیق کے ۱۷ وین صفحے پر لکھا ہی کہ بعضے سورہ اور بعضے باتو کو محمدؐ صاحب نے اپنے
 ذہن سے نکالا ہی چنانچہ سورہ تطہیف میں بہت سی باتیں ہجرت اور دوزخ کی بابت میں لکھیں ہم ۳۳ وین صفحے پر لکھا

کہہ دیا اور فرمایا اللہ کی قسم
 اے نبیؐ تو اللہ سے کہہ کہ میں نے
 اور حدیث صحیحین میں کسی کلام کو
 میں نے نہیں سنا اور ایک روایت
 میں ہے کہ لا یصلوا من اینیاء الیہ
 قتالی سے ایک پیغمبر کو دو سو بار
 اصل نبوت میں نقیض خود کو نبوت
 میں بسبب برائیں اور تفاوت
 وہ جات کہ اینیاء علیہم السلام میں
 ہی بسبب اون قصاص وادھان
 کہی کہ نقیب نبوت کا کوا
 قتالی زندہ کی قوم سے ہیں جیسے
 کوئی نبوت کا سوا ہوتا

کئی کہ نصیب
فصل زندہ کی قسم میں ہے
کوئی نبوت کے سوا زمانہ رسالت
بھی صاف نہ دکھائی اور کیسے دوسرے
ظہر اسے اور اللہ ہی ہی چکائی
اور کوئی روح اللہ ہی تو کوئی
کلمہ اللہ ہی اور کوئی عین اللہ
ہی تو کوئی عیب اللہ ہی کیسے
خلافت ہی تو کیسے شقاوت
ہی کیسے ملک و تاج ہی تو کیسے
خانت و سراج ہی چاہیے
اسی طرف اشارہ ہی تھی

ارس قسطنطنیہ
 علی تعین من قلم القدوم
 قسطنطنیہ ودرجات ودرجات
 غیبی ابن عرب النبیات و
 زینبہ زوج القدوس
 عقیدہ یار وحم
 پر نفعی جہدی کا عقاد
 کسافر ضیائی اور اسکے
 اسکی اصطلاح بین بین
 بین کہ نام ارواح انبیاء اور
 سب اولوالعزم اور
 بلند

ابن کرم اور اوج انبیاء اور
 رسول اولوالعزم اور اولیائے
 بلند مرتبہ اور تمام مومنین
 کی کشتی میں جو بنیو گے حضور
 بن عوف کی جانی میں اور
 شیخ مذکور الخ اور اذکار اور
 موجودات دیکھئے میں
 اور حق تعالیٰ کا اور
 ارواح کو کہم اور ان
 جس کو بتائی گئی
 کیا تھا پھر اس میں

بی پایان عجیبانکہ از مطاوی آیات واحادیث مفہوم ومعلوم میگردد ملتومی ہمہ انبیا و رپناہ تواند بمقتدر
 در بارگاہ تواند توہر منیری ہمہ اختر اندک تو سلطان ملکی ہمہ چاکر اندک اور اندازہ اسلام کا جو نقل میں مذکور ہی
 اس حدیث کے مانند ہی فرماتے رسول رب الناس فی المنام لعمرون منہم من قمیصہ الی کعبہ ومنہم من قمیصہ الی
 انصاف سابقہ نجا، عمر بن الخطاب و ہجویر قمیصہ فقالوا یا رسول اللہ ما اولمت ذلک قال الایمان بہر حدیث یوسف
 آدمی پتر یون تک جس عمرہ آئے کہ ادنیٰ قمیصہ میں برقی قمیص میں عرس کے یا رسول اللہ جی منی کے کعبہ کا تو فرماتے ایمان
 بایسویں مجت میں ہی اس سے معلوم ہوا کہ مسود کا کہنا خلاف اہل سنت ہی نہ فرمان ہمارے امام عمار کا رجا
 عقیدہ یازدہم الخ ہدایت افسوس ہی اس مسود کو عجب ظلمت گھیری ہی کہ کبھی نور ہدایت کی پرتو بھی اکو نصیب
 نہیں ہوتی سعدی رح فرماتے ہیں قطعہ گرنہ بید بروز شہر شرم چہ شہر آفتاب راجہ گناہ کو راست خواہی ہزار
 چشم چنان کو رہتر کہ آفتاب سیاہ نہ کہیں نور حقیقی چھپ سکتا ہی گو کہ اندھوں کو نظر نہ آوے حقیقت یہ ہی
 کہ مسود منکر شرف ذات رسول اللہ ہی کہ عقیدہ و ہم میں اسکا اعتقاد بد صاف ظاہر ہوا اور یہ خادم الفقر نے
 نور محمدی سے کل عالم کی پیدائش کے ثبوت پر دلائل قاطع بیان کر چکا پھر اب علمائے ظواہر سے بھی دلیل بیان کئے
 جاتی ہی خزائنہ الروایت کی ابتدا و کتاب الصلوۃ میں بعد ایک بیان طویل کے یہ لکھا ہی قال موسیٰ یارب منی
 شئی خلقت روح محمد قال یا موسیٰ من نوری قال یارب منی شئی خلقت روحی و روح الانبیاء قال اللہ عزوجل
 بید ایما تو محمد کے روح کو تو فرمایا اللہ تعالیٰ یا موسیٰ میرے دوزے عرس کے موسیٰ ای میرے رب کس چیز سے بید کیا تو میرا روح اور انبیاء کا روح فرمایا جلا جلا اللہ
 خلقت روحک و روح الانبیاء من روح محمد اور وسیلۃ الصلحین میں خواجہ شیخ سعد الدین جموی رحمۃ اللہ جابر بن عبد
 بید ایما میں تیری روح اور دنیا کی روح محمد کی روح ہے
 انصاری سے بھی یون ہی روایت کئے ہیں پس خاتم الاولیا جو باطن خاتم الانبیاء اور عین نور ذات رسول اللہ ہی
 پیدائش سب ارواح کی انیسکے روح سے ہونا شیخ نجی الدین ابن عربی کے قول سے جو فصوص کے فص شیشہ میں لکھے ہیں
 ثابت ہی قولہ و ہذا العا کان علم شیت و روحہ ہوا المذکل من بتکل فی مثلہ ہذا من الارواح ما عدا روح الخاتم فانیہ
 الخ قول اور یہ علم شیت عا کی ارواح کی روح سب ادنیٰ برابر دونوں کی مدد گاری ہے یعنی انسانی ارواح کی سوا سے خاتم کی روح
 لا یتیم الماتۃ الامن اللہ الامن روح من روح بل من روح یکن الماتۃ جمیع الارواح چونکہ شیخ یہاں خلق خاتم
 کہ خاتم کی روح کو مادہ سوا سے اللہ کے دوسری کسکی روح سے ہیں ہمارے ادنیٰ روح سے سبہ کی روح کا مادہ ہوتا ہے
 لکھنے سے مراد یہ ہی کہ ہر دو خاتم میں ایک دوسرے کے ہیں و گرنہ اسی فص میں اوپر لکھتے ہیں فانیہ الرسل من ولایت
 نسبت مع خاتم الولایت نسبتہ الانبیاء و الرسل معہ اسکا بیان باب ششم مطلب دوم میں ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اس
 سب سے کہتے ہی کہ خاتم الولایت کے ساتھ ایسی ہی کہ جسی دوسرے کے انبیاء کو آپ کے ساتھ نسبت ہوا
 صاف فضیلت خاتم الولایت کی ظاہر ہوتی ہی مگر غرض شیخ نے کہ تسادی فی الخاتین ہی اور اسکی تصریح بھی کر چکے
 ہیں یہاں فقط خاتم کر کے بیان کئے اگر تخصیص خاتم الانبیاء کی مراد ہوتی باوجود اوپر دونوں خاتم کو بیان کر کے خاتم
 الانبیاء کیوں نہ لکھتے اس تقریر سے ثابت ہوا کہ سب انبیاء کو خاتین کے نور سے فیضان ہی کہ یہ اعتقاد اہل سنت کا
 ہی تصحیح بھی ایسا ہی واقعیت کے میسویں مجت میں ہی فی الحدیث الصحیح ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوماً فی یہ

مخالفہ کے تصحیح کے درجہ
 شخص بیان مقبول ہوا
 و خدا کے پاس متعجب
 ہی اور جو بیان مردود ہو
 وہ خداوند سبحان مردود ہی
 و تصدیق اسکی مطابقت
 میں موجود ہی اور بیخلاف
 میں کلمہ ہی کہ شیخ فرماید
 نے اپنے دربار و خود میرے
 سیکر جیسا کہ مذکور ہے
 یا جس شخص کوئی بیان
 خود میرے پاس جی ہوگی
 انتہی اور اعتقاد اہل سنت کا
 پیچا کہ یہ عقیدہ سراسر جلی
 فضائل کا یکیک وہ مالک
 اور شہر میں سیکر اس
 قابل نہیں جانتے ہیں کہ
 حضرات انبیاء و صلحین اس
 نور ربوبین اور کلمہ خداوند
 تصحیح کے واسطے اسکی
 حضور میں درجین اور دار
 ۱۱
 بقول اور مردودی کا
 یہ شخص علم استفادہ
 انصاف حضرات انبیاء و صلحین
 اور مردودی سے ایمان بین
 بلکہ اوپر دو زمین بھی جہا
 جس خاتم اس عالم سے
 روانہ ہو سب بیکر ہو سکے
 اب انکی مردودی پر فتنو
 ہی سبحان اللہ حضرت
 خاتم الرسلین باوجود
 شان و تکریم کے بھی
 اینا دم سبکین کی بقول
 ہن بول سکے ہیں کہ
 ۱۲ مردودی ہر
 ۱۳ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۱۴ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۱۵ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۱۶ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۱۷ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۱۸ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۱۹ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۲۰ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۲۱ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۲۲ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۲۳ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۲۴ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۲۵ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۲۶ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۲۷ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۲۸ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۲۹ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۳۰ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۳۱ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۳۲ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۳۳ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۳۴ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۳۵ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۳۶ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۳۷ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۳۸ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۳۹ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۴۰ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۴۱ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۴۲ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۴۳ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۴۴ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۴۵ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۴۶ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۴۷ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۴۸ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۴۹ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۵۰ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۵۱ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۵۲ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۵۳ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۵۴ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۵۵ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۵۶ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۵۷ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۵۸ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۵۹ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۶۰ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۶۱ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۶۲ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۶۳ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۶۴ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۶۵ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۶۶ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۶۷ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۶۸ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۶۹ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۷۰ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۷۱ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۷۲ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۷۳ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۷۴ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۷۵ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۷۶ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۷۷ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۷۸ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۷۹ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۸۰ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۸۱ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۸۲ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۸۳ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۸۴ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۸۵ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۸۶ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۸۷ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۸۸ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۸۹ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۹۰ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۹۱ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۹۲ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۹۳ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۹۴ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۹۵ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۹۶ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۹۷ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۹۸ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۹۹ ہن بول سکے ہیں کہ
 ۱۰۰ ہن بول سکے ہیں کہ

اور ان سے بہن ہی ہوتی
 دیکھتے کہ ہدیہ بنی پریشانی
 بالکل حرمی و بیعت وجود میں
 اور وہ جو بنی مشغول بن اور بل
 پر وہ ان کے دوست بہت روز ماند
 ہی بنے ہدیہ کی زبان درشتان
 صاحب خطاب کو فہم کو بہ کیا اور
 جب ہدیہ نہ لیا کہ ہادی کا
 بنی ہی تو فہم ہدیہ یونانی پر
 صادق ہوا غرض ان کی عیادت
 ۱۴
 غرض قصہ ثابت ہو کر ان
 بزرگ نے ان لوگوں کو سب سے
 چھوڑ کر زور اہل سنت سے
 اپنی طرف ہمارے صلہ دل کا دیا
 ان خطابات کو فہم و فہم
 سے سزا فرمایا اب ہدیہ
 لاچار ہو کر بے مقصد کیا گیا
 اگرچہ بعض صاحبان صرف
 زبان ہدیہ کے کاغذ پر
 لیکن وقت کی بیان
 ہادیہ پر اس نام کی کتابوں
 کے اور ان کے مسلمان ہونا

اور ان میں سے بہن ہی ہوتی
 دیکھتے کہ ہدیہ بنی پریشانی
 بالکل حرمی و بیعت وجود میں
 اور وہ جو بنی مشغول بن اور بل
 پر وہ ان کے دوست بہت روز ماند
 ہی بنے ہدیہ کی زبان درشتان
 صاحب خطاب کو فہم کو بہ کیا اور
 جب ہدیہ نہ لیا کہ ہادی کا
 بنی ہی تو فہم ہدیہ یونانی پر
 صادق ہوا غرض ان کی عیادت
 ۱۴
 غرض قصہ ثابت ہو کر ان
 بزرگ نے ان لوگوں کو سب سے
 چھوڑ کر زور اہل سنت سے
 اپنی طرف ہمارے صلہ دل کا دیا
 ان خطابات کو فہم و فہم
 سے سزا فرمایا اب ہدیہ
 لاچار ہو کر بے مقصد کیا گیا
 اگرچہ بعض صاحبان صرف
 زبان ہدیہ کے کاغذ پر
 لیکن وقت کی بیان
 ہادیہ پر اس نام کی کتابوں
 کے اور ان کے مسلمان ہونا

اور ان خطوں سے بہن ہی بہتی
دیکھتے کہ ہمدردین کی یہ بات
بائیں طرف دیکھتے وہیں پہنچتے
اور وہ کوئی شخص نہیں اور اہل
دولت کے دربار میں روزِ ماند
پر وہ ان کے دستِ ہمدردی میں
ہیں نظر ہمدی کی زبانِ دشمن
سے خطاب کو ان کو بہا دیا اور
جب ہمدی نے کہا کہ ہماری کنگ
بہن ہی تو فر ہمدی یونان پر
صاف ہوا غرق کر ان خطوں
۱۴
نہایت سے تابت ہو کر ان
جنگ سے ان لوگوں کو سب سے
چھوڑ کر فرما دیا کہ وہاں
اپنی طرف ہمارے دشمنوں
ان خطوں کے دشمنوں کو
سے سرفراز فرما دیا اب وہیں
"ابو بکر" اب ہمدی کی
اگر ہمدی کے خلاف ہے
نہ جان ہمدی کے خلاف ہے
لیکن نہ وقت کی کیا
بانتھو پر سب سے نام کی

مجلس شورای اسلامی
کتابخانه

مجلس علمائے ہند

وہی ہے جو ان کے لئے ہے

فصل فی اخلاص و سبب کمال

مجلس تاسیس

مجلس

کہا جاوے کسی نبی نے سوال رویت کا نہیں کیا مگر موسیٰ نے سبب زیادتی شوق کے اور ہمارے محمد کو سبب زیادتی شوق تھا تو شیخ کا یہ جواب ہی جو تین سو ایک تیس دین باب میں فرمایا فلما سلک مقام الادب لقوة مکیہ حفظ اللہ تعالیٰ علیہ المقام حتی دعاه تعالیٰ الی رومیۃ بلسان جبریلؑ وارسلہ برفا یرکب علیہ تشریفاً علی موسیٰ فعلم ان موسیٰ مانع من الرویۃ الا لکونہ ساء لہا عن غیر وحی الہی ومقام الانبیاء یقتضی المواخذت بالذرات فلذلک کان الجواب ان ترانی من سوالہ الرویۃ ثم انہ تعالیٰ استدرک استدراک الطیفا لما علم ان التادیب یبلغ حدہ فی موسیٰ من حیث سوالہ الرویۃ بغیر امر من اللہ تعالیٰ قال لہ تعالیٰ ولكن النظر الی الجبل فاحاکہ علی الجبل فی استقرارہ عند التجلی حیث کان الجبل من جملة المکانات فلما تجلی سبحانہ تعالیٰ للجبل وہو محدث تذلک الجبل تجلیہ علم کل عارف ان الجبل راہ ربہ وان الرویۃ ہی النبی اوجبت لہ التذکرہ ومن قال بعض المحققین اذا جازان یکون الجبل راہ ربہ فما المانع لموسیٰ ان یرى ربہ فی حال تذلک الجبل ویکون وقوع النفی علی الاستقبال والایۃ محتملہ فکان الصق لموسیٰ قائم مقام التذکرہ للجبل ثم لما وقع التجلی للجبل وانک علم موسیٰ انہ وقع فیما لم یکن یمنی لہ سوالہ وان الحامل لہ علی ذلک کثرت الشوق فقال ثبت الیک وانا اول المؤمنین یعنی بوقوع ہذا المجازہ خلاصہ اسکا یہ یہی کہ ہمارے رسول نہایت ادب سے سوال نہیں کیے اگرچہ قرب آپکا موسیٰ سے زیادہ تھا اسلئے اللہ تعالیٰ جبریلؑ کے ہمراہ براق بھیج کر بلایا اور دیدار بتایا موسیٰؑ بغیر وحی سوال کرنے سے انکو جب اپنے حد تک مواخذہ پہنچ گیا کہ حکیم انہوں نے دیدار کا سوال کیا تھا تب اللہ تعالیٰ بطریق حوالہ فرمایا کہ پہاڑ طرف نظر کر اور بعض محققوں نے کہا ہی کہ پہاڑ کو دیدار ہو موسیٰ کو کیا مانعت ہوئی کیونکہ نفی زمانہ استقبالی میں واقع ہی بیہوش ہونا موسیٰ کا پہاڑ کے رگڑے جانے اور نرم ہونے کی جگہ پر ہی اور علم موسیٰ کا جو نرم ہو گیا اپنے انکی بیہوشی کو یہی سبب تھا کہ اسوقت انکو طلب دیدار کا حکم نہوا تھا پس موسیٰؑ بسبب واقع ہونے اس امر جواز کے کہے کہ میں اسپر اول ایمان لانیوالا ہوں اور علی خواص سے اسکے نیچے لکھا ہی فاما سوال موسیٰؑ الا ما یجوز لہ اسؤل فیہ ذوقاً ونقلاً لاعقلان ذلک من محالات العقول یعنی موسیٰؑ دیدار کا سوال دنیا میں بچشم سر فوق اور نقل سے یعنی خدا کے حکم سے جواز ہونے کے سبب کہے ہیں کیونکہ یہہ از روئے عقل محال نظر آتا ہی اور یہہ بھی علی بن وفا سے لکھا ہی کہ کہتا ہی من اعجب الامور قولہ تعالیٰ لموسیٰؑ ان ترانی ای مع قوتک کو نک ترانی علی الدوام ولا تشر بان الذی تراہ ہونا انتہی اسکا خلاصہ یہہ کہ موسیٰؑ کو ان ترانی کا حکم یوں ہوا کہ اللہ تعالیٰ فرمایا میں جیسا ہوں ویسا ندیکھیگا تو مگر اپنی قوت کے موافق ہمیشہ دیکھیگا اور لکھا ہی فان قلت ماہی وجہ جامع بین قول من اثبت رومیۃ الباری ومن قول من نفیہا فالجواب نعم کا قالہ شیخ فی الباب الثامن والخمسين وخمس مایۃ ولفظہ انک الجامع بین

سے خانہ
 میں گنگا را جہل میں نہی غر
 کہ مسودہ اوراق نے در خطبہ کا جاہ
 احتیاط کا احتیاج کیا کہ اپنی
 طرف سے تمام کتاب میں کہیں
 اگلی جگہ سے زبانِ حق کو کاٹ دے
 عیاں کیا کہ یہ راہ لا علاج ہی کا کو
 قہر ہی ایسے در پی گیا کہ ہر کسٹھ
 سے انکو نجات و نوازی کی جگہ
 جب بے بسا واکالات و زمان
 ۱۵
 سے از رندان و غیرہ کم ہر غر از ان
 سے اعلیٰ تک اور در غر و پرورد
 شان اہل سنت کے کہ گزشتہ ہو گئے
 قادیان یہ آفات ہاں پہن
 اس واسطے کہ مالِ محال تواہ
 ہاں کا ہو جب اسی رکوع
 ہی یاقی پاک ہوگی اور اسکا
 نہ گنا ہی نہ فقر اور محنت
 خود در آن سے ثابت ہی
 ہے کہ اندھ قادیان میں
 نکلے

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم آية في الدنيا والآخرة
والله اعلم بالصواب

وہ منافق ہی چنانچہ عقیدہ
 اہل حق و حجت کو بیکار لادے
 لہذا یہی اصول و فہم اس
 ثواب کا بیکار لادے
 محنت اختیار کرنا نہ ہونی
 دین سے ہرگز کس کا کھانا
 یہ ترک وطن کرنا اور اپنے
 عقیدہ یا مذہب
 دینی علم ان فہم کو

یہاں تو نہ نہیں کہ کچھ ہونی
 معصیت کا اور ان کا ہونا ہی
 کہ ہر کہ جہد برائے حق کی
 وہ نہ ہوت و حجت دی بارانہ
 بہت اوصاف کا ہونا ہی
 بیکار کہ لایستی عقائد و
 بنی لوگوں کی عقائد و
 فی سبب اللہ یا دہم و انہم
 اللہ یا دہم و انہم و انہم
 عقائد و انہم و انہم
 و فضل اللہ یا دہم و انہم

وہ منافق ہی چنانچہ عقیدہ
 اہل حق و حجت کو بیکار لادے
 لہذا یہی اصول و فہم اس
 ثواب کا بیکار لادے
 محنت اختیار کرنا نہ ہونی
 دین سے ہرگز کس کا کھانا
 یہ ترک وطن کرنا اور اپنے
 عقیدہ یا مذہب
 دینی علم ان فہم کو

من اثبت روية الله عز وجل ومن انكر ما دنا فان من اثبت ما اثبتنا على قدر وسع العبد ومن نكاه ما اراد ان
 حجاب العظمة مانع من روية حقيقة الذات وكل من لا يحيط بشئ كانه ما رآه مع انه رآه انتهى خلاصة السكايه هي انك كوني
 كسے کہ بعضوں نے دیدار دنیا میں دیکھنا منع کیا ہے بعضوں نے ثابت کیا تو شیخ فرماتے ہیں دیدار دنیا میں دیکھنا
 ثابت کئے ہیں سو بقدر قدرت بندہ ہی اور جو نفی کئے ہیں انکا ارادہ یہ ہی حسی حقیقت ذات باری کی ہی ویسا جب
 نظر نہ آوے تو دیکھنا نہ دیکھنے کی جائے یہی اور لکھا ہے فان قلت قبل تيقا وتون في الآخرة كما تعا وتون في الدنيا
 فالجواب نعم فان تعا وتهم في الآخرة فرع عن تعا وتهم في الدنيا وقد قال الشيخ في الباب الحادي والثلاثين وثلاث ما
 اعلم ان روية المؤمنين لربهم في الآخرة تابعة لاعتقادهم الذي كانوا عليه في دار الدنيا ليجب كل احد معرفة ما يعتقده فربهم
 على قدر علمهم بالله تعالى وعلى قدر ما فهمه ممن قدره من العلماء وكما انهم متفاضلون في النعيم والذات فمنهم من خط من
 النظر الى ربه لذة عقلية ومنهم من خط من ذلك لذة نفسية ومنهم من خط من ذلك لذة حسية خلاصة السكايه هي انك كوني
 میں مومن کو دیدار الہی دیکھنے میں اعتقاد و متفادات ہی ویسا ہی آخرت میں تفادات ہی کہ شیخ کہے ہیں بعض
 فقط عقل کی سمجھ سر کیا دیدار کالذت دیکھنے اور بعض ذوق لذت اور بعض بطور حس کے ایسے انگلیوں کی دید سے پس
 اور پر کی تقریر سے ثابت ہوا کہ اخلاص المؤمنین اہل سنت جو اولیاء اللہ ہیں سب اللہ تعالیٰ کا دیدار دنیا میں سر کے
 انگلیوں سے دیکھنے کے قابل ہیں اور مسود اعمی کا قول اتفاق اہل سنت کا باطل اور غلط محض ہی مذہب میں کذب
 اور حقیقت مہدیوں کی قیامت کے روز موافق قولہ تعالیٰ والذین صبروا ابتغاء وجه ربهم الآية کے اور قولہ تعالیٰ ان
 الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا الآية کے ہوگی اور مسود کے ساتھی وقون موافق قولہ تعالیٰ ربنا انما الذین
 اضلانا من الجن والانس فجعلنا تحت اقدامنا لیکون من الاسفلین کے مسود کی تلاش کریں گے رجاء عقیدہ سیر فرم
 ہدایت مسود اسکو بھی عقیدہ بسبب نادانگی مقرر کیا ورنہ ذکر بھی فرض عملی ہی بہر کیف بعضوں کے
 نزدیک یہ حکم موقت ہی کہ امام اپنے حضور ہی مومن کو خاصہ فرمائے ہیں چنانچہ اصحاب کو رسول بھی عمل میں
 ایسا ہی تشدد فرماتے تھے من مشکوة باب الاعتصام بالکتاب السنۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول
 انکم فی زمان من ترک منکم عشاء ما رہلک ثم یاتی زمان من عمل منہم لبشر ما رہلک ثم یجاءواہ الترمذی ترجمہ ابو ہریرۃ روایت
 ہی کہ کہے فرمائے رسول سچ ہی کہ تم ایسے زمانے میں ہو جو چھوڑا تم سے حکم کے دسویں حصے کو ہلاک ہو اچھے آئیگا
 ایک زمانہ جو عمل کرے ان سے حکم کے دسویں حصے کو چھوڑتا روایت کیا اسکو ترمذی نے۔ اسی لئے بندگیان
 سید محمد و خاتم مرشد اپنے وقت میں فرمائے ہیں کہ تلو سلطان التیل سلطان النہر کی حفاظت کرنا پس ہی اور بعضوں کے

وہ منافق ہی چنانچہ عقیدہ
 اہل حق و حجت کو بیکار لادے
 لہذا یہی اصول و فہم اس
 ثواب کا بیکار لادے
 محنت اختیار کرنا نہ ہونی
 دین سے ہرگز کس کا کھانا
 یہ ترک وطن کرنا اور اپنے
 عقیدہ یا مذہب
 دینی علم ان فہم کو

اچھا نفس لطف سے برائے نفس
 ہمارے نفس کی طرف سے ہمارے
 ہمارے نفس کی طرف سے ہمارے
 ہمارے نفس کی طرف سے ہمارے
 ہمارے نفس کی طرف سے ہمارے
 ہمارے نفس کی طرف سے ہمارے
 ہمارے نفس کی طرف سے ہمارے
 ہمارے نفس کی طرف سے ہمارے

میں گفتم میں رسول گریہ ہی بیان نہ روز قیامت کہ کردار مای ایشان چون کہ مای ہتہامہ بود ہمدرد ہمدرد فرزند
 گفتند یا رسول اللہ ایشان اہل نماز باشند گفت نماز کنند روزہ دارند و شب نیز بخواب باشند لیکن چون از دنیا چری
 پیدا آید در ان جہنم اور اسکے بعد فرمائے میں گفتم دل ہیچ گونہ پیدا و دنیا مشغول مدارید از ذکر دنیا ہی کرتا بدستی
 و طلب آن چہ رسد اسی لئے مولانا روم فرمائے بیت اہل دنیا کافران مطلق اند کہ دایا در حق حق و در
 حق حق اند کہ اور مسود کی بدعتی وہم و شانزدہم میں اسکا بیان مفصل ہوگا انشا اللہ تعالیٰ کیونکہ مسود ترک
 دنیا پر جو یہاں اعتراض کیا ہی اسکو اپنی بدعتی شانزدہم میں تفصیلاً لکھا ہی اور بدعتی وہم کا حوالہ یہاں بتایا
 مسئلہ ہی دروغ گو را حافظہ نباشد اور مسود کا یہہ مقولہ کہ اپنی طرف سے تمام کتاب میں انکی تکفیر انا کذب صریح
 ہی کہ ابتدا سے کتاب سے انتہا تک اسکی تکفیر و تفصیل کی ہی دلیل فصیح ہی ہر مصنف اسی سے اسکا جھوٹ بھیج سکتا
 ہی اگر کید و مقام ہوں بیان کیا جاتا علی الخصوص اسی بحث میں نظر کریں کہ ہمارے کے مصدقین کو کہ موافق فرمان
 امام کے جو عین بیان کلام اللہ و حدیث رسول اللہ ہی مشغول و مرید دنیا نہیں ہیں کفر و شرک و نفاق سے منسوب
 کر دیا مگر ضرورت کے موافق کسب حلال کرنا اور اسباب دنیا رکھنا دلیل شغل دارا وہ دنیا نہیں کیونکہ مرید و مشغول دنیا
 وہ ہی کہ دین پر دنیا کو فضیلت دے یہہ تو دیندار ہی کے لئے اپنا جان و دنیا بہت بہتری سمجھتے ہیں چہ جائے کہ مال
 و اسباب وغیرہ اور مسود کا یہہ مقولہ بخلاف اہل سنت کے الخ سراسر خلاف آیات و احادیث صحیحہ کے ہی اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہی فما اوتینکم من شئ فمتلح الجیوۃ الدنیا و ما عند اللہ خیر و باقی اور فرماتا ہی انما اموالکم و اولادکم فتنۃ اور فرمایا ہی
 من کان یرید الدنیا فوہ منہا مالہ فی الآخرۃ من نصیب اور کیا سے سعادت کے تیسرے رکن کی چھٹی اصل میں ہی
 عبد الرحمن بن عوف کے اسقال کے بعد بعض اصحاب کہنے لگے کہ انکی مال داری پر ہکو ان کے خاتمے کا قدر ہی کو کتب الجہان
 کہے کہ سبحان اللہ تعالیٰ کہا کہتے ہو اسنے مال حلال کما یا اور نیک کاموں میں صرف کیا اور جو چھوڑا وہ مال بھی حلال ہی
 اسکے حسن خاتمے میں کہا شک ابو ذر غفاری یہہ سنت ہی اونت کی ہدی لئے کعب کو مارنے و دے اور کعب بھیگ کر
 عثمان کی پناہ لئے ابو ذر غفاری کہنے لگے رسول تم سے سنا ہوں مالدار سب کے آخر جنت میں جائینگے مگر وہ جو اپنے دواہن
 سید سے طرف سے مال کو پھینک دیوے اور فرمائے اگر مجھے کوہ احد برابر ہنسا دیوین ایسا صرف کروں کہ میرے پیچھے
 دو قیراط باقی نہ رہے جب رسول ایسا فرما دیں تو یوں کہا سو جھوٹا ہی پھر دوسرا کوئی صحابیوں سے نہ اسکا جواب دیا
 انتہی شخصاً عبد الرحمن کہ عشر مبشرین داخل ہیں انکو مال موجب نقصان ہو چہ جائیکہ دوسرا اور رسول فرمائے کہ ایک
 شخص مال حلال سے کما یا اور نیک کام میں صرف کیا اسکو بھی ایشیت میں جانے نہینگے کہیں گے کہ شاید کہ طہارت میں تقصیر

مصوم فی اللہ و سبک دوسے اور اسی طرح
 مصوم فی اللہ ہی ہو سکتے ہیں
 حصول اس مسئلہ کے اللہ تعالیٰ
 دنیا کو لگے کہ مطلقاً اور صبر نہ
 خیرہ عداوت ہونا اور صبر نہ
 خدا سے مصوم رکھنے ہی حق
 ہوا اور اسی کی بخت یا حکام و
 اخبار کا منکر اور امانت کی نوا
 اور بعض رکھنے والا کافر بنو تائی
 ۱۸
 اگر باہر ہو سکے براہ کوئی
 کتاب یا نسخ بعض حکام شریعت
 سابقہ کا بھی کیا وہ رسول پر اور
 درجہ نبوت پر شریعت رسالت خلاف
 ہوا بیضا صبر ہی شریعت و مواضع
 شریعت و مواضع و غیرہ کے مواضع
 متغیر کا اب ملاحظہ کیجئے جو صحت
 شریعت و مواضع میں ان نام اور
 نبوت اور رسالت کا افتخار
 رکھنے ہیں اگر یہ نام خود دین کا
 لینے ہیں لیکن فقط نام کیا
 آتا ہی کام حقیقت سے بخلاف
 حقیقت نبوت و رسالت کا
 اعتقاد ان کی کتابوں میں
 بخوبی ثابت ہوا جاتا ہے
 آجائے کہ شریعت و مواضع
 یا بہتین لکھا جاتا ہے نبوت
 اور نبوت میں نام و مواضع
 جاتا اور کام اور مقصود کیا
 ہی اور تفصیلاً یہی کہ انکا
 چھٹن لطف سے برائے نفس

میں سے گزریہ ہو کر مامور
فدیت اور نہاد و بدایت
میں تمام پیدائش اور موت
میں تمام پیدائش اور موت
میں تمام پیدائش اور موت
میں تمام پیدائش اور موت
میں تمام پیدائش اور موت
میں تمام پیدائش اور موت

کیا ہو یا رکھ یا سجود یا کسی شرط میں اور جب وہ برابر کیا ہو کہیں گے کہ گھوڑے پوشاک وغیرہ پر نجات کیا ہو یا
کسی تنہا و تہوڑی کا حق ادا نہ کیا ہو پھر حقدار اسکو کپڑے لگے اور حساب حقداروں کا اور مال کے شکر کا شروع ہو گا
انتہی خلاصتا اور قولہ تعالیٰ فخذ منهم الا یہ کا معنی یہ ہے یہ مالوں سے ان کے صدقہ کہ پاک کرے انکو وہ صدقہ اور
رحمت کر ان پر سچ ہی کہ انکو تیری رحمت موجب آرام ہی اس آیت سے مال کی پاکی کہاں ثابت ہی بلکہ صاحب مال
کی پاکی ہی کہ اس کے سبب حاصل ہونی ماسی لئے حکم ہو کہ رحمت کر تا موجب آرام ہو مگر نہ مال کے سبب کی ایذا موجود ہی۔
ان سب آیات و احادیث سے مال کا بڑا پنا ثابت ہی گو کہ حلال بھی ہو اور تکالیف مشرورہ مسلمانوں کے لئے ہیں نہ
کفار کے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی لا یكلف اللہ نفس الا وسعها اور فرماتا ہی ویسلی المؤمنین بلا حسنا اسی لئے رسول
فرمائے ہیں کہ تمہارے پر میں فقیری کو نہ ہیں قرآن ہوں مگر اس سے قرآن ہوں کہ تم پر دنیا کو نہیں جیسا تم سے اگلو
پر اور ہلاک ہو تم جیسا تم سے اگلے ہوئے اس سب تقریر سے معلوم ہو کہ حقدار دنیا کا مال زیادہ ہو گا اتنی عاقبت
کی کمی اور برائی ہی اور دوری اللہ تعالیٰ سے اسی لئے رسول عبد الرحمن بن عوف نہ سے فرمائے کہ تو میرے سب
اصحاب یون کے پاس سو برس بعد جنت میں نہیں جائیگا بلکہ حدیث صحیح میں آیا ہی سلیمان بطغیل اس دولت دینی کے
سب انبیاء سے پاسو برس بعد جنت میں داخل ہونگے با این فرقان ہمارے امام کا یہ ہے کہ مرید و شاغل دنیا
میں دنیا کی دوستی رکھنے والا ایسا کہ اسکو دین پر غلبہ دے کہ فری اور حب دنیا کفر کہ یہ بات آیات و احادیث
سے ثابت ہی اور مسود کہتا ہی کہ مال پاک اور حلال ہی این کجا دان کجا جسکو کسی کے کلام کا معنی معلوم نہ ہو پھر کہا
اعترض کرے اور بیان دنیا اور حکم متاع دنیا و اہل دنیا دلائل کتاب و سنت دلیس باز دہم اور مسود کی جملگی
دہم میں لکھا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ رجحان عقیدہ پانزدہم الخ ہدایت ترک وطن اور اختیار صحبت عمل ہی
یا عقیدہ ہر عاقل سمجھ سکتا ہی اور ہم نے عقیدے اور عمل کا معنی عقیدہ و دواز دہم کے جواب میں لکھ چکے ہیں جسکو عمل اور
عقیدہ کا فرق معلوم نہ ہو وقایع علم و حقائق سلوک کہا خاک سمجھ چکا کہ ہمدی کا کام فقط بیان معارف اور حقائق علم
سلوک ہی اگر کہے اعتقاد اسکی فرضیت کا تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ فرع اور جز اس اصل اور کلیہ کا ہی کہ ہر امر قطعی
الثبوت کو فرض جانا نہ یہ کہ اسکی ہر فرع کے ساتھ یک عقیدہ مانا مگر تارک ہجرت کا اثبات نفاق اس آیت سے
یون ہی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یا ایہا الذین امنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فقیلو لا تعولوا لمن البقی الیکم السلمت موتا
تبتغون عرض الحیوة الدنیا فخذوا اللہ مغاکم کثیرہ کذلک کنتم من قبل فمن اللہ علیکم فقیلو ان اللہ کان بما تملون
خیر لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضر والیجا ہدون فی سبیل اللہ بما ملواہم و انفسہم فضل الیجا ہدین اللہ لہم

کہ آیت میں اور مال کے
عبدیں سب کے خطاب با حق
کہ رضای الی جا ہی ہو چکا
قبول کیا ہو گا و نہ ہو
یہاں انہی نفسا اور ام العقائد
لکھا ہی کہ اور ذات خوش راہ
عبدیت نظر کر دیا اضافہ
سنت حق تعالیٰ کا راز نہاد
مخصوص با نبی است کہ آج
۱۹
دور دو اسطہ ہمدی ظاہر شود
اور سالہ فیض بیدین ہی
میں لکھا ہی کہ فرض پانزدہم
خصوصیت بہت ہمدی برای
ظاہر کردن دیدان نمودن احکام
دلائل محمدی و شریعتی
اور سوسا اس کے نام کہ رقم
سے بھی ثابت ہوتا ہی کہ ہر
اللہ عمل لطف الی جا ہی ہو چکا
دست ہدایت حق سب کا یہ نام

موتوں اور اسطہ ہمدی ظاہر شود
اور سالہ فیض بیدین ہی
میں لکھا ہی کہ فرض پانزدہم
خصوصیت بہت ہمدی برای
ظاہر کردن دیدان نمودن احکام
دلائل محمدی و شریعتی
اور سوسا اس کے نام کہ رقم
سے بھی ثابت ہوتا ہی کہ ہر
اللہ عمل لطف الی جا ہی ہو چکا
دست ہدایت حق سب کا یہ نام

عید و روز میلاد سے منین ہیں
 جسکی راوی جی کی غلطی ہے
 کہ قول یا نہیں منین ہی
 کسی امر غلطی سے کیا
 جو اسکی اصل اندر علیہ السلام
 سے بلکہ تین تین کے حدیث
 میں نہ صریح المنی کے نص
 صریح قرآنی سے یا اتفاق
 اجماع سے امت کو کسرا ہے
 یوں اس کا خلاف مخالف
 ہی تباہ کا نتیجہ غرض کہ شیخ
 موصوف کے افعال و اقوال
 ایسے معصوم ہیں کہ اقول
 مجتہدین و مفتیین علیہما اللہ
 سید المسلمین کے مخالف
 ہیں غلط و خطا پر محمول
 ہیں اور اسکی طبع مفقود حیات
 لینے ان کے مقام و احکام کا انکار
 لینے ان کے اعتقاد و اتفاق میں
 کفر و کفر ہے عقیدہ ختم و ختم
 ۳۱
 ہی کہ ہدی نے فرمایا کہ
 جو حکام کیان کرتا ہوں میں خدا
 کی طرف سے بام خدا بیان کرتا
 تو کہ ان احکام سے ایک حرف
 کا منکر ہوگا خداوند مآخوذ ہوگا
 اور اس کی ازلیض میں
 لکھا ہی کہ از فی دوم یہی کہ
 منکر ہوگا کا از فی ان اور فی
 شہد کہ منکر ایک حرف
 کو بیان ہدی سے خداوند
 مآخوذ جاننا اور از فی

اللہ کو نوا مع الصادقین ترجمہ ای وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تو اللہ تعالیٰ سے اور رہو ہم اہل میں
 صادقون کی پس اللہ تعالیٰ مومنوں کو حکم کرتا ہی اور امر عبادت میں مکلف کے لئے فائدہ و وجوب کا دیتا ہی
 مسلم الشہوت میں حکم کے باب میں ہی وہ بخند نا خطاب اللہ المتعلق بفعل المكلف اقتضاء اور تحریر کا ترجمہ وہ ہمار
 نزدیک اللہ تعالیٰ کا خطاب ہی جو متعلق ہو فعل مکلف کو طلب یا منع کر کے اور صحبت ایسی عبادت ہی کہ جسکے
 لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی قل یا عباد الذین امنوا اتقوا اللہ ربکم للذین احسنوا فی ہذہ الدنیا حسنتہ وارض اللہ وسمتہ
 انما یوفی الصابرین اجرہم بغير حساب ترجمہ بولوی محمد ای بندو جو ایمان لائے ہو تو اللہ تعالیٰ کو کہ تمہارا
 پروردگار ہی انکو جو نیکیاں کئے اس دنیا میں بھلائی ہی اور زمین اللہ کی کھلی ہی اور نہ وفا ہوگا مگر صابر و نیکو
 انکا بدلہ بحساب اسکے نیچے مدارک میں لکھے ہیں قیل اہم فان ارض اللہ وامت وبلادہ کثیرت فتحو الی بلادہ
 آخر و اقد و ابالانبیاء و الصالحین فی جہا جہ تم الی غیر بلادہم لیزدادوا احسانا الی احسانہم و طاعتا الی طاعتہم
 ترجمہ کہا گیا انکو یعنی مومنوں کو سچ ہی کہ اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ ہی اور ملک بہت ہیں پھر دوسرے
 ملک طرف اور اقد ذکر دنیا اور صالحون کو ان کی جہا جہت میں جو ان کے ملکوں کے سوائے ہونا کہ زیادہ
 تر ہوں نیکیاں تمہاری نیکیوں پر اور بندگی تمہاری بندگیوں پر ان عباس سے روایت کرتے ہیں کہ فرما
 لا یبندی الیہ حساب الحساب یعنی رستہ نہیں اسکی طرف گشتی کو اور سینی میں محال سے نقل کیا ہی انکا اجر ایسا
 بحساب ہی کہ قیامت میں دیکھنے والے آرزو کرینگے اگر اس صحبت میں ہمارا گوشت قینیچوں سے کترے جاتا ہوتا تھا
 خاما عجوبہ یہی کہ امام اپنی صحبت سے باز رہنے والوں کو حکم نفاق کئے ہیں اور مسود اسکو عام مقرر کر لیا پھر س کج
 فہمی پر قرآن کی معنی میں دم مار رہا ہی اور ہمارے یہاں احتیاطا یہ دستور ہی جو شخص تارک دنیا نہیں مرتے
 وقت بھوشاری تمام ترک دنیا کہ سب عبادتوں کا ہی کر کے اپنے مکان سے مسجد کو ہجرت کرتا ہی تا دم حیات
 اپنے مرشد کی صحبت میں رہتا ہی لاکھ مسود انکو اپنے برقیاس کیا المر یقیس علی نفسہ رجبا عقیدہ شانزدہم الخ
 ہدایت خود باللہ من شرا لکافین و المفترین عقیدہ شریفہ کی عربی عبارت کو مسود جو وحی فرض کیا ہی اسکی
 ظاہر ہی کہ ہمارے امام فرمائے ہیں میں بندہ اللہ تعالیٰ کا اور تابع محمد کا ہوں اور عبارت مذکورہ کے ماتصل
 المقصود بندہ سید خوند میر الخ جو عقیدہ شریفہ میں ہی اس میں چوری کر کے جس عبارت سے خلاصہ کلام حاصل ہوا
 اتر کر عند اللہ مآخوذ گرد و تک لکھا ہی وہ عبارت مقرر کہ مسود یہی واو ذات خویش را بام خدا بھد ویت
 اظہار کرد و بر شہوت ہمد ویت حجت از خدا و کلام خدا و بموافقت رسول بیاورد اور اسکے بعد اسی عقیدہ میں

اس کے میں ہی کہ جو ایمان
 اور دن میں جملہ احکام و
 اعتقاد و امن و علی کون
 بران و دوبرورد کردہ ہدی
 و قول ان شمار کردہ ہدی
 بنا شد و امید داری غلط و
 کجاست ہم نیست انتی از فی
 کہ نام لوان ہون اسکا خدا
 ہی لکھ نو صوف کا وسیلہ
 ثابت ہو سب مائی رہا

۲۱
ہی کہ ہندی نے فنیائی کہ
جو کہ بیان کرتا ہوں میں خدا
کی طرف سے بام خدا بیان کرتا
جو کہ ان احکام سے ایک حرف
کا منکر ہو گا خدا اللہ مآخوذ ہو گا
اور رب کہ فریضی میں
لکھا ہی کہ حرف دوم یہی کہ
منکر ہو گا کہ فریضی اور فرنی
ششم یہ کہ منکر ایک حرف
کو بیان ہندی سے خدا اللہ
مآخوذ جانا اور مآخوذ ہوسکتا

[illegible]

کلام نبوت

کتابخانه بعضی اعلام مزیت
دوروز

کتابخانه
سازمان اسناد و کتابخانه ملی
جمهوری اسلامی ایران

اسات ثابت ہونی
موجودہ قادیان

ایف پی پی سی

کے جہاد کی صورت

نوع میں مفقود ہو

تفصیلی

بہر عبارت بھی ہی دینے فرمودہ ہے ہر کلمی و بیانیہ کہ در تفسیر و جزآن مخالف بیان این بندہ ہے آن صحیح
وہر اعمال بیان کہ زمین بندہ ہے از تعلیم خداست تعالیٰ شانہ و از اتباع مصطفیٰ ہے و فرمودہ کہ ما بر سرچہ مذہب
مقیدیم و اگر کسی خواہد کہ صدق ما را معلوم کند باید کہ از کلام خدا تعالیٰ و از اتباع رسول اللہ در احوال و اعمال کجوب
و فہم کند کہ قال سبحانہ تعالیٰ قل بندہ سبیل او عوالی اللہ علی بصیرۃ انا و من اتبعنی و فرمودہ ہے حق تعالیٰ کہ ما را
فرستادہ ہے مخصوص برای انیت کہ احکام و بیان کہ تعلق ولایت محمدی دارد بواسطہ جہدی ظاہر شود و فرمودہ کہ
ثم انا علینا بیان این بیان بزبان جہدی شود اب ہر انصاف پسند کو غور و تامل لازم ہی کہ ہمارا عقیدہ موافق
فرمان امام و بیان صدیق ولایت کے کہ عقیدہ شریعہ میں مکتوب ہی یہی کہ ہمارے امام جہدی موعود ہیں اور
تابع امام محمد مصطفیٰ کے ہیں کہ کوئی فعل یا قول آپ کا خلاف قرآن و حدیث نہیں ہی اور بیان آیات متشابہات
جو مراد اللہ ہی آپ کا کام ہی اور جو احکام کہ متعلق خاص ولایت محمدیہ کو ہیں ان کا بیان آپ کے واسطے ہی
پس جو مفسر یا محدث یا مجتہد آپ کے خلاف بیان کرے محض ہی نہ یہ کہ یک شریعت تازہ ہمارے امام لائے ہیں
جیسا مسودہ میرزا فرید کیا ہی ایسا اعتقاد کوئی رکھا تو بیشک منکر قرآن اور منکر ختم نبوت محمدی ہی اور کتاب کے لئے
خود مسودہ لکھا ہی اسکو اختیار نہ کیا اور معنی نسخ کا لغت میں رفع کرنا کسی شی کا ہی اور اصطلاح میں رفع کرنا حکم شارع
کا ہی نہ قیاس استدلال کا یعنی مجتہد وغیرہ کا جیسے شیخ ابو الحسن نصر بن عبد العزیز بن احمد الفارسی المقرئ نے شیخ
ابو القاسم ہیبت اللہ بن سلامہ بن نصر بن علی البغوی سے اپنے نسخ منسوخ کے رسالے میں لکھا ہی اعلم ان
النسخ فی کلام العرب ہو الرفع للشی وجاء الشرع بالعرف العرب اذا کان النسخ یرفع حکم المنسوخ اور لکھا ہی قال
الشیخ ابی مجاہد و سعید بن جبیر و عکرمہ بن عمار لا یدخل النسخ الا علی الادام والنوابی فیعلموا لا یفتوا و احتجوا علی ذلک
بأشیاء منها ان خبر اللہ با ہو پس اب ای اہل انصاف ہمارے امام فرماتے ہیں کہ میں تابع محمد کا ہوں اور جو
بیان کرتا ہوں قرآن یا حدیث کا معنی بامر اللہ ہی پھر بیان حکم تازہ کہان اور نسخ کو نہی آیت اور کو نہی حدیث
کا ہی بلکہ جہدی کے شان میں رسول یقظوا شری ولا یخطی اور یقوم بالدین فی آخر الزمان کا مقت بہ فی اول الزمان
اور ختم اللہ بہ الدین کا فتح بنا فرمائے اور امام محمد باقرؑ یدم ما قبلہ کا صانع رسول فرمائے اور یواقیت کے ۴۵ وین
مبحث میں شیخ اکبر کے حوالے سے لکھا ہی یظہر من الدین ما ہو علیہ الدین فی نفسہ حتی لو کان رسول حیا لکم بہ فلاحی
فی زمانہ الا الدین الخالص عن الایمان الخالف فی غالب احکامہ مذاہب العلماء ینقبضون منہ لذلک ترجمہ ظاہر ہو گا
جہدی کے وقت جیسا کہ حقیقتہ دین اپنی ذات میں ہی بیان تک اگر ہوتے رسول زندہ البتہ حکم کرتے اسی پر

نظم میں
محض و محض سے مالا مال
ہی کہ نقضی اور باجست نویں
اوسکی انگشت فانی اگر
سالم کہ بختی تو کیا کہ
انجمنات ہوتی بالہ خفرت
وہی مشرق کتب ہندیہ
میں موجود ہیں کہ بعض ہری
اور بعض ہندی اور بعض گجراتی
زبان میں ہیں بنگلہ اور سنہالی
ایک یہ ہندی فقرہ بھی دی
ہوادی سید محمد دی ہندو

کا کہنا ہوئی تو کہلا نہیں
 نوظلالان میں کہ درگاہ خانہ
 شواہد کے باب مقدم میں
 کھائی دہا کہ کیا فصیح
 فقرہ ترا کہ عام اہل بند کو
 اسکی فصاحت نے چمک کر دیا
 اگر ایسی ہی فقرات وحی کی جا
 کہ بین ایک رس اور مختلف
 اللغات ہو کر شاہد کو دیوگان
 میں غنڈاؤں اور جوداؤں کا
 کوڑا کا ہو سکے تھا تو کیا
 اور شکر

تباہ نو بنوا کرتے ہیں اور وہ احکام خدا کے ہیں
 قرآن کے ہیں بلکہ احکام
 قرآن کے ہیں بلکہ احکام
 قرآن کے ہیں بلکہ احکام
 قرآن کے ہیں بلکہ احکام
 قرآن کے ہیں بلکہ احکام
 قرآن کے ہیں بلکہ احکام
 قرآن کے ہیں بلکہ احکام
 قرآن کے ہیں بلکہ احکام
 قرآن کے ہیں بلکہ احکام
 قرآن کے ہیں بلکہ احکام

پس نہ باقی رہیگا اسکے وقت مگر خالص دین رائے سے یعنی خدا و رسول کا حکم صاف صاف بیان کرے گا کہ جس
 شک نہیں اور حکم جہدئی کا بہت حکم میں علماء کے مذہب کے مخالف رہیگا اسلئے جہدئی سے علائکہ رہینگے
 اور لکھا ہی ہے خدا نے متبع لا مستبدع وانہ معصوم فی حکمہ الا لا معنی للمعصوم فی الحکم الا لا معنی لا یخطئ ولا یخطئ فی
 لا یخطئ عن الہوی الا وحی یوحی وقد اخرج عن المرید فی اللہ لا یخطئ وجعلہ حقا بالانسان فی وقت حکم اور لکھا ہی ہے
 سکون حدیث اور حکم جو اللہ فی ذلک فخرکم بالامر الخی فیقو ان لا یخطئ الا المرید فی حاشہ فقہ مہدی عصمتہ فی خلافہ و
 حاشہ فی شان میر کہ نہیں ہے بلکہ یہی حکم ہے کہ رسول کا یہ کہ جہدئی کے خلاف خطا کرے کہ حاشہ جہدئی کے خلاف خطا کرے کہ حاشہ
 کہ اس مہدی کے لیس الفصل عصمت رسول اور مصنف نے ایک سوال کے جواب کے طور پر اسی بحث میں لکھا ہی
 جہدئی کے لئے عصمت برآحق صحت ہیں اور احکام میں حاشہ کہ جہدئی کے خلاف خطا کرے کہ حاشہ جہدئی کے خلاف خطا کرے کہ حاشہ
 فائدہ معصوم من الزل والقیاس فی الدین اذ القیاس من لیس مبنی اب احادیث واقوال متقدمین سے ثابت ہو
 کہ جہدئی سے دین کمال کو پہنچایا اور جہدئی قائم مقام رسول کے ہیں اور جو حکم کہ جہدئی کرے اگر آپ ہوتے وہی
 حکم کرتے اور ضروری کہ علماء جہدئی سے پنجگتی کریں اور جہدئی خطا سے معصوم ہیں اور بنی متبع ہیں اور حکم خدا کے
 کچھ کہنے والے نہیں کیونکہ قیاس اور رائے اسکے واسطے ہی جو بنی ہوا اور جہدئی کا کام ہی کہ اپنے آگے کے
 اختلافات کو جو مجتہدوں اور علماء وغیرہ میں ہوا ہی تھا ویکر خاص رسول کے پیروی پر دین خالص بناوے
 یہ خلاصہ اور پکے حدیثوں اور عبارتوں کا ہی ویسا ہی جن احکام کو کہ مفسرین محدثین مجتہدین کتاب و سنت
 ناسمجہ کر چھوڑ دئے یا اختلاف کئے ہمارے امام مراد اللہ و مراد رسول اللہ تعالیٰ جل شانہ کی اور رسول کی
 تعلیم اور تحقیق سے بیان فرمائے نہ یہ کہ اصل کتاب و سنت کو ہی منسوخ کئے کہ جسکو شرع تازہ کہا جاوے
 ہم مسود سے پوچھتے ہیں کہ جہدئی ایمہہ ارتبہ سے کسی کی اتباع کرنا ضروری یا آپ ایک مذہب خاص رسول کی
 اتباع سے ایجاد کرنا اگر کہے کہ کسی امام کی اتباع ضروری تو ہر سر مہل ہی کہ جسکی عصمت رسول کے فرمان سے ثابت
 ہو وہ اتباع مخطی کی کرے اگر کہے کہ وہ ایک امام کے مذہب کو صحیح رکھیگا یہ مہل تہی کیونکہ دوسرے ایمہہ
 جو امام مقبول کے مخالف ہیں انکو بالکل مخطی ٹھہرانا لازم آتا ہی کہ مجتہد کسی امر میں مخطی اور کسی میں مصیب نہ ہو
 اگر کہے کہ ایک تازہ مذہب رسول کی اتباع سے ایجاد کرے گی جیسا اوپر احادیث واقوال سے ثابت ہوا تو جواب
 ہی کہ مخالف جہدئی مخطی ہووگر نہ حدیث صحیح مسلمہ الطرفین کا خلاف ہوتا ہی کہ نسبت خطا کی جہدئی کے طرف لازم
 آتی ہی رجاستیج موصوف نے دعویٰ کیا کہ مجہد پر احکام خدا کی طرف سے تازہ تازہ نو بنوا کرتے ہیں الخ
 ہدایت ہذا بیتان عظیم کذب اس امر کا ہر مرد عاقل پر ظاہر ہی کیونکہ مسود ہمارے کتب کی عبارات

اس کے بعد خیر صریح بیان و احکام
 سے ہی دوسرے پر کی جات
 قرآن میں بعض جہاد و جہاد
 جی راست ہی خیر و خیر
 مجاز و کنا سب اقسام قرآن
 سے بین بیان مایل و توہم
 مطلقا کفر ہی خیر و خیر
 انکسورہ کے استفادہ ہی سب
 احکام اس شریعت جو بنوہدیا
 بنوہدیا کو میان توہم و نہ
 اس عقیدہ میں اجمالی بیان
 کیا اور کہا اسکی ابتداء میں کہ
 المقود بندہ سید توہم و نہ
 موسیٰ عرف جہاد و نہ
 زبان بدعت احکام از
 شہید ہمت وادف وودہ
 ہر حکم کی بیان ہی کہ از خدا
 بہ امر خدا بیان ہی کہ از خدا
 احکام ہر حکم کی بیان ہی کہ از خدا
 مامور از خدا و نہ

اس میں کیا کہ اسی جہاد
 فی اللہ ہی را قبول کردہ
 معلوم بادین احکام کہ مذکور
 است از اول تا آخر وقت
 رحلت ان ذات مدام کہ
 ابن بندہ در حجت دی او
 در علم از ان احکام تفاوت
 بنام دین جو اعتقاد و
 ایمان دین کہ در بیان
 دینی مایل و باطنی کند

ہوتا کہ ایک نے کسی امر کو فرض کہا تو دوسرے نے مکروہ بیان کیا بلکہ حرام جیسا نواقضات وضو میں امام شافعی اور
 امام اعظم نے کو اختلاف ہی بیٹھے جس فعل سے کہ امام شافعی نے کے یہاں وضو تو تباہی امام اعظم کے یہاں بہنیں
 قوتاً ایسا ہی برعکس اسکا مثلاً شہر گاہ اور غیر محرم کو چھینا اور فصد یا قی کرنا ایسے عجیب اختلافات میں اسلئے قوت
 کے فصل ثالث میں لکھا ہی فان عدوت یا انھی استنباط العارفين لزم ان ترد استنباط المجتہدين ولا قایل
 بذلک فلما لا یجوز لک الا اعتراض علی الائمة المجتہدين لکنہم لم یخرجوا عن شیع نور الشریعہ فلذلک لا یجوز لک الا عرض
 علی العارفين المتقین آثار رسول فی الآداب الظاہرۃ والباطنۃ فلما اوجب المجتہدون وجوب استنباط امور
 لم تصرح بہا الشریعۃ فی دولۃ الظاہرۃ فلذلک العارفون اوجبوا اموراً وحرموا اور حرموا اور کتبوا استنباط اموراً
 الباطنۃ فلا جہتہا واقع فی الدولتین ولا غنی باحد ہما عن الآخر اس تقریر سے ظاہر ہے کہ یہ خلاف نسخ بہنیں ہی اور
 مسود کا ہم پر اقرا ہے اور ہمارا اعتقاد عین اتباع سنت و جماعت ہی اور تحقیق اس عربی عبارت وغیرہ کی جو مسود
 اسکو وحی فرض کر لیا یہہ ہی قال الامام المہدی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ فرمائے امام مہدی درود اللہ تعالیٰ
 کا اور سلام بیان تک مقولہ مولف رض کا ہی اور یہاں سے فرمان امام کا یہہ ہی علت من اللہ بلا واسطہ جدید
 الیوم قل انی عبد اللہ تابع محمد رسول اللہ ترجمہ تعلیم یا یا مین اللہ تعالیٰ سے بیواسطہ نئی تعلیم ہر روز کہ بول سچ ہی
 مین بندہ اللہ تعالیٰ کا ہوں اور تابع محمد رسول اللہ کا ہوں یہاں کلام امام کا تام ہو چکا یہاں سے عبارت
 مولف عقیدہ شریعت کی ہی کہ فرمائے محمد مہدی الزمان وارث بنی الرحمن عالم علم الکتاب والا یان مبین الحقیقۃ
 والشریعۃ والرفضان المقصود بندہ سید خذ میر بن موسی عرف چچہ الخ یہاں مسود کو شاید جنون ہو گیا کہ اس عبارت
 کو من حیث المجموع وحی فرض کر لیا اسکی فہم کی رسالت کو طفل شرح عوال غوال بھی سمجھ جائیگا اور فرمان امام کا
 اس حدیث کے مانند ہی عن ثوبان بن قال قال رسول ان اللہ روی لہی الارض فرائیت مشارقہا ومغاربہا
 ان ربی قال یا محمد انی اذا قضیت قضاء فانہ لا یردوانی اعطیتک لامنک ان لا اہلکم لسنۃ عامۃ وان لا اسلط
 علیہم عدوا ای سوا انفسہم بلکہ بعضے اولیاء اللہ ایسے عبارات بیان کئے ہیں خواجہ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ
 فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یا غوث الاعظم من حرم عن سفری فی الباطن ابتلی بسفر الظاہر ولم یردونی
 الا بعد فی السفر الظاہر یہ عبارت کیمیا وسعادت مترجم ہندی مطبوع مسلمانانی واقع بکھور کے حاشیہ پر بھی ہی
 اور ہندی عبارت بھی اسی پر قیاس کریں مگر مسود اسمین عجب چوری کیا خدا کے علام الغیوب سے بھی شرم
 نہ آئی اصل عبارت یوں ہی کہلاتا تو کہلا بہنیں تو ظالمون میں کا کروں کا ایسا ہی ہمارے سب کتب میں ہی

ہوا کہ ایک نے کسی امر کو فرض کہا تو دوسرے نے مکروہ بیان کیا بلکہ حرام جیسا نواقضات وضو میں امام شافعی اور
 امام اعظم نے کو اختلاف ہی بیٹھے جس فعل سے کہ امام شافعی نے کے یہاں وضو تو تباہی امام اعظم کے یہاں بہنیں
 قوتاً ایسا ہی برعکس اسکا مثلاً شہر گاہ اور غیر محرم کو چھینا اور فصد یا قی کرنا ایسے عجیب اختلافات میں اسلئے قوت
 کے فصل ثالث میں لکھا ہی فان عدوت یا انھی استنباط العارفين لزم ان ترد استنباط المجتہدين ولا قایل
 بذلک فلما لا یجوز لک الا اعتراض علی الائمة المجتہدين لکنہم لم یخرجوا عن شیع نور الشریعہ فلذلک لا یجوز لک الا عرض
 علی العارفين المتقین آثار رسول فی الآداب الظاہرۃ والباطنۃ فلما اوجب المجتہدون وجوب استنباط امور
 لم تصرح بہا الشریعۃ فی دولۃ الظاہرۃ فلذلک العارفون اوجبوا اموراً وحرموا اور حرموا اور کتبوا استنباط اموراً
 الباطنۃ فلا جہتہا واقع فی الدولتین ولا غنی باحد ہما عن الآخر اس تقریر سے ظاہر ہے کہ یہ خلاف نسخ بہنیں ہی اور
 مسود کا ہم پر اقرا ہے اور ہمارا اعتقاد عین اتباع سنت و جماعت ہی اور تحقیق اس عربی عبارت وغیرہ کی جو مسود
 اسکو وحی فرض کر لیا یہہ ہی قال الامام المہدی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ فرمائے امام مہدی درود اللہ تعالیٰ
 کا اور سلام بیان تک مقولہ مولف رض کا ہی اور یہاں سے فرمان امام کا یہہ ہی علت من اللہ بلا واسطہ جدید
 الیوم قل انی عبد اللہ تابع محمد رسول اللہ ترجمہ تعلیم یا یا مین اللہ تعالیٰ سے بیواسطہ نئی تعلیم ہر روز کہ بول سچ ہی
 مین بندہ اللہ تعالیٰ کا ہوں اور تابع محمد رسول اللہ کا ہوں یہاں کلام امام کا تام ہو چکا یہاں سے عبارت
 مولف عقیدہ شریعت کی ہی کہ فرمائے محمد مہدی الزمان وارث بنی الرحمن عالم علم الکتاب والا یان مبین الحقیقۃ
 والشریعۃ والرفضان المقصود بندہ سید خذ میر بن موسی عرف چچہ الخ یہاں مسود کو شاید جنون ہو گیا کہ اس عبارت
 کو من حیث المجموع وحی فرض کر لیا اسکی فہم کی رسالت کو طفل شرح عوال غوال بھی سمجھ جائیگا اور فرمان امام کا
 اس حدیث کے مانند ہی عن ثوبان بن قال قال رسول ان اللہ روی لہی الارض فرائیت مشارقہا ومغاربہا
 ان ربی قال یا محمد انی اذا قضیت قضاء فانہ لا یردوانی اعطیتک لامنک ان لا اہلکم لسنۃ عامۃ وان لا اسلط
 علیہم عدوا ای سوا انفسہم بلکہ بعضے اولیاء اللہ ایسے عبارات بیان کئے ہیں خواجہ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ
 فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یا غوث الاعظم من حرم عن سفری فی الباطن ابتلی بسفر الظاہر ولم یردونی
 الا بعد فی السفر الظاہر یہ عبارت کیمیا وسعادت مترجم ہندی مطبوع مسلمانانی واقع بکھور کے حاشیہ پر بھی ہی
 اور ہندی عبارت بھی اسی پر قیاس کریں مگر مسود اسمین عجب چوری کیا خدا کے علام الغیوب سے بھی شرم
 نہ آئی اصل عبارت یوں ہی کہلاتا تو کہلا بہنیں تو ظالمون میں کا کروں کا ایسا ہی ہمارے سب کتب میں ہی

حکام شرع قدس سرہ
 اور بعضے باوجود شیعہ
 منہج بھی کرتے ہیں
 جو یہ سیدوں کے
 عقائد میں رسول
 صاحب شریعت جدید

اور ایسے خطابات رسولؐ کو بھی ہوئے میں قولہ تعالیٰ لقد جاءک الحجت من ربک فلا تكون من المشکون ولا تكون من الذین کذبوا بآیات اللہ فکون من الخاسرین یہ کچھ غیب کی بات نہیں کہ یہ خبر تعلیم ہی نہ تنزیلی اور عبارت شواہد الوہیت کی یہ ہے رکن اصلی در ثبوت جہدویت دعویٰ است چنانچہ نبوت دور کن وارویکی دعویٰ دوم اظہار معجزہ نزدیک اہل استدلال و نزدیک اہل بصائر نیز نبوت دور کن وارویکی دعویٰ دوم قابلیت یحییٰ اتصاف بصفات انبیاء و رسل بچنان جہدویت دور کن وارویچہ در جہدویت و نبوت فرق نام است و کار و مقصود یکی است چنانچہ فرق در معجزہ و خارق و دیگر انتہی یہی انہوں نے اس کے لکھے ہیں جیسا امر خارق کی نسبت رسولؐ نبی کی طرف معجزہ ہی اگر ولی کی طرف ہو کر امت ہی اگرچہ مقصود دونوں سے ایک ہی اور جہد جی کی مقصود اور خلافت نصی ہی اور کام خلیفہ اللہ کا خلق کی ہدایت ہی کہ وہ انفرادیہ سے اور رجوع اللہ کی طرف ہی بیضاوی میں انی جاعل فی الارض خلیفہ کی تفسیر میں لکھے ہیں الخلیفۃ من خلیف غیرہ و ینوب منابہ و الہاء فیہ للمبالغۃ والمراد بہ آدم علیہ السلام لانہ کان خلیفۃ اللہ تعالیٰ فی ارضہ و کذلک کل نبی استخلفہم فی عمارت الارض و سیاستہ الناس و تمکین نفوسہم و تنفیذ امرہ منہم رجا قرآن و رسول کا بیان واضح اور کھلا ہی ہے ہدایت اس تقریر سے صاف ظاہر ہے کہ مسود کو حقیقت قرآنی اور حدیث نبوی سے مطلقاً بہرہ نہیں ہی عبد الرحمن عوفؒ رسولؐ سے روایت کرتے ہیں کہ فرماتے قرآن کو ظاہر ہی اور باطن اور زبدۃ الحقائق میں عین القضا ہمدانیؒ فرماتے ہیں مگر طالبان قرآن را در کتابت نمود کہ ان للمقرآن ظہر و بطن و لبطنہ لطن الی تسعة البطن گفت ہر آیت را از قرآن ظاہر است و باطنی و پس از ظاہر باطنیت تا بہ نہ بطن شود گیرم کہ تفسیر ظاہر مدرک شود تفسیر باطن را کہ دانست اور فرماتے ہیں ای دوست پنداری کہ قرآن مجید خطاب است بایک گروہ یا بصد طاغیہ یا بصد ہر طاغیہ بلکہ ہر آیت و ہر حرف فی خطابیت با شخصی مقصود و شخصی دیگر بلکہ عالمی دیگر اور فرماتے ہیں اگر باور نمیکنی از عمر خطاب بشنو کہ گفت مصطفیٰ یا ابوبکر سخن گفتی گاہ بودی شنیدی و دانستی و گاہ بودی کہ شنیدی و ندانستی و وقت بودیکہ شنیدی و ندانستی اور فرماتے ہیں عبد اللہ بن عباسؓ میگوید کہ اگر این آیت را تفسیر کنم ان ربکم اللہ الذی خلق السموات و الارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش لرجتمونی بالحقارة فی الشریۃ صحابہ مرا سنگسار کنند ابوہریرہؓ گوید اگر این آیت را شرح کنم اللہ الذی خلق سبع سموات و من الارض مشلبین نزل الامر منہن لکفرتمونی لیجئے خلق مرا کافر خوانند عبد بن عباس رض میگوید شبی با علی ابن ابیطالبؓ بودم تا روز شرح بائے بسم اللہ میکرد و رأیۃ نفس عنہ کا شجرۃ الصغیرۃ عند البحر العظیم شجرہ براسہم گردی شرح تحفۃ المرسلہ میں لکھے ہیں من المعلوم ان النبی قد اوتی جوارح الکلم و انہ لما طبق

ناقص کیفیت کی نسبت
کم قیمت کی نسبت
ضرورت نہیں ہے بلکہ
بعض اقسام کا رخ
بسیاری تجارتی مصلحتوں
والہ عمل ہے
میں ایک سبب کی نسبت
مطلوبہ ارض فراہمی کے
کو ایک خاص مصلحت کا باعث

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 النبیین اور علی
 یونس حبیبہ حبیبی
 کہ کتب میں کرامت
 النبیین کے بارے
 میں کہ کوئی بغیر
 صاحب شریعت
 صاحبہ حبیبہ حضرت
 ۲۷
 اور اگر بی متع
 شریعت محمدیہ
 کا پیدا ہو سکا
 مگر فی آیت مذکور
 کا نہیں ہی اور
 شیخ جوہر
 پھر شیخ میں چنانچہ
 عالم میان رسالہ
 اقصیٰ دیاست میں
 لکھتے ہیں یہی اب

تو نہ تو تیرے سبکی تیرن، اینار سخی مری، ای کتب و سن، بالوک پین قانق، الشریف کا، بلوچ اس شیخ، کا اس اور ان، تو تہدی

اللهم تعوذ بك من شر الحاسدين المفترين یہ بھی سو د کا افرابی کیونکہ یہ کاتب الحروف کم و بیش دو سال سے جواہر نامہ کی تلاش کر کے ہمدت کا توہ کسی مقتری کی تلاش مگر ننگیہاں سید قاسم رحمۃ اللہ جو اپنی تصانیف میں فرمائے ہیں اسکے خلاف پر ہی کہیں اس جناب کے تصانیف میں مذکور نہیں کہ خدائے پاک تنزہ ذاتہ و تقدس صفاتہ کی ذات و صفات کے سوائے بھی کوئی چیز غیر مخلوق ہی بلکہ اپنے کتب کے متعدد جگہوں میں یوں فرمائے ہیں میزان العقاید میں فرماتے ہیں پس مقصود پر سو و ازین مرقوم است کہ قدر یکصد و یا زودہ سال بوجہ حضرت امام رسیدہ پیروی دین و ایمان و اتباع صحابہ کرام ہمہ در عقاید و مرام بعضے مردمان زمانہ ترک وادہ رسم و عادات پدران خویش پیش گرفتہ ہوں راہ راست می پذیرند و جمعی بر زعم غایت محبت خود جہد می رابینہ خدا میگویند و بر پیغمبر بعبارتیکہ نباید و نشاید افرونی میجویند الخ اور تسوۃ الخاتین میں فرماتے ہیں حضرت میران زیر آیت و سبحان اللہ و اما من المشرکین فرمودند خدای پاکست و ما ہر دو از مشرکان نیم اور اسکے بعد فرماتے ہیں و فی مقصد الاقصی در بیان حدیث نبویہ اول ما خلق اللہ نوری و اول ما خلق اللہ روحی کفہ تجوہر اول کہ روح محمد است دو وجہ دارد و آن وجہ کہ فیض از حق تعالیٰ میگیرد نامش ولایت است و آن وجہ کہ فیض بخلق میرساند نامش نبوت است و از سجد الدین جموی نقل کردہ جوہر اورا کہ حقیقت ذات مصطفیٰ اورا ہر دو طرف مظہر بایدا مظہر یکہ ختم نبوتش بدو شود و مظہر یکہ ختم ولایتش بدو شود و این مظہر است کہ اورا جہد می گویند و صاحب فرمان و صاحب زمان نامند و سلطان سلاطین اولیا و صفیات و فیض ہمہ اولیا جزوی فیض اوست و از اینجا روشن شدہ کہ این ہر دو مقام یکذات اند الخ اور دلیل العدل و الفضل میں فرماتے ہیں عیسیٰ را بواسطہ امور عجیب ہیود و نصرا راجدائی گرفتند لظہر قدرت خدا تعالیٰ کہ در غیری یافتند ہمہ اورا قادر و شتند اما تمیز نکردند کہ مقدور و مقید چگونه ذات مطلق و قادر قدیم باشند و در باب عیسیٰ نیز اگرچہ در انجیل لفظ اب و ابن بجانب حق تعالیٰ و عیسیٰ آمدہ است انان ہم جہر و پرورش حق تعالیٰ عیسیٰ و مبداء و مرجع بسوئی حق تعالیٰ و النسب لایق بودند ایشان را فرزند او خواندن کہ اصلاً اورا فرزند و مثل و جنس و شریک نیست یعنی اول فکر کردندی کہ اورا این صفت روانیت پس بران دلیل کردند ی زیر کہ چون صفتی بذات اورا نباشد بران صفت همچون گمراہان قولہ تعالیٰ و انت قلت للناس اتخذونی وامی العین الایۃ اعتقاد و نکردندی اورا اسکے بعد چند نقل اور حدیث اور آیات کہ آخر سب کے آیہ ید اللہ فوق ایدیم ہی لکھ کر فرماتے ہیں اما درین کلمات حکم باہر از الفاظ است نہ باظہار این زیر کہ اتفاق اجماع بر است کہ حق تعالیٰ از زمان و مکان و آمد و رفت و تشبیہ و تقدیر و امثال آن منزہ است و مانند این احکام محکامات اند و عکس این متشابہات و الذین فی قلوبہم نزج فیتبعون ما تشاہ

بہر اتفاق و ہر گاہ کہ سوا ذات
صفت و قدرت واجب الوجود
سوائے ذاتی و وجودی و غیر مخلوق
میں عیسیٰ عتقاد کرے کہ ایک صفت
حق بجانب ذات و صفات سے
قدیم یا اسی باقی نام عالم ہے
یا سوا اللہ مخلوق و قدرت ہی
حق اور سب کا عدم ہے و چونکہ
لانہ و لا اللہ تعالیٰ ہی دلیل
پس لایق یہ لایق و لا خلق اللہ
عقیدہ اتفاق صحیح بلکہ ان سے نہیں
مہر و یون کوست ایمان سے مانع لگائی کرے
یہ کہ خدا صفت و ذات واجب تعالیٰ کہ
تذکرہ سوا صفت و ذات واجب تعالیٰ
چیزیں قدیم و غیر مخلوق ہیں یا نہ
و سموات و ارض و انہ ذریک قدیم و غیر
میں لایق و نیست میں عدم نہ شکہ
میں لایق و نیست میں عدم نہ شکہ
باری تعالیٰ کہ ہیں تعالیٰ اللہ تعالیٰ
عکس کرے بلکہ انصاف ہی کہ ان چیزیں
اسم
اعتقاد نہ کہنے چاہئے ان الفاظوں میں
چہ غیر خدا سے اس باب میں وہی اعتقاد
رکھنے چاہئے جو کہ اصل اسلام رکھنے ہیں اور
جمع اہل مل و شران سے عقل متوازن
منقول ہی کہ تمام عالم حادث و مخلوق ہی
بالہ اختلاف ان ایک طاہرہ علمائے مسلم
اول اور اسکے ابتداء مشاہدہ میں
الاشراق برفہ کا یہ مذہب اور وہاں
اوی کو ہمدیون بنویم مقبول کیا اور
مذہب جمع امین اور اہل شران اور
دلیل کا یہ تمام چیزیں
دو زبان و طبع ایمان را
مکمل و کاملہ کا کلام
الاصول و ذکر الصدرا کا کلام
بہر نزہی و بوقیہ الفنون
فی ظن انما بک نہ کھا
کہ ہمہ اول اور ہی صفت ہی
ادبی اور ہر دو مذہب کہاں نہ ہیں
رکھنے ہیں اور چونکہ وہی نفس
اگر وہ کلام نفسی الی ہی

وہ یہی حضرت کا بیان ہے
 علیہ السلام نے فرمایا ہے
 کہ میں نے اپنے رب سے
 پوچھا کہ میں نے اپنے رب سے
 کیا چیزیں مانگی ہیں
 جن سے میری دنیا و آخرت
 میں رغبت ہو اور میں
 اس سے غافل نہ رہوں
 تو فرمایا کہ میں نے
 اپنے رب سے پوچھا ہے
 کہ میں نے اپنے رب سے
 کیا چیزیں مانگی ہیں
 جن سے میری دنیا و آخرت
 میں رغبت ہو اور میں
 اس سے غافل نہ رہوں

منزلت ایشان باشد از پر خدا با یکدیگر دوستی کنند ای دوست اگر منزلت و مقام مصطفیٰ توانی دانستن نگاہ باشد کہ
 منزلت این طایفه در بابی انتہائی تہی کسی دیگر مکان کے نزدیک کوئی غریب کا مکان ہو تو معرفت اسکی موقوف امیر کے مکان
 کی معرفت پر ہوتی ہے اور ایسی ایک حدیث صاحبِ واقعیت سے ہم دینِ محبت میں لاکھ لکھا ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ
 ہیں کہ سب اپنے بنی کی ہدایت کے ایسے بلند مرتبے پر ہیں کہ ان کو اتباع کی حاجت نہیں یعنی اللہ تعالیٰ سے اسکے اور
 بنی کے کلام کا معنی معلوم کر لیتے ہیں اور قیامت میں بھی انکو فرغ اکبر نہیں اور شیخ اکبر نے بھی اس حدیث کو باب
 مذکور میں ذکر کیا ہے تمام ہوا خلاصہ یہ واقعیت کا اور ایسی ایک حدیث کا ترجمہ علی بن الحسین رشتات میں مولانا نظام الدین
 خاموش کے انفاس قدسیہ سے جو دیوینِ رشے میں لکھا ہے سوا کا خلاصہ یہ ہے کہ خدمت گار بادشاہی وزیر و غیر
 ارکان سے زیادہ قربت رکھنے کے سبب موجب رشک ارکان و امرا ہوتے ہیں کیونکہ وہ بادشاہ کی خدمت میں
 ہمیشہ رہتے ہیں اور اس حدیث کو شواہد ہیں ایک حدیث عقیدہ پانزدہم میں گذری کہ رسولِ مہاجر کہ ہشت میں
 آپکا اور برابر ہم کارِ رفیق فرمائے اور مشکات کے باب الاعتصام یا کتاب السنۃ میں ہے کہ ترمذی نے انس
 سے روایت کیا فرمائے ہجو کہ میری سنت کو دوست رکھا پس تحقیق کہ دوست رکھا مجھے اور جو کہ مجھے دوست رکھا ہے
 وہ جنت میں میرا ساتھی ہے اور امام محمد غزالی کہ کیا رکنِ منجیات سے اصل چہارم میں روایت کرتے ہیں کہ فرمائے
 میری امت کے فقیروں کا مرتبہ بنیا اور شہداء اہم سابقہ فقر کے برابر ہے اور فرمائے انکی مرتبے کو جنتی لوگ ایسا
 دیکھنے کے جیسا دنیا میں زمین پر سے ستاروں کو دیکھتے ہیں بلکہ فرمائے فقر ہمیشہ ان خدا ہیں اور فرمائے فقیری
 میرا خزانہ انتہائی خلاصہ اسی لئے صاحبِ شواہد ابتداء یہ لکھے ہیں کہ واضح باد حضرت رسول اصحابِ امام و رابر
 بشارت منزلت خود و بشرِ ساختہ مشرف فرمودہ اند پھر اسکے بعد ایک حدیث کہ مورد اعتراض مسود نہیں ہے لاکھ
 حدیث مذکور لکھے ہیں اب انصاف شرط ہے کہ معاد عبارت صاحبِ شواہد کیا ہے اور مسود انہیں کیسی چوری کیا ہے
 دیکھیں یعنی صاحبِ شواہد موافق احادیث کے لکھے ہیں کہ رسول اللہ بشارت فرمائے کہ وہ نہ انبیا ہیں نہ شہدا
 بلکہ ان کے قرب کے سبب انبیا رشک کر گئے جیسا بادشاہی خدمتگار دوام قرب کے سبب وزیر کے ساتھ بھی حضور
 بادشاہی میں رہنے سے موجب رشک ارکان و دولت ہوتے ہیں وہ بھی میرے ہمراہ رہینگے کہ جسکے باعث انبیا
 اور شہدا کو رشک ہو گا نہ یہ کہ بنی یا مرسل ہو جاوین پس اس سے برابری کہاں ثابت ہے مثلاً رسول کو حق تعالیٰ
 فرمایا بول ای محمد میں تم سر کا بشر ہوں اس سے یہ ثابت نہیں کہ رسول کو ہم سے برابری ہو جاوے بلکہ یہ جواب تو
 کفار کو تھا اور بعض وقت رسول بھی اپنے اصحاب کو ایسی بشارت فرمائے ہیں جیسا علی کرم اللہ وجہہ کو فرمائے

نویں چنانچہ شیخ نے فرمایا ہے
 شواہد و روایات کے کتب میں
 باب کی سبب سے فرمایا ہے
 میں لکھا ہے کہ صاحبِ شواہد
 حدیث کے اس صاحب کا مرتبہ
 مرتبہ کے برابر فرمایا ہے اور
 اس پر حدیث کے اصل بیان
 کے کہ وہ ان کا اصل مقام
 علیہ السلام کا بیچنا چاہئے تاکہ
 مقام ان لوگوں کا معلوم ہو
 اور جبکہ وہ ایسی ہوسا اٹھا
 امام کی ہو گا پس ظاہر ہوا
 کہ وہ افضل سب سے ہیں اور پھر
 میں لکھا ہے کہ ایک روز حفصہ
 عبدالرحمن ایک حدیث پر
 رہے تھے اس میں اس مقام پر
 پوچھا کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ
 جہاں میرا کہ وہ برابر رہے
 کہ میں نہ ان کا مقام نہ سنکر

ادھر دیکھو کہ صاحبِ شواہد
 فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے
 کیا چیزیں مانگی ہیں
 جن سے میری دنیا و آخرت
 میں رغبت ہو اور میں
 اس سے غافل نہ رہوں

[illegible]

مان فخر و ولایت میں اور بن غریب
 ہمدانی کی انجمن مطہرات اور
 اہلالت والوہ میں کہ مقبوس اور
 جہاں دوست ہمدانی کی کتب میں اور
 کی ایک نظر اور اس کی بیادوں
 بقول سے بہتر ہی بیخے بارہ
 قدر کے بارہ ہی بیخے بارہ
 کے باب میں بیخے بارہ
 اور دونوں میں ایسے مقامات کے
 اعتقادات کو کون نہ کہیں گے
 بلکہ یہ اورین و فخر بن غریب
 ۳۶
 اور ایک بار درود و شکر و تحفہ
 بنائے گئے ہیں جیسا کہ تحفہ میں
 لکھا ہے کہ میران نے فرمایا جیسا کہ
 اور اس حضور میں بارہ شخص شہر
 بابتہ یہ جو ہے میں ایسی زبان اور
 بخار سے پاس میں جیسا کہ شہر
 انجمن میں ہے کہ اس کے مقامات
 انجمن اور مدرسہ میں ثابت کرنا باب
 انجمن میں اور گجرات، اللہ تعالیٰ
 اب باقی رہا ہے شہر کہ یہ شہر
 کہ وہ العبد نور سے ہے

عرب میں شہر کے کے اندر ایک مندر لیٹنے تجا نہ تھا کہ جبکا نام کعبہ ہی اگرچہ محدثین نے صد ماقسم کی جھوٹ جھٹلین پیدا کر کے اسکے نسبت بری تبری شرافتین بیان کی ہیں الخ پھر اسکے بعد جو جو بے ادبیان کہ جناب خاتم الانبیاء کے واسطے اُس نے بنا کیا ہی مسود نے جناب خاتم الاولیا کے لئے ادا کیا ہی یہاں تک کہ اُسے اپنی کتاب کا نام ہدایۃ المسلمین لکھا ہی تو مسود بدیہ ہمد وید مقرر کیا شاید ادب یا خوف اللہ التباس یک الف کم کیا مگر حقیقت میں قصہ تبری کا ہی کہ دروغ گوئی اور بد زبانی میں اُس سے بھی سبقت لے گیا چنانچہ یہ خادم الفقرا چند جھوٹے مسود کے یہاں تک لکھ چکا بھی ہی اور اگے اس سے تبری نظر آو گی انشاء اللہ تعالیٰ رجا مگر کشف وکرامات کہ ہمد وید و مبدم الخ ہدایت مسود اس مقولے کی سند اپنے تریے بجائی اسمت عیسوی کی کتاب سے جو نام اسکا دین حق کی تحقیق ہی لیا ہی اسے اپنی کتاب کے چوتھے باب میں ۵۶ صفحے سے ۶۶ صفحے تک لکھا ہی سوا اسکا خلاصہ یہ ہی قرآن بسبب اسمین مشین گوی ہونے اور اسکی فصاحت ہمیش زہنے کے معجزہ نہیں اور دوسرے معجزے مانند شتی القمر وغیرہ کے یہ کہیسی معجزے ہیں اور کسوقت قلم بند ہوے معلوم نہیں مگر حدیث کے کتابوں سے پایا جاتا ہی کہ محمد صاحب کے دوسو برس بعد ابن بخاری وغیرہ قرآن اور محمد صاحب کی سند کے لئے بنائے ہیں وگرنہ محمد صاف کہتے ہیں کہ میں معجزہ بتا نہیں سکتا ہوں جیسا قرآن میں ہی قل انما الایات عند اللہ انما نذیر مبین اور ایسے بہت آیات لکھا ہی اور لکھا ہی کہ لوح محفوظ میں ہی کہ محمد صاحب معجزے نہ بتا وینگے حدیث میں ہی کہ بتا انتہی اب مسود کے نزدیک خاتم الانبیاء کے معجزوں کے ثبوت کے لئے جواب جو کچھ موجود ہو ویسا ہی ہم سے بھی فرض کر لیوے الیصل ہر خلیفہ اللہ کے منکرین کا یہی پیشہ ہی پس ہمارے ماتم کی حقیقت پر یہی دلیل واضح ہی اور یہ بھی دلیل ہی کہ سب مخالفین مسود کے متعصب سمیت ترک دنیا اور تجرد اور تاثیر بیان اور وعظ قرآن کے قابل ہیں کہ سب اللہ تعالیٰ کے خلیفے اور ان کے توابع یہی حکم کئے ہیں اور انکا احوال بھی ایسا ہی تھا یا اوقیت کے چوتھے فصل میں شیخ اکبر کی فتوحات کے ۳۸ م وین باب کے حوالے سے لکھا ہی من اراد فہم المعنی الغامض من کلام اللہ تعالیٰ وکلام رسولہ واولیاءہ فلیرد فی الدنیا حتی یصیر یقبض فاطرہ من دخولہا علیہ ویرج الزوال ہاں یدہ واما مع میلہ الی الدنیا فلا سبیل لہ فہم الغوامض ابدانہ ترجمہ جو ارادہ کیا باریک معنیوں کو سمجھنے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول اور اولیاء کے کلام سے پس چھوڑ دے دنیا کو یہاں تک کہ دنیا کے آنے سے دل اسکا تنگ ہو اور دنیا کے جانے سے خوش ہو لاکن دنیا کی خواہش کے ساتھ اسکے باریکیوں کو سمجھنے رستہ نہیں انتہی لیکن علمائے دنیا پرست کو سبب حجاب جب دنیا کے اس باریکیوں کی سمجھنا صیب ہونے سے اسکو خلاف شرع

[illegible]

بہارِ نبوی
اور میں مخلص کو باوجود اس
گرفتار کی اس قدر فرست کر کہ
میں کی رائے قتل کا غم غم کی تاثیر
جو بات ہے اذن آجی پیوئی
ہوگی خدا کی طرف سے مامور ہوا
ہوگا کہ قید و دین کے غم غم کا
کا غم غم کہ یا یہ کہ کہ کہ
کا تا اور یہ اس کے زخم سے کہ
مگر حضرت امام کہ بلا سے دعا کہ یہ

و بے محنت عطاء کرے گا
 باندہ یہ باب دوم
 احوال پنج پور میں ابتدا سے
 نشو و نما سے انتہائے موت فنا
 غنا و ترقی کی آج تک بطور
 اختصار و اجمال کے منقول
 مطبع الولايت اور شاہد الولايت
 اور پنج قبضائل اور تذکرۃ اعیان
 و غیرہ کتب تاریخ و احوال و ایات ثقافت
 فن و کرامات کے

و غرض بیان سکه کو در امر زک و بزرگ داد و بابت
 دینار سکه بزرگ و بزرگ داد و بابت
 و مقصود این کی در هر مورخین
 سب تراش و خوش ارمین
 یعنی بزرگ و بزرگ
 نقلی که این بین بزرگ اودی
 فهمیده و در دم و در دم و در دم
 معجزین سکه

اور دل اس کا کھانا اور میان
دلاور خلیج نہ کہ جھابڑ

ہمیں آج ہندوستان کے اکثر ترے برے شہروں اور قریوں میں ہزاروں بلکہ لاکھوں آدمی مہدویہ آشکارا رہتے ہیں مثلاً جیسو پور جوت پور ممبئی سورت بھروچ تروہہ قہوئی احمد آباد دہولیا جھپٹالا دلوانا بڑکاؤن کھمناہٹ کھانبیل اور نکاباد دولت آباد بیجا پور پالپنور کہ وہاں کا حاکم بھی مہدوی ہی چوتھی جھوٹ چنانچہ سرینگ پٹن میں الہ بھی عجینہ عماد الدین کی پیروی ہی کہ اسنے بھی باب ششم کے فصل دوم میں لکھا ہی مثلاً تھوڑے دن گزرے ہیں کہ وہی میں ایک سخت مصیبت آئی بھلے مانس نیک بندے دورانڈیش کیسویہ گئے شریوگ جہاد جہاد کو دپڑے اسلئے نام شریواریہ گئے اور کچھ عرب کو بھاگ گئے الخ فاما عماد الدین کی جانب اس واقعہ کے بیان میں قصہ بنی اور مسود کا بیان خلاف واقعہ ہی کہ وہاں کسی کی تلوار نکلی نہ بندوق چلی چہ جا کہ توپ آریں اور لوگ مارے جاوےں حقیقت حال یہ ہی کہ مہدویہ مانند عادت مسلمانان دیندار کے نماز و تسبیح ادا کرنا چاہتے اور ان کے مخالف کفار کو عادت پر مانع صلوة و تسبیح ہوئے آخر الامر صورت جنگ کی نمود ہوئی حاکم نے مہدویہ کو کھلا بھیجا کہ تم کو یہاں کھانا پانی حرام ہی اور نماز پڑھنا منع ہی اس وقت مومنین مہدویہ نے کھلا بھیجے نماز کو مانع ہونا کام کفار کا ہی وقت نماز قدر یہی رات ہی ہم بعد نمازیہاں سے ہجرت کرتے ہیں حاکم اس بات سے خاموش رہا اور یہ لوگ بعد نماز وہاں سے کوچ کئے اسمین کسی کو شک ہو تو تاریخ حیدری دیکھ لیوے مسود و یہہ ایک ہی واقعہ لکھا ہی ہمارے قوم پر ایسے سیکڑے واقعے ہوئے ہیں کہ جب یہہ نماز و تسبیح طرف متوجہ ہوئے حسب قدرت ان کے مخالف انکو ایذا دئے اور قتل بھی کئے۔ اسی انصاف پسند و مقام نظری کہ انبیاء اور ان کے تابع کے پیرو کون ہیں اور مشرکین و کفار کی عادت کس میں ہی یہہ واقعہ بیان کرنا مسود کے لئے ایسا ہوا کہ کسی نے رسید کی جائے مشک لکھ دیا اللہ تعالیٰ دشمنوں کی طرف سے حق کو ثابت کر داتا ہی چنانچہ جھوٹ ایسے سردار خان غرے زئی الخ اس امر کا کذب اکثر حیدر آبادی پرانے لوگ جانتے ہیں کہ سردار خان میں ہر دو فوج کے مقابلے کے وقت حسب العادت گھوڑے چلائے اور داد و جان و دی کی دئے نہ بھیر پر جا کرے ہر عقلمند سمجھ سیکے گا کہ پندرہ بیس آدمی بھیر پر کس معنی کے شنگے کیونکہ بھیر پر گنا زبردست گیر و نھا کام ہی نہ اس سے عقل سے مرنے میں سپاہیوں کا نام ہی اور دولت کا بگڑات مسود سر کے فتوریوں ہوتا ہی چنانچہ سرینگ پٹن کے فتوریوں نے مہدویہ کے سردار اپنے ساتھ نہ ملنے سے حیدرنگیزی کر کے اخراج کر دئے چوتھی جھوٹ جب سب یا ستر و کھن کی بگڑ گین الخ افسوس ہی مسود کی جھوٹ لکھتے لکھتے تنگ آتا ہی حیدر آباد کی تاریخ دانوں کو نیکو روشنی کہ مہدویہ ابتدا سے حکومت آصفیہ سے عمدہ عمدہ خدمات پر معمور رہے ہیں چنانچہ راہم چند و لعل کے کئی مدت آگے بڑے امیر حبیبیا نواب دلدرا خان بہادر نواب میران یار جنگ بہادر نواب سلطان الملک بہادر

جذب بین ہوتا ہے اور اس میں
 انبیاء و مرسلین کی تفصیل اور انہی
 تفصیل کا دم مارنا القصہ عجیب است
 بہر حال کچھ پیش کیا اگر کاغذ پیش
 اور کاغذ پیش نہیں رہے تھے چاہے
 فزیز پہنچیں تک رہا کرتے تھے
 کہ اس پہنچ نہیں میں غلام گوشت
 و درخت سارے شکر سیر و ایت
 بیابا العبدی نے کھایا یوں گایا
 اس حال کے طے نہ ہوئی نہ ہو
 جس پر نہ لگا اختیار کیا

[illegible]

اسلام کا نام چار
 کو دیا تھا کہ اس کا ایک
 یہودی کو اس سے جدا ہو کر ایک
 دیگ پر خوشی میں گر کر مر گیا اور
 سب گراں کا غفلت یہودی کی
 غی کو اس کے ساتھ نہیں لیا
 اور کسی قوم کا ایک طاقتور غلام
 میں دوبارہ بھی جو کہ دیرینہ
 کے ایک زکا یہ خود کا بدنام
 نام آتش جہنم سے جل کر رہ گیا
 وقار بنا عذاب اللہ فرعون کو

من ثم وصف بعد اس کے ایک
 شہر چار بن کہ وہ اس سلطنت
 کے گات کا پہلا پھر مروجہ
 آریس ومان بھی شکوہ درک
 و پڑ کا چہا ہو بیان تک کہ وہی
 گات سلطان خود دیکھ گئے
 ارادہ آئے کا ایک لیکن وہ عالم اور
 حب عالم طاقت کے لئے مان
 اوس اور میان نظام کو اسلام
 خان میں طالب علی کہنے اور
 ہو کر براہ ہوس اور تو ایک بنی

۴۲

یہ اور بنی البیہ بنی زبیر
 شان شج کی قوت جو کہ ایک
 درنگ کا قریب خود دونوں
 اور ان کے اتحاد کے بعد
 تغیر ہو گیا تھا حالت میں
 جو پھر بعد قیامت و قیام
 وان سے بان ہو کر اس
 دولت آباد میں دار و دروگان
 وزارت اور بادشاہ کی زیارت
 کہ شہر چار کو دیکھ کر وہ
 ومان احقر نظام
 قیام و نظام کیا دانی
 من جو کہ اس قدر مذکور
 خاص خیال سے اس کی
 غریب بیان نظام اللہ
 پیدا کر کے بعد کے
 دی و اور اس قدر
 غلامی کے بعد کے
 خدا و من کی وائندہ
 نظام اور وقت و قیام

یہاں کہنا پینا ماز حرام ہی اس لئے موافق عادت انبیا اور ان کے توابع کے خصوص ہمارے بنی کے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی
 ارض اللہ واسعہ قہر ہا جبر و اقبہا پس حیدر آباد سے نکلے مہر و یہ آریہ کریمہ لایحافون لودتہ لایم کے ہمشتر کے روبرو دشمن بنی
 پنے سے کم ہی اور ان کو جب اللہ تعالیٰ کی رحمت و رضوان اور غیر جنان کی بشارت ہی ایسے مریخا کہاں غم ہی بلکہ
 ہمارے یہاں دستور ہی کہ اپنے اقربا کی شہادت کی خبر پاتے ہیں مبارکبادیان اور خوشیاں مناتے ہیں اور شیرنی
 بتراتے ہیں بلکہ سید آباد کا جنگ کہ اب حال میں ہوائی اور اس وقت کے ہزاروں آدمی موجود ہیں جانتے ہیں کہ یہیں
 آدمی تجوہ اپنی جو پانچ چار برس سے نہ ملی تھی مجھ کے نہ رہ سک کر مانگنے سے چند فادیوں نے ان کے ہتھیار چھین کے عزت
 ریزی کا قصد کرنے سے آبرو کے لئے اپنا جان دئے اور ایسی جوانمردی کئے کہ ان کے ہاتھ سے کم و بیش دو سو آدمی
 مارے گئے اور باقی عرب روئے پانچ چار ہزار آدمی ایسا بھاگ گئے دیوان کی سواری فقط کہا روں کے حوالے رہی
 بلکہ کئی عرب و غیر انکی شمیر برق نظیر کی تاب نہ لا کر با در یونین گر کر مر گئے افسوس اس امر سے ہی کہ یہ واقعات بیان کرنے
 مسود کو شرم نہ آئی القصہ معلوم ہووے کہ موجب تحریر اس امور کا یہہ ہی کہ مسود ابن امور کو بہت کذب و افتراء کے ساتھ
 بیان کیا لہذا ہلکو بھی حتی بات ظاہر کر دینا لازم آیا اور ان امور میں مسود جیسا کاذب و متعصب ہی ویسا ہی تحریف
 دلائل وغیرہ میں جبری ہی چنانچہ حدیث لا تمنا لقا والحدو کے معنی میں تحریف کیا ہی ارشاد و الساری فی شرح صحیح بخاری
 کے باب کراہت التمناء والحدو میں اس حدیث کے نیچے لکھا ہی ولاینا فی ذلک تمنی الشہادۃ یعنی یہ حکم شہادت
 کی تمنا کو مانع نہیں مسود جب میں نے اپنی جان کی خوف سے شاید تمنا سے شہادت کو مکرہ جانتا ہی اور بندگی میں
 شج علای رحم کا قصہ خود اسکی تحریر سے معلوم ہوتا ہی کہ غلط لکھا ہی یعنی جناب شج موصوف م بادشاہ کے روبرو
 علمائے مخالفین سے بحث میں عاجز ہوتے باوجود اعدائے علمائے لصوص الدین کے اسیریت شج نہ کو قتل کیوں
 نہ کروانا اور شج م مخالفات شرعیہ و عطف قرآن میں بیان کرتے قہر سکرا پادشاہ متاثر کیونکر ہوتا بلکہ یہ مسود کا بیان
 خلاف واقع ہی دلیل اسکی یہہ ہی کہ مذہب کے مناظر کے وقت و عطف قرآن کیا معنی رکھتا ہی علمائے مناظرے میں عاجز
 ہونے سے شج نہ کو قتل نہیں کیا اور علمائے کہا کہ میں خون ناحق کے لئے رخصت نہ دینگا۔ اب مسود کے تعصب
 عناد کے دلائل کا بیان ہی ہر شخص جانتا ہی جب کسی کو کسی کے ساتھ دشمنی ہو ہر ہمارے مخالف کا عیب نظر آتا ہی اور
 اپنے مخالف کی بدنامی و نقصان کے در پی رہتا ہی یہاں تک کہ بعضوں نے اپنے مخالف کے قصد نقصان سے
 اپنے جان تک بھی دریغ نہیں کئے ہیں چہ جائے کہ برابریں پہلی دلیل مسود کا ہمپر بہتان کرنا اور اکثر امور میں اسکا
 جھوٹ بولنا ہی چنانچہ قصور اوپر کوٹنے کے طور پر ذکر ہو اور دوسری دلیل یہہ کہ گت اب مذہب کے مناظرے میں ہی چاہا

یہاں کہنا پینا ماز حرام ہی اس لئے موافق عادت انبیا اور ان کے توابع کے خصوص ہمارے بنی کے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی
 ارض اللہ واسعہ قہر ہا جبر و اقبہا پس حیدر آباد سے نکلے مہر و یہ آریہ کریمہ لایحافون لودتہ لایم کے ہمشتر کے روبرو دشمن بنی
 پنے سے کم ہی اور ان کو جب اللہ تعالیٰ کی رحمت و رضوان اور غیر جنان کی بشارت ہی ایسے مریخا کہاں غم ہی بلکہ
 ہمارے یہاں دستور ہی کہ اپنے اقربا کی شہادت کی خبر پاتے ہیں مبارکبادیان اور خوشیاں مناتے ہیں اور شیرنی
 بتراتے ہیں بلکہ سید آباد کا جنگ کہ اب حال میں ہوائی اور اس وقت کے ہزاروں آدمی موجود ہیں جانتے ہیں کہ یہیں
 آدمی تجوہ اپنی جو پانچ چار برس سے نہ ملی تھی مجھ کے نہ رہ سک کر مانگنے سے چند فادیوں نے ان کے ہتھیار چھین کے عزت
 ریزی کا قصد کرنے سے آبرو کے لئے اپنا جان دئے اور ایسی جوانمردی کئے کہ ان کے ہاتھ سے کم و بیش دو سو آدمی
 مارے گئے اور باقی عرب روئے پانچ چار ہزار آدمی ایسا بھاگ گئے دیوان کی سواری فقط کہا روں کے حوالے رہی
 بلکہ کئی عرب و غیر انکی شمیر برق نظیر کی تاب نہ لا کر با در یونین گر کر مر گئے افسوس اس امر سے ہی کہ یہ واقعات بیان کرنے
 مسود کو شرم نہ آئی القصہ معلوم ہووے کہ موجب تحریر اس امور کا یہہ ہی کہ مسود ابن امور کو بہت کذب و افتراء کے ساتھ
 بیان کیا لہذا ہلکو بھی حتی بات ظاہر کر دینا لازم آیا اور ان امور میں مسود جیسا کاذب و متعصب ہی ویسا ہی تحریف
 دلائل وغیرہ میں جبری ہی چنانچہ حدیث لا تمنا لقا والحدو کے معنی میں تحریف کیا ہی ارشاد و الساری فی شرح صحیح بخاری
 کے باب کراہت التمناء والحدو میں اس حدیث کے نیچے لکھا ہی ولاینا فی ذلک تمنی الشہادۃ یعنی یہ حکم شہادت
 کی تمنا کو مانع نہیں مسود جب میں نے اپنی جان کی خوف سے شاید تمنا سے شہادت کو مکرہ جانتا ہی اور بندگی میں
 شج علای رحم کا قصہ خود اسکی تحریر سے معلوم ہوتا ہی کہ غلط لکھا ہی یعنی جناب شج موصوف م بادشاہ کے روبرو
 علمائے مخالفین سے بحث میں عاجز ہوتے باوجود اعدائے علمائے لصوص الدین کے اسیریت شج نہ کو قتل کیوں
 نہ کروانا اور شج م مخالفات شرعیہ و عطف قرآن میں بیان کرتے قہر سکرا پادشاہ متاثر کیونکر ہوتا بلکہ یہ مسود کا بیان
 خلاف واقع ہی دلیل اسکی یہہ ہی کہ مذہب کے مناظر کے وقت و عطف قرآن کیا معنی رکھتا ہی علمائے مناظرے میں عاجز
 ہونے سے شج نہ کو قتل نہیں کیا اور علمائے کہا کہ میں خون ناحق کے لئے رخصت نہ دینگا۔ اب مسود کے تعصب
 عناد کے دلائل کا بیان ہی ہر شخص جانتا ہی جب کسی کو کسی کے ساتھ دشمنی ہو ہر ہمارے مخالف کا عیب نظر آتا ہی اور
 اپنے مخالف کی بدنامی و نقصان کے در پی رہتا ہی یہاں تک کہ بعضوں نے اپنے مخالف کے قصد نقصان سے
 اپنے جان تک بھی دریغ نہیں کئے ہیں چہ جائے کہ برابریں پہلی دلیل مسود کا ہمپر بہتان کرنا اور اکثر امور میں اسکا
 جھوٹ بولنا ہی چنانچہ قصور اوپر کوٹنے کے طور پر ذکر ہو اور دوسری دلیل یہہ کہ گت اب مذہب کے مناظرے میں ہی چاہا

سب سے طلب کیا تھا۔
 انہی میں سے ایک نے یہ سیدھا ہی
 عقیدہ رکھا کہ جو دوسرے
 عقیدہ رکھنے والے کو کفر سے
 زائد کا لفظ نہیں رکھتا
 یہی کتاب میں مذکور ہے
 اور غرضی علامہ الدین نے
 دینا کے لئے یہاں سے لے کر

کہ اس میں دلائل عقلیہ و نقلیہ ہمارے مذہب کے اصول متفقہ کے بطلان پر بیان ہوں نہ یہ کہ خلق کو اغواء سے عداوت
 ہمارے اس قول پر نصف کے نزدیک مسود کی نام کتاب دیں ہی اگر کوئی بادی النظر سے دیکھو تو باب دوم فقط
 اسی بیان میں ہی آخر کار مسود یہ لکھا ہی جب اسلام ضعیف ہوا اور سلاطین اسلام میں طریقہ احتساب و اجراء احکام کا
 مفقود ہو گیا جو عداوت مذہبی کہ اس قوم کے ساتھ تھی حکام کے دلوں میں باقی نہ رہی الخ پس یہ ہر صاف اغواء سے فساد
 ہی نہ انصاف دینی کی داد۔ تیسری دلیل یہ کہ حاکم کو فقط ہمارے مذہب کے لئے فساد کا اغواء دیا ورنہ اور مذاہب
 بھی ہیں کہ انکو مذکور نہ کیا اگر اسکو عداوت دینی تھی یوں لکھتا حکام کے دل سے محبت دینی اور عداوت مذہبی کہ اہل ہوا
 سے تھی جاتی رہی تاکہ شمول عام ہو جو تھی دلیل یہ کہ لکھا ہی بھیجی مقتضاے شرارت کے کہ مقتضا اس مذہب کا ہی الخ
 جانے شرارت کو مقتضاے مذہب مقرر کرنا عین عداوت و محض شرارت ہی یعنی شرارت ایک صفت روزیہ ہی کہ
 صاف گالی ہی مقتضاے مذہب کیونکہ ہو سکتی ہی با این مسود لکھتا ہی کہ انکو حکومت نہیں غریب فقیر مغلوب ہیں
 اور انکو ہر جا سے بسبب شاعت مذہب کے اپنے لوگ یعنی مسود کے مار مار نکال نکال کر رہے ہی انصاف پسند
 پھر شرارت کا معنی کیا ہی معلوم ہوا اگر مذہب کو ظاہر کرنا ہی تو سب زمانہ شر رہا اگر اپنے مخالف سے عند الضرورت
 جہاد کرنا ہی تب بھی کوی فرد بشر اس سے خالی نہیں اگر گنہگاری ہی تو خود مسود اس میں مبتلا ہی کہ جھوٹ اور افترا
 کہ گناہ عظیم ہی اس سے صادر ہی اور دوسرے گناہان کہ منشا انکا دنیا داری ہی جہان کو دنیا داری زیادہ ہی ان
 گناہان بھی زیادہ ہیں جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی انما امواکم واولادکم فتنۃ اور رسول فرماتے ہیں قرآن ہوں میں کہ تم یہ
 دنیا کو پیش جیسا تم سے انگلیوں پر بیٹھے ہیں اور ہلاک ہو تم اسکے سبب جیسا اگلے ہلاک ہوئے یعنی گناہوں کے سبب
 اور فرماتے کہ جب دنیا سب گناہوں کا ہی مسودہ تو ہمارے مذہب میں مطابق کتاب و سنت کے کفر ہے۔
مسود کے باب سوم کار و۔ رجا حقیقت حال یہ ہی کہ قاعدہ ستم رنج ہدایت
 سلمنا ما قال المسود ہمارے ماتم میں سب علامت بطور ماہیت شرعیہ کہہ ممیزہ حج تھے کہ اسکی تحقیق انشاء اللہ تعالیٰ
 قریب بیان ہوگی رجا جہدویہ اس طریق اثبات مسلم الثبوت کو ترک کر کے الخ ہدایت پہلے یہ بات معلوم کرنا
 کہ دعویٰ بے دلیل کذب محض ہی خلاصہ اور تفصیل اسکی یہ ہی کہ حدیث کی صحت و سند خاص مجتہد کے لئے سزاوار
 ہی نہ دوسرے کو اور ائمہ مجتہدین سے اس امر میں کوئی سند مخصوص پائی نہیں جاتی اس لئے اکابرین علما متفقہ میں کہ
 اس امر میں توقف رہا بسبب اختلاف روایات اور عدم سند و تحقیق مجتہدین کے چنانچہ امام سعد الدین
 نقاشانی شرح معاصد کے آخر ذکر جہد ہی میں لکھتے ہیں مذہب العلماء الی انہ امام عادل من ولد فاطمہ نہ غیبا تخیل

نہ اس سید گلیہ و دراز سے لے کر
 زبان سے نصیحت ہو کر نصیحت
 اسے ایک بوجہ سے مذہب کا
 پونچھا اور مان سے جواز پر
 پھر رازانہ لفظ کے ساتھ
 حق منان کے حق ختم میں
 اور پھر کتنا کہ حدیث کا
 خلق کس و مقام کے درمیان
 گلیہ اس کے اپنے لیے ہی
 نظام میں دعویٰ میں ہستی ہو
 لوم کا ایک اور میان نظام
 قاضی علامہ الدین اسناد حدیث
 اور کہ جب بیت کی تاکہ یہ وقت
 بھی ادا ہو جاوے اور بوسا کو
 دو گواہ ہیں اور یہی فرمایا
 یہ دعویٰ ہو پھر وہاں حضرت
 آدم کی زیارت کو گئے اور کہا کہ
 میں نے بابا آدم سے ملنے کی آرزو
 نہ تھی کہ کہ خوش آمدی صفا
 آمدی پھر فریاد زیارت رسالت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فقط
 اس کے بھٹکے نام و اجرت کا
 جو سارا کہ چہاں پر سوار ہو کر
 نذر دو گواہ پر راز کر دین
 ملک کو ان میں ہوا تھا بادیں
 اگر کسی خان خان سالار میں
 زبیر دروازہ خال پورسا
 غلام بوسا میں ہی اٹھارہ بیٹے
 پہنکا اتفاق ہوا اور ہر دو
 دولت کا شروع کیا اور ملک
 رہا ان الدین غلام بن

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

یہ لوگ تقاضا میں ہیں
چنانچہ پارس خاطر اس کے دوبار
اس سے پہلے دعویٰ کیا تھا کہ
بعد اس کے سکتا اس انتخاب
اس چندین امر انتخاب
سے کمال امر کیا شیخ جعفر
پورے اور فرما کر فوجی تھا
بار بار حکم خدا بلاد اسطہ تھا
وہی حکم کرینے لانا چاہا نہ ہون
۴۵
دعویٰ ہمد میت کہانی میر
و کہلا بہن و ظلال میں کا
کہ لگا اس واسطے میں بھون
و دعویٰ کہتا ہوں کہ
و ناقبتی بین و دہندہ اور
ایسا کہ آدو دہندہ اور
کہا کہ تو کہ ہمد میت اس وقت
میں ہو کہ وہ کا فری اور میں
یہ واسطہ احکام

[illegible]

۱۔ علمائے اسلام میں عام کر کے
 ۲۔ علمائے اسلام میں عام کر کے
 ۳۔ علمائے اسلام میں عام کر کے
 ۴۔ علمائے اسلام میں عام کر کے
 ۵۔ علمائے اسلام میں عام کر کے
 ۶۔ علمائے اسلام میں عام کر کے
 ۷۔ علمائے اسلام میں عام کر کے
 ۸۔ علمائے اسلام میں عام کر کے
 ۹۔ علمائے اسلام میں عام کر کے
 ۱۰۔ علمائے اسلام میں عام کر کے

دھڑلے سے لڑنا اور
 ہنگامہ نہ ماریا
 اس کا بیان ہے کہ وہ اپنے
 سے گلی اور دھڑلے سے
 نہ اڑنے لگا تھا بلکہ
 بعد ہندوؤں کے کہ وہ ہندو
 کی جانب سے ہندوؤں کے
 وہاں بھی یہی باتیں
 کہ اول ایک ہندو دار
 اگرچہ نام نہ لے کر
 جیسا کہ ایک ایک کو
 سب سے پہلے کہ ایک ایک کو
 تیار کر کے ایک ایک کو
 بعد اس کے ایک ایک کو
 بکال و بدوہ واسطے دریا
 کیفیت کے بڑے دریا
 علاقہ کے متعلق شہزادہ
 علما کو اجازت دی کہ اس میں
 کا کہیں چنانچہ علما نے
 سوال جواب شروع کر کے اور
 امیر و دولوں نے یہ نام
 ہندوؤں میں بادشاہ فرما کر

سبب تصدیق اور صحبت کے وہ علم و مرتبہ حاصل کئے کہ مافوق اصحاب صفہ بلکہ ہم قدم خلفائے راشدین امراء مومنین رضی اللہ عنہم جمیع کے بیگنے مانند بنگمیان شاہ و لاؤر کے کہ جن سے اکثر علما مانند میان عبد الملک سجاولی صاحب سراج الابصار کے اخذ علم ظاہری جیسا بیان قرآن اور حصول علم باطنی یعنی علم سلوک کئے ہیں خبر سیادت بتوشیق تمام دئے اور ان کے بعد ان کے تابع کہ ہر فرد انکا مثل خواجہ حسن بصری کے تھا اسی طور سے خبر دئے اور ان کے بعد بھی طبقہ بعد طبقہ ہزاروں آدمی کہ عبادت و ریاضت اور اخلاق سے ان کے ہر چند احتمال کذب مقصور نہیں اسی کی توثیق و تصدیق کئے اور ان کے مخالفین مذہب جو امام کے ہم نسب ہیں ان کے شجرات بلکہ بعض غیر نسب و غیر مذہب کے شجرات بھی موافق ہیں پس خبر متواتر کا یہی معنی ہی جیسا خبر وجود خضر اور سخاوت حاتم اور عدالت کسری متواترات سے ہے اگر کوئی کہے تمہارے ہندی کی سیادت کی جو خبر دئے ان کے معتقد و مرید ہونے کے سبب کالہ علی ہیں ان کا قول بدوہ سری شہادت کے معتبر نہیں تو جواب اسکا وہی ہی جو شیخ کو بشارت شجین کی اثبات میں تم دو گے بلکہ کل انصاری و یہود و او مشرکین جناب رسالتا بن ان کے مومنین کئے یہی کہتے ہیں پس انکو تم جو جواب دو گے وہی جواب ہمارا ہی با این شجرات غیر مذہب کہ بعضہ ان سے ہم نسب اور بعضہ غیر نسب بھی گواہ ہیں اور اگر کہیں کہے کہ یہاں شجرات غیر نسب جیسا کہ ہے ویسا کہہ لئے ہوں اور ہم نسب بھی جیسی نسب تیار کر لئے ہوں تو ہم کہتے ہیں کہ اکثر اہل تاریخ کو امور مختلفہ غلبہ و شک و غیرہ اپنے کتب میں لکھنے کی عادت ہی نہ شجرات میں کیونکہ جو امر صحیح ہو اسی کو داخل شجرات کرتے ہیں تاکہ اپنے نسب و غیرہ کے خاص اخبار مورد اعتراض نہ ہیں اور ہم نسب اگر جیسی نسب بنالین تو اسما بطون متعددہ کیونکہ برابر ہو سکتے ہیں اور اب ہم مسودے پر چھتے ہیں کہ عمدۃ المطالب لطائف اثر فی کے مولف جو اپنی کتاب میں لکھے ہیں ان کا مشاہدہ ہی یا الہامات میں یا جمع اول کے دوام کہنا سرسر کذب ہی کہ وہ اپنے اگلے زمانوں کے کیفیات اور محالعات واقعات کئی لکھے ہیں مثلاً خواجہ محبوب بھانی قدس سرہ کی سیادت کو عمدۃ المطالب میں صاف اترا دیا ہی جیسا مسودہ بیان کیا اگر سمع کو قبول کر لیں اپنے دلائل کو اپنی بے اعتبار کہنا لازم آیا الزم بالازام اور شجرات کہ جن میں ہمارا امام کا نسب مذکور ہی بدوہ مذکور صاحب ساکن میسور بہرگان شاہ صاحب و فیہ ساکن مدراس کا شجرہ ہی یہ ہم نسب ہیں اور غیر نسب اولاد خواجہ سید محمد گدیو دار قدس سرہ اور سید امیر اللہ شاہ حسینی رضوی سجادہ مکان ہم کندہ جاگیر دار میلدارم متعلقہ کہ ہم مرت یہ سب اکابر میں شایعین ہیں اور شجرہ والی کر فوئل وغیرہ اگر کوئی کہے ہم نسب بھی اپنا نسب نامہ بنا لئے ہوں تو ہم کہتے ہیں انکا نسب نامہ بھی جیسی ہو تو اسما و آبا، علوی از عبد اللہ تا امام موسی کاظمؑ برابر کہیا ہو سکتے ہیں نکتہ رسولؐ اسم امیر اسم ابی جو فرما سے ہیں اس سے یہ اشارہ ہی معلوم ہوتا ہے کہ جیسا رسولؐ کی نسب میں عدنان سے اور پھر ان کا نسب تفرقہ دالے ہیں ایسا ہی ہندی کا بیان

ہندوؤں کے کہ ایک ایک کو
 سب سے پہلے کہ ایک ایک کو
 تیار کر کے ایک ایک کو
 بعد اس کے ایک ایک کو
 بکال و بدوہ واسطے دریا
 کیفیت کے بڑے دریا
 علاقہ کے متعلق شہزادہ
 علما کو اجازت دی کہ اس میں
 کا کہیں چنانچہ علما نے
 سوال جواب شروع کر کے اور
 امیر و دولوں نے یہ نام
 ہندوؤں میں بادشاہ فرما کر
 حضرت سید محمد گدیو دار
 بادشاہ نے جو اس کے دربار
 حقیقت حال کے واسطے کہ
 علما نے مذکور بنائے اگرچہ
 کیا کیفیت اس کے واسطے
 بحث دلائل میں تفصیل
 انشا اللہ تعالیٰ جب فراہ
 میں جن جیسے گزشتہ مذکور
 بیان قسمت کو نصیر ہے
 انچادھن کو دلیس گئے
 اور بیان خود شریف شریف
 کہ شہزادہ امیر اللہ شاہ
 سے جیسا کہ بارادہ تاس
 تو کہی شہزادہ بارادہ تاس
 سلطان محمود کی سکا
 سے جیسا کہ شہزادہ تاس
 آئے اور بارادہ تاس
 گجرات نے واسطے شریف
 براہ میان قسمت کے واسطے
 کہنے سے راہ میں جیسا

سب سے پہلے تحریف تسلیم کیا الخ اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ ہمارے امام سے لیکر آج تک سب اہل بیت کی تسلیم کرتے ہیں کہ
مہدی کا نام مانندی کے محمد اور جہدی کے باب کا نام مانندی کے باب کا نام کے عبد اللہ ہونا ضروری پھر بلا وہ مسود
کی بیہ ہی کہ اس عبارت کے تمام کے آدھی سطر بعد لکھتا ہے کہ سب متاخرین اپنی کتابوں میں الخ اگر ہمارے امام کے باب کا
نام عبد اللہ نہ ہوتا فقرہ اول کو بلا تاویل کیوں تسلیم کرتے جیسا فقرہ ثانی کو تاویل تسلیم کئے ویسا ہی اسمین بھی کرتے رہا
چنانچہ تاریخ کے کتابین الخ ہدایت کذب اس بات کا بدیہی ہی کہ پہلے ہمارے یہاں تاریخ کے کتابوں میں مطلع
الولایت نبی ہی اسکی حقیقت مسود دلیل اول میں لکھ چکا ہے کہ اسمین سید عبد اللہ موجود ہی اور سراج الابرار ایجاز الایالات
حجت اثبات جہدیت کی کتابین ہیں چنانچہ آگے ذکر ہوگا رجا جس جگہ کہ احادیث موافق الخ ہدایت یہ بھی حجت
اور اقربا ہی کہ مسود اور لکھتا ہے جہدی سے لیکر یہاں تک اسمین یعنی حدیث مذکور کے پچھلے فقرے میں طرح طرح کے تاویلین
اور تحریفین کرتے ہیں الخ پھر لکھتا ہے کہ بالکل نام نہ لیا وہ جب اپنے کلام کی خبر اتنے قریب کی ہو اور ایک ہی صفحے میں
کہیں کچھ کہیں کچھ لکھ دیوے تو اس مثل کے موافق ہی کہ دروغ گویم بروی تو بلکہ خبر دیکھو تو ساری کتاب ایک فقرہ طوفا
اور مجمع کذب و بہتان ہی الحاصل صاحب سراج الابرار مطابق قول مسود کے پچھلے فقرے کی تاویل یہ لکھے ہیں -
ثم اعلم ان مقصود الشيخ من ايراد الحديث ان المهدي عجل الله الارض كلها قسطا وعدلا كما ملئت جورا وظلما يعني لا يوجد الجور
والظلم في الارض اصلا وهذا المعنى لم يوجد في زمان من ادعى انه المهدي فلا يكون جهدا يافقت على هذا المعنى الحديث مما رواه
من الكتاب والسنة الصحيح منها قوله عن ثوبان رضي الله عنه قال قال رسول الله اذا وضع السيف في امتي لم يرفع عنها الى يوم
قائم زمان يخلص لا ملائمة القسط والعدل في كل الارض لان السيف لا يكون الا بين اهل العدل واهل الظلم والجور ولا يزال
المقاتلة بين اهل الحق وغيره فبين ان الظلم والجور لا يغنيان ابداء عن كل الارض ومنها قوله لا يزال طائفة من امتي يقاتلون
على الحق ظاهرين الى يوم القيامة هذا الحديث مذکور فی المسلم عن جابر بن عبد اللہ فاعلم ان مقاتلة الطائفة على الحق دليل
على ان الطائفة الاخرى على الباطل والظلم والجور فاي ظلم وجور اعظم من المقاتلة مع اهل الحق وهو ثابت الى يوم القيامة
بلفظ الحديث فبين ان ملائمة القسط والعدل في الارض كلها يعني الجور والظلم غير ممکن فمن حمل الحديث على هذا المعنى فقد
جهل ومنها ما قال الامام الزاهد تحت قوله تعالى يا عيسى اني متوفيك ورافعك الالية قد اخبر النبي صلعم انه نزل من السماء
حين يخرج الدجال اللعين ويدور في العالم وقع القحط واشتد الامر واجتمع المؤمنون بكة والدينية وبلغ اللعين افاق الارض
غير مكة والمدينة فاذا قصد مكة نزل عيسى من السماء بكة وصلية الصبح بالجماعة مع قليل من المؤمنين ثم يخرج الى قتال
الدجال مع من معه من المؤمنين الى هنا كلامه فانظر ايها النصف لو كان المهدي ملكا حين خروج الدجال لما ملك

میں یہاں مہدی کا نام نہ لیا گیا
تکذیب کو چھوڑ کر باطل کا
ادعا کا گازی ہو ڈال کر کچھ
بادشاہ موصوفے کے گئے بادشاہ
سننے کا یا کہ اس کا جس میں
چنانچہ ایک مدت تک جس میں
رہے یہاں تک کہ سلطان بہادر
دھن کی اور سلطان بہادر
فٹ نہیں ہوا جب یہ بادشاہ
فٹ نہیں ہوا فٹ نہیں
سب سے پہلے تحریف تسلیم کیا
مہدی کا نام مانندی کے محمد اور
کی بیہ ہی کہ اس عبارت کے تمام
نام عبد اللہ نہ ہوتا فقرہ اول کو
چنانچہ تاریخ کے کتابین الخ ہدایت
الولایت نبی ہی اسکی حقیقت
حجت اثبات جہدیت کی کتابین ہیں
اور اقربا ہی کہ مسود اور لکھتا ہے
اور تحریفین کرتے ہیں الخ پھر
کہیں کچھ کہیں کچھ لکھ دیوے
اور مجمع کذب و بہتان ہی الحاصل
ثم اعلم ان مقصود الشيخ من ايراد
والظلم في الارض اصلا وهذا المعنى
من الكتاب والسنة الصحيح منها
قائم زمان يخلص لا ملائمة القسط
المقاتلة بين اهل الحق وغيره فبين
على الحق ظاهرين الى يوم القيامة
على ان الطائفة الاخرى على الباطل
بلفظ الحديث فبين ان ملائمة القسط
جهل ومنها ما قال الامام الزاهد
حين يخرج الدجال اللعين ويدور في
غير مكة والمدينة فاذا قصد مكة
الدجال مع من معه من المؤمنين الى

میں یہاں مہدی کا نام نہ لیا گیا
تکذیب کو چھوڑ کر باطل کا
ادعا کا گازی ہو ڈال کر کچھ
بادشاہ موصوفے کے گئے بادشاہ
سننے کا یا کہ اس کا جس میں
چنانچہ ایک مدت تک جس میں
رہے یہاں تک کہ سلطان بہادر
دھن کی اور سلطان بہادر
فٹ نہیں ہوا جب یہ بادشاہ
فٹ نہیں ہوا فٹ نہیں
سب سے پہلے تحریف تسلیم کیا
مہدی کا نام مانندی کے محمد اور
کی بیہ ہی کہ اس عبارت کے تمام
نام عبد اللہ نہ ہوتا فقرہ اول کو
چنانچہ تاریخ کے کتابین الخ ہدایت
الولایت نبی ہی اسکی حقیقت
حجت اثبات جہدیت کی کتابین ہیں
اور اقربا ہی کہ مسود اور لکھتا ہے
اور تحریفین کرتے ہیں الخ پھر
کہیں کچھ کہیں کچھ لکھ دیوے
اور مجمع کذب و بہتان ہی الحاصل
ثم اعلم ان مقصود الشيخ من ايراد
والظلم في الارض اصلا وهذا المعنى
من الكتاب والسنة الصحيح منها
قائم زمان يخلص لا ملائمة القسط
المقاتلة بين اهل الحق وغيره فبين
على الحق ظاهرين الى يوم القيامة
على ان الطائفة الاخرى على الباطل
بلفظ الحديث فبين ان ملائمة القسط
جهل ومنها ما قال الامام الزاهد
حين يخرج الدجال اللعين ويدور في
غير مكة والمدينة فاذا قصد مكة
الدجال مع من معه من المؤمنين الى

[illegible]

اس بات کو ملحوظ رکھ کر اس

مسلم سمجھا چنانچہ اسی رسالہ مردودہ کے متعدد جوائنٹین سیادت اور نام وغیرہ کا قرار بھی کیا ہی اور قاضی مسیح نے جسے مستان میں
ہے یہ اپنی کتاب مخزن الدلائل میں اس حدیث کو تفصیل نام بیان کئے ہیں کہ اول کتاب ہمارا امام کے ثبوت میں تابعین سے
وہی بنی ہی رجا بلکہ صاحب ثواب الاولائے نے مان کا نام بھی الخ ہدایت یہ کذب فحش ازما قدم ہی صاحب
مطلع الاولائے یہ لکھے ہیں والدہ آنحضرت تیز عقیقہ صالحہ مدام شیخ بودندشی در ثلث اخیر معاملہ دیدند کہ آفتاب از
آسمان در گریبان خود فرو دامدہ بالا سوی آسمان رفت و بروایتی ماہ از آسمان در گریبان خود فرو دامدہ بالا سوی
آسمان رفت نام بی بی آمنہ بود نام بی بی آھا ملک میان سید عثمان بعد معاملہ مذکور داشتند انتہی پس دیکھئے کہ صاحب
ثواب نے ہی لکھا ہی کہنا کتابرا جھوٹ ہی اس پر یہ بھی آپ لگا دئے کہ صاحب طلع الاولائے فقط آھا ملک لکھا ہی
دروغ بروغ اپکی تحریر سب ایسی ہی ہدایہ اللہ الخیر رجا ان کے جہدی نے کہی یہ دعویٰ نہ کیا بلکہ ایت
جواب اسکا خود مسود کا اقرار ہی کہ اسی بحث میں اوپر گذرایئے لکھا ہی کہ غرض کہ یہ حدیث جہدیوں اور ان کے
جہدی کے نزدیک مسلم اور صحیح ہی الخ پس غور کریں کہ باوجود مخالفت صریحہ کا یہ کیوں تسلیم کرتے خصوصاً فقرہ اول کو کہ
جسین اسم بید اسم ابی داخل ہی اسی سے معلوم ہوا کہ ہمارے امام کا دعویٰ اپنے باپ کا نام ہی عبد اللہ ہونے پر پڑھا
کہ اس حدیث کو تسلیم کئے اور سید خان آپ کا عرف چنانچہ خود مسود کا عرف زمان خان اور نام ابو رجا محمد اور اس
خادم الفقرا کا عرف شاہ صاحب میان اور نام سید شاہ محمد اور عرف والد امجد قدس سرہ کا حضرت سید میان صاحب
اسم مبارک سید احمد بلکہ ہمارے یہاں کج سبب ہونے کا نام ایسے ہی ہیں اور یہ سود بن اولاد کے خود بخود رجا کا باب کیونکر
نگینا لاکن انصاف نامے کے حوالے سے مسودے جو لکھا ہی اسمین تبدیل و تحریف کیا ہی یعنی لکھا ہی کہ انہوں نے جواب
کہ رسول خدا کے باپ مرد کا فر تھے انکا نام عبد اللہ کیوں ہو سکتا ہی الخ یہ سراسر تبدیل و تحریف ہی انصاف نامے کی
عبارت یہ ہی پدر رسول مرد کا فر بود عبد اللہ چون باشد محمد عبد اللہ است جہدی نیز عبد اللہ باشد امام کے کلام
میں عبد اللہ چون باشد سے مراد نام کی یعنی علمیت کی نہیں بلکہ عبد اللہ حقیقی سے غرض ہی حبیب اللہ تعالیٰ فرماتا
ہی فادخل فی عبادی و ادخل جنی ای فی خیر بنی کما صرح فی الصراح یہ فرمان اس مانند ہی کہ رنگی کا نام قر ہو تو کسی
کہا کہ رنگی سیاہ است قر چون باشد یوسف قر است پس بیان تبادر ذہنی یہ ہو گا کہ اسکی علمیت کا انکار ہی کیونکہ
یوسف قر باشد سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ غرض مستحکم کی وصف حاصلہ سے ہی نہ علمیت فاصلہ سے اسی لئے ہمارے
امام فرماے کہ محمد عبد اللہ است و جہدی نیز عبد اللہ باشد علیہا السلام ایسا ہی اشارہ سہو کا تب سے بھی ہی کہ کتاب
رسالت اب آپ فرماے ہیں اکتب ہذا قاضی علیہ محمد رسول اللہ فقال سہل واللہ لو کنتم انکم رسول اللہ ما صدنا

سید شمس الدین خاں کو صاحب دار
اور میر تقی میر کو صاحب سخن اور سید محمد علی
داق کو صاحب دوا اور سید محمد علی
تقی محمد دوا اور سید محمد علی
سید محمد علی کو صاحب دار
اور سید محمد علی کو صاحب سخن
اور سید محمد علی کو صاحب دوا
اور سید محمد علی کو صاحب دار

یہ لوگ غلام گروہ کی بات چیت ہم سے
اور وہ ان کے قہر دیدہ مزدوشت
ہل اسلام سے ہر انسان کو کتنی
پناہ میں آئے جب اختلاف ہم
پڑی کچھ خافہ داخل ہو گیا
چہر دیدہ ہو سکے اور کچھ کہنے
تسلی پر مبنی رہے جب خافہ
مذکورین کی صفائی باریک بینی
کے ساتھ بواسطہ راجہ جیو
کے درباری آخافہ مہرجن کا
میں مکتوب

اس مذہب کی ایک نیا نیا چیز
 ای کہ کیا ہی اور نہ تو کوئی
 جاننا ہی کہ کون بن لایا ہو
 میں جانی پاکت و خود بنی اور
 اکثر صاحب خودت بھی میں اور
 سبب اسباب تو اگر کتب اسلام
 فیض ہو اور سلامتی اسلام
 میں مایہ اعتدال و برکت
 احکام دین کا مفقود ہو گیا
 جو عدوت بنی کہ اس قسم

عن البعث ولا فناء تک و لکن اکث محمد بن عبد اللہ فقال النبی و اللہ تعالیٰ رسول اللہ وان کذبتمونی اکت محمد بن عبد اللہ
 بیت اللہ سے اور نہ جس کے ہم سے اور لاکن کذبتمونی عبد اللہ نہیں فرماتے ہی اور محمد بن عبد اللہ تعالیٰ ہے کہ میں سچا ہوں خدا کا نبی ہوں اور اگر جہاں تک
 یہ حدیث مشکوٰۃ کے باب الصلح میں مسور بن حنفہ اور مروان بن حکم کی روایت اور بخاری کی صحت سے ہی اور باب الکتاب
 الی الکفار میں ابن عباس کی روایت اور بخاری کی صحت سے ہی کہ رسول پر قل کو عنایت نامہ یوں لکھوے لعلم اللہ الرحمن الرحیم
 من محمد عبد اللہ و رسولہ الی پر قل الم اور ہمارے امام یوں فرماتے کا موجب یہ ہے کہ آپ کو معلوم تھا کہ وہ سوال کرنے والے کبھی
 ایمان لائیو الے نہیں فقط ارادہ انکا اعتراض و الزام کا ہی اگر صاف فرماتے کہ میرے باپ کا نام محمد ہی تو وہ اعتراض
 کرتے کہ تم کو بادشاہت کہاں ہی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ساطیلین اس امر کے تصدیق سے باز رہے ہیں جیسا پیغمبر سے ان
 معجزوں کے ساطیلین جو آگے قریب انکا ذکر آئیگا باز رہے اور اب بھی ویسا ہی سودا اور دوسرے منکرین کا مقولہ ہی اس لئے
 ہمارے امام نے کلام کو اسی پر قطع کے چنانچہ اللہ تعالیٰ انہی کا فر رسول سے معجزہ طلب کرنے سے حکم کیا قولہ تعالیٰ
 و انتموا باللہ جہدا یا نعم لمن جاہتم آتہ لیومنین یہاں قل انما الایات عند اللہ و ما یشرکم انہا اذا جاءہ لایومنون و قولہ تعالیٰ
 و یقول الذین کفروا لولا انزل علیہ آتہ من ربہ قل ان اللہ فیصل من یشاء و یدہی الیہ من اناب قولہ تعالیٰ لمن نؤمن لک
 حتی یفجر لہا من الارض نبیو عا و تو کون لک جنتہ من نخیل و عنب قنجر الہا ہنا رطلہا بقیہا و تسقط السماء کما رعت علینا
 کسفا و تاتی باللہ و الملائکۃ فیلا و تو کون لک بیت من زخرف و ترقی فی السماء لمن نؤمن لک حتی تنزل علینا
 کتبنا باقرہ قل سبحان ربی ہل کنت الا بشر رسول اللہ تعالیٰ و ما لولا انزل علیہ آیات من ربہ قل انما الایات عند اللہ
 و انما انا نذیر مبین ایسے آیتوں کو دیکھ کر انہی مومنین سمجھے یہ کفار انہی کے لئے جواب ہی کہ معجزے دیکھ کر بھی سحر اور
 قوت شیطانی کا خیال کرتے اور اپنے کفر کو اور برہانے ہیں اور کفار کہے اور کہتے ہیں کہ رسول معجزے ہرگز نہ بناے
 کیونکہ آدم کی پیدائش کے آگے لوح محفوظ میں لکھے ہوئے یہ آیات میرے پر نازل ہوتے ہیں کہ محمد صاحب کہتے
 ہیں میری لوح محفوظ پر ان کے کہے موافق لکھا ہی کہ آپ فقط قرآنے والے ہیں معجزے طلب کئے تب بھی نہ بتا سکیں گے بھی
 جواب دینگے کہ معجزے بنا نا اللہ تعالیٰ کا کام ہی میں فقط درانہ لایا ہوں جیسا کہ باب دوم کے جواب میں اسمت عیسوی
 کی کتاب سے حوالہ دیا گیا ہے یہی حال منکرین جہد می موعود کا ہوا اور ہوتا ہی اور آیت و جادلہم بالتی ہی جس پر عمل کیا
 اسی کو کہتے ہیں کہ جیسے کو دیا جواب پہنچے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی فیصل بن کثیر اور یہی کہ کثیر اور ہمارے ہم نسب اور
 تمہارے ہم مذہب ہمسور میں سید و سنگیر صاحب وغیرہ کہ ان کے شجرات انساب میں بھی بیان عبد اللہ اور وہ ان
 سید نعمت اللہ موجود ہی انکی مشیخت کو جو کا نام سید عبد اللہ یا سید نعمت اللہ بلکہ سیدی ہونا ضرور تھا کہ اکثر مشائخ کبار
 سالفین موجود ہیں شیخ اور ان کے خلفاء مریدین بہت سے سادات ہیں اگر کہیں کہ وہ بھی جعلی نسب بنا لئے ہوں

ساتھ ہی حکام کے دونوں میں
 بانی مذہب اور جو کذب مذہب جیسے
 عوام خافہ بنی شکی ہو اور اس
 قومی پیادہ گری پر سب کا خدا
 حکام اسلام نے انکو ذکر کیا
 نہیں کیا اس سبب اس مذہب
 کو گونہ غوث و قوت ماننے لگا
 زبردست حاجت اور اس کی گوارہ
 و غیرہ کے اس زمانہ گذرن
 کھٹے لگے لیکن پھر بھی نقصان
 شریعت کے کہ نقصان مذہب کا
 ۵۸
 انکی نافرمانی و انکار سانچ
 باندھنا اس سبب جس کے
 مقبول ہوئے آخر کار مقبول
 مظلوم ہونے سے پہلے
 میں کہ سلطان شہنشاہ
 جیسے جس کے شہنشاہ
 کو روز داسے و گاندہ کا ایک
 اہل سنت اور اسکے برادر
 مانع ہوئی جب صورت نزع
 نہ ہوئی کہ بادی سے باہر
 حکام کے عدل کی کہ
 ارگے کہ حکومت ہانکنا
 سلطان نے افواج کا جو
 حکم کہ اسی قسم نام کا جو
 جب کو دیا تو چونکہ انکو
 بجا لکھنے کے لئے
 انکی سرور خانہ غریبی
 یہودی و عیسوی باجنا
 بجا لکھنے کے لئے
 انکی سرور خانہ غریبی
 یہودی و عیسوی باجنا

۴
 ہندوستان میں کوئی
 اس مذہب کی ایک نیا نیا چیز
 ای کہ کیا ہی اور نہ تو کوئی
 جاننا ہی کہ کون بن لایا ہو
 میں جانی پاکت و خود بنی اور
 اکثر صاحب خودت بھی میں اور
 سبب اسباب تو اگر کتب اسلام
 فیض ہو اور سلامتی اسلام
 میں مایہ اعتدال و برکت
 احکام دین کا مفقود ہو گیا
 جو عدوت بنی کہ اس قسم
 ساتھ ہی حکام کے دونوں میں
 بانی مذہب اور جو کذب مذہب جیسے
 عوام خافہ بنی شکی ہو اور اس
 قومی پیادہ گری پر سب کا خدا
 حکام اسلام نے انکو ذکر کیا
 نہیں کیا اس سبب اس مذہب
 کو گونہ غوث و قوت ماننے لگا
 زبردست حاجت اور اس کی گوارہ
 و غیرہ کے اس زمانہ گذرن
 کھٹے لگے لیکن پھر بھی نقصان
 شریعت کے کہ نقصان مذہب کا
 ۵۸
 انکی نافرمانی و انکار سانچ
 باندھنا اس سبب جس کے
 مقبول ہوئے آخر کار مقبول
 مظلوم ہونے سے پہلے
 میں کہ سلطان شہنشاہ
 جیسے جس کے شہنشاہ
 کو روز داسے و گاندہ کا ایک
 اہل سنت اور اسکے برادر
 مانع ہوئی جب صورت نزع
 نہ ہوئی کہ بادی سے باہر
 حکام کے عدل کی کہ
 ارگے کہ حکومت ہانکنا
 سلطان نے افواج کا جو
 حکم کہ اسی قسم نام کا جو
 جب کو دیا تو چونکہ انکو
 بجا لکھنے کے لئے
 انکی سرور خانہ غریبی
 یہودی و عیسوی باجنا
 بجا لکھنے کے لئے
 انکی سرور خانہ غریبی
 یہودی و عیسوی باجنا

اور باجہ راؤ بن باب
 جو کہ نہ ترک نہ بیگناہ
 ہونی کی بدولت شمش مشرق
 ہر گھنٹہ کے واسطے رہنیت
 جانے وقت سوسہ بار ہر گھنٹہ
 صاحب کچا کے کہ کچھ
 سید کا کہلا کر کہنے میں
 کافر سے کہنے میں چاہا کلام

ہم کہتے ہیں انہیں پوچھ کلامی ہی کہ اہل شجرات انساب متعدد متفرق خاندان اور متوطن بلاد بعیدہ باین طور ہیں کہ ایک کی خبر دوسرے کو بے تلاش و تردید بلوغ حال رہے اور بعض مخالف مذہب بعض کے ان میں ایسے بھی ہیں کہ ایسی کج سبب سے ایک دوسرے پر حکم تکفیر کر سکتے ہیں بطن اسفل سے اعلیٰ تک اسما برابر علی الترتیب کیونکر کرنا سکتے ہیں پس ایسے امر قطعی الثبوت کو وہ تمہا و خیالات سے معارضہ کرنا جہالت ہی رجا حالانکہ محققین حضرت کے والدین کے ایمان کبھی قایل ہیں ان ہدایت کلام مسود سے صاف ظاہر ہے کہ محققین کا اتفاق اس پر ثابت نہیں کیونکہ لفظ محققین کے ساتھ جہود یا کب وغیرہ لکھنا البتہ لوگ گمان کرتے کہ شاید محققین کا اس پر اتفاق ہوگا مگر فقط لفظ محققین لکھنے سے معلوم ہوا کہ بعضی قایل ہیں اور حقیقت ایسی ہی تھی کہ نادار کسی نے اپنے حسن ظن سے لکھ دیا ہے یہ بھی مسود کے لکھے سے ظاہر ہے کہ سب مستحکمین کا اتفاق ہے کہ والدین جناب رسالت کے کافر ہیں مستحکات کے باب الزیارت میں ابی ہریرہ کی روایت سے ہی قائل زار البنی قبر امہ فیکل و ابی من جوفہ فقال استاذنت ربی فی ان استغفر لہا علم یوزن لی و اساذنتہ فی ان ازور قبرہا فاذن لی فرزوا العقبور فافہا تذکرۃ الموت رواہ مسلم اگر مرے بعد بھی ایمان درست ہو سکتا ہے تو ہر کافر مرتے ہی خبر ہوتی کہ اپنا مذہب باطل ہی اور قیامت کے دن تو سب کہیں گے ہم ایمان لاتے ہیں پس جبکہ سب مسلمان اور مشرک ہی ہونگے اور اگر کہیں کہ عیسیٰ ہزاروں برس کے مردے اٹھائے حضرت رسالت مآب بھی ایسا ہی کہے ہوں سنا یہ قدرت بعد رسول اللہ کے کئی اولیا کو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے کہ جبکہ نفلان مشہور ہیں پس ایمان لانا ابوطالب اور آباء اعلیٰ جناب رسالت مآب اور اصحاب وغیرہ کے لئے بھی یہ کمان ہو سکتا ہے یہ حال ہی کہ سب پر ظاہر ہو سکتا ہے قائل ایک نکتہ اسمین اور ہی کہ محققین جانتے ہیں ہمارے امام فرمے کہ محمد عبد اللہ ہی اور جہدی بھی عبد اللہ رہنا عبد اللہ محققین کی اصطلاح میں فرد وقت کا نام ہی کہ قطب المدار سیکو کہتے ہیں اور اسکو قطب الواحد بھی بولتے ہیں لاکن ابتداء نشاء انسان فی سے انتہا تک مجموعہ قطاب روح محمد ہی چنانچہ برہانیت کے ہم بحث میں لکھتا ہے اما القطب الواحد المہم جمیع الانبیاء والمرسل الاقطاب من جن نشاء الانسان الی یوم القیامۃ فہو روح محمد فافہم اور ہم ہم بحث میں لکھا ہے قال فی الفتوحات فی باب السبعین مائتین ان اسم القطب فی کل زمان عبد اللہ الخ ان دونون عبارتون کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر وقت قطب المدار کا نام عبد اللہ ہی اور آدم سے لیکر آخر زمانے تک قطب محمد جمیع الاقطاب روح محمد ہی کہ جسکے لئے آپ نے فرمائے اول ما خلق اللہ روحی کہ وہی باطنیت ذات مصطفیٰ اور ذات جہدی موعودہ ہی کہ اسکی تحقیق انشاء اللہ تعالیٰ باب ہشتم میں ہوگی باب اول عقیدہ یازدہم وجہیم میں بھی گزری ہے تیسری دلیل کا ثبوت رجا یہ حدیث اگرچہ جہدی اپنے جہدی کے واسطے بنا ہوا اور دلیل تھرتے ہیں الخ ہدایت مسود کا اعتراض اس دلیل میں بچید و جہدی

غرضی زلی سے مقتدر کیا
 شہ کا اور عجایب اور گریز
 اول وقت ترک کمالیہ
 اسبغری فی قلوبی کجی طالب
 اس سے جہودی نکور نہ خیال
 کیا کہ مباد باجی زاد کجی جواد
 انگلی کی دیکھ سے بندہ سوار
 کجی خدیج باجی راؤ شمش زار
 کجی قلم خدیج راؤ شمش زار
 ۵۹
 جو نان پر جاگا اور دہر سے
 ماری کا خان کی ران میں لپی
 دس سو تان اور تکی اور گوسا
 پرست گدڑ اور دوسرے
 زخم سے دیکھا اور تمام دن ادھی
 لڑنے کی برباد کی اور بی دولت
 فوڈ سے بارہ سو تیش بڑی
 میں قند رنگ میں مبتلا ہو کھنڈ
 میں قریب کا پونہ کا جہودی
 پس سارگی پس اوس کا کار سا
 لکھنے میں ایک لکھ میں ہزار
 پانہ ہزار کارزار زری پشا
 جس کی کی از سوار زری پشا
 سارگی فوڈ کا فوڈ کا ہوا
 انڈی اور نانی کا ہوا
 کہ ابی دولت صد ماسا
 پامال ہوئی
 لکھ دیا غار کا از ان ہو کابل
 لکھ دیا غار کا از ان ہو کابل
 لکھ دیا غار کا از ان ہو کابل
 لکھ دیا غار کا از ان ہو کابل
 لکھ دیا غار کا از ان ہو کابل

ہاں کہنے کو ایک بندہ جاہ
مغفرت نازل نہ ملے گا
میدد کے اخلج کا حکم
ایک بندہ کے پیش کے
نہج انگلی بیاب
مجاہد اور قتل عام کا حکم
و غیر سواران و غازی خانے
و یکے ساتھ یکے کا حکم
جب صورت گولہ نازل ہوا تو

ہو کر ایک مرد کہ حضرت رسولؐ سے ہوگا اس سے اسکی صلح ہوگی مگر یہ روایت جو تشریف فرما ہیں ہی از روئے سند کے صحیف
و بے اعتبار ہی اس تقریر سے کہ ابتدا میں اسی باب کے حدیث کی سند کے بیان میں گذری کیونکہ بہت احادیث اسکو
معارض ہیں چنانچہ اگے مذکور ہونگے چوتھی دلیل کا ثبوت رجاء یہ روایات مسلمہ ان کے الخ ہدایت
الشیخ و آلے ایسا ہی کہتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی والہ الطیب فرج نباتہ باذن ربہ والذی جنت لا یخرج
الاکلدا یعنی اچھی زمین سے مود اچھا اکتا ہی اور بری زمین سے برا الغرض مسود کے اس کلام کا مطلب کچھ معلوم ہوا
کہ لکھا ہی جہدی موعود جو ان عالم شباب میں ہونگے اگر مرد جہدویت مانند نبوت کے حاصل ہونے سے ہی تو خود اس
کلام کا خلاف ہو کہ بعد چالیس برس کے سن کہوت مقرر کیا ہی اگر مرد جہدویت شباب میں حاصل ہونے سے ہی تو رسول
کے فرمان کا خلاف ہو کہ غلاما ماشا باحد ثا فرماتے ہیں پس ضرور ہی کہ جہدویت ایک پسن سے ثابت ہو جیسا ہمارا امام کی
جہدویت کے ثبوت کا مسود سرکا متعصب مقرر کیا کہ باب دوم کی ابتدا میں اور اس بحث میں بھی شواہد الولا لایت وغیرہ
کے حوالے سے ذکر کیا ہی پھر اپنی تیری سچ سے لکھا ہی کہ ان کے جہدی نے جو وقت انتھو ان سال شروع ہوا دعوی
جہدویت کا کامل کیا الخ بلکہ اسی مقولے سے ظاہر ہی کہ ہمارے امام اس کے ہی دعویٰ کئے ہیں مگر مسود اپنے
فہم سقیم سے اسکو ناقص سمجھا ہی رجاء جہدی جو ان کا انکار تری بلا ہی الخ ہدایت اگرچہ عقلمندوں کو
اتنا ہی پس ہی جو گذرا مگر مسود سرکے لوگوں کو سمجھانے کے لئے لکھا جاتا ہی کہ مسود باب دوم کی ابتدا میں لکھا ہی
بار سال کی سن میں خضر اور شیخ وانیال امام کو جہدی موعود جا کر تلقین ہوئے اور دانا پور کے جنگل میں دعویٰ
تصدیق کئے کر کے اسی بحث میں لکھا ہی ہمارے یہاں اسوقت تین آدمی کی تصدیق کی روایت ہی کہ سن شریف
اسوقت کچھ اوپر تیس کا ہی پر کیف ہمارا امام کو اس نے جو شیخ نکیر لکھا ہی اسکا کذب و تعصب سمجھنے پس ہی کیونکہ عرب کی
لعنت میں شیخ نکیر سے کہتے ہیں کہ جسکی فارسی پر کبرہ اور ہندی کھکر یا بہت بڑا ہی کہ فقہاء کی اصطلاح میں اسکو شیخ فانی
کہہ سکتے ہیں جیسا اللہ تعالیٰ شعیب کے بیٹوں اور یوسف کے بھائیوں اور ذکریاء کے مقولے سے خبر دیتا ہی کہ کہ
ابو ناسیح کبیر اور فرمایا فقالوا یا ایہا الغریزان لا بانشیخا کبیر اور فرمایا وقد بلغت من الکبر عتیا یعنی موسیٰ شعیب کے
بیٹوں سے پوچھے کہ تم اپنی بکریوں کو پانی کیوں نہیں پلائے تو جواب دئے کہ ہمارا باپ بہت بڑا ذکرار رفتہ ہی اور
یوسف اپنے بھائیوں سے مکر کر کے اپنے بھائی کو لے لئے تو بھائیوں نے کہے کہ اسی عزیز اسکا ایک باپ ہی
بڑا تری عمر والا اور ذکریاء کو جب بشارت بیٹے کی ہوئی عرض کئے کہ میں بہت بڑا ہو گیا ہوں کیا مجھے اولاد ملی
میں ہوگی یا پھر جو ان ہو گئے لاکن ام عجیب یہ ہی کہ مسود خود لکھا ہی وفات کے وقت جناب امام دوم یہ تھے الخ

جب صورت گولہ نازل ہوا تو
آتش نازل کی نظر آنی غرض جہد
کی گئی عا جہدی شریع کی اور
جو کچھ سبب اور شواہد کا ذکر
جہد و جہد کا ذکر کیا ہے
اور باقی لکھا روئی کی اسکا
و اسباب جہد نام جہد کے سبب
ضبط سرکار صنفی میں جاتے
نہج و مقام کیم و غیرہ کا
بہنا فاکھن کہ ملک اور شاہ
قوات اخیرین صادق آیا و پانی
جہالت متانہ کو بوسا کہ اپنے
خداوند نعمت کی عدول علی ہیں
کے ہیں وہ خداوند نعمت کے
و اب سکندر جہا نہ نعمت کے
سپاہ اگر ہی کا خفا تو خفا
دعویٰ سرکار کا و جہا نہ مذکور
شہر اسقدر کشت و خون کیوں کیا
اب جب آتش نازل گری نظر آیا

اور جہا نہ مقابل کی مذہبی
بہا اس واقعہ کا بیان ہے
سلاطین کا کہنے کا بیان ہے
ایک عالم کا کہہ اور ہمارا
آدمی خانہ دیران ہو گیا اور
بہا اس واقعہ کا بیان ہے
بہا اس واقعہ کا بیان ہے
بہا اس واقعہ کا بیان ہے
بہا اس واقعہ کا بیان ہے

بسطا لش سکت نماند
 بعض خبر و حال استخوان
 زبانی این بنده بنده گزند
 اشفاق کند بکلی استقامت
 خدس نمودند بکلی استقامت
 مسجد بابت این طلب دامن
 شایب انجی کاندیشی
 عبادت غرض کتب حکما و کتب
 نه جواب نماند

ہو زمان ختم النبوة و ظهور الولاية كما قال ان الزمان قد استدار كهيئته يوم خلق الله تعالى فبقي السموات والارض لان تبدل
 الخفاء بالخلق انتباء الظهور فاذا انتهى الخفاء الى الظهور عاد الى اول الخلق كما و متم الظهور بخروج المهدى في قنمة سنة
 ايام و لهذا قالوا مدت الدنيا سبعة الاف سنة اسكا خلاصه ميهي الله تعالى حجة دن مين دنيا كوپد اكياسو ظهور تمام
 دنيا حجة هزار برس مين ہوكر ساتون هزار كے ابتدا مين خاتم نبوت اور ساتون هزار كے آخر مين خاتم ولايت كا كہ
 دہی مہدی موعود ہي ظهور ہونا ہی اور ایسی ہی تحقیق شیخ اکبر کی تفسیر میں بھی ہی پس معلوم ہوا کہ ابتدا و انتہاء دایرہ
 وجود انسانی ظہور خاتم ولايت محمدیہ ہوا کہ باطن خاتم النبیین ہی یعنی مہدی موعود اسکی توضیح و تفصیل مع دلائل دیگر
 باب ہشتم میں ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ اور حدیث النبئی لا یکتفی فی قبرہ الف سنہ سے بھی خروج مہدی مراد ہی کہ باطن
 خاتم انبیاء ہی اگرچہ اسکی صحت و معنی اور تحقیق میں لوگوں کو شبہ ہوا چنانچہ بعضے دسویں صدی کے قریب والے او
 موجودین علماء و مشائخین مانند تقی الدین ابی منصور اور عبد الوہاب شمرانی بھی دسویں صدی میں بسبب غربت
 و اضمحلال دین کے وقت خروج مہدی قرار دئے ہیں کہ تفصیل اسکی دیں دوازدم میں آویگی انشاء اللہ تعالیٰ لاکن
 اقبال انکار بعد خروج موقوف اطلاع اور تقدیر پر ہی جیسا کہ رسول کے لئے بھی علماء قریب و ہم زمان اہل کتاب الیہامی
 کئے ہیں کج کیفیت جنکے قسمت میں یگان ہو جو ان الہامی الموصل الی المطلوب تصدیق سے باقی نہیں رہتے ہیں و جو
 لکل قوم باور جا اس مقدمے میں آجک حضرت رسالت سے کوئی روایت ایسی ثبوت کو نہ پہنچی الخ ہدایت
 بعض احادیث کہ جنہیں تاریخ خروج بیان ہی ابھی مذکور ہوئے اور آئندہ بھی لکھے جائینگے خصوص دیں دوازدم میں
 با این بطور قطعیت رسول سے تاریخ خروج مہدی کے عدم ذکر کا دعویٰ کرنا محض ضلالت و عن جہالت ہی فاما علماء
 ظواہر کی سند پر ہی حدیث کی صحت منحصر نہیں ایسے امور غیبیہ میں اتباع اولیاء اللہ کی لازم بلکہ واجب ہی کہ یہ آیات
 و احادیث اور انکے معانیوں کو جناب باری جل جلالہ اور خاتم النبیین سے تحقیق کر لیتے ہیں گو کہ اہل ظواہر کو ان سے
 مخالفت ہو و اقیقت کے ہم بحث میں لکھا ہی قال الشیخ محمد الدین فی الباب الثالث و السبعین من الجواب السلیح و مختصر
 وقد وقع لنا التکفیر مع علماء عصرنا لما صحنا بعض احادیث قالوا البضعفنا نحن نعذرهم لانه ما قام عندہم دلیل علی صدق
 کل واحد من ہذہ الطایفة و ہم مخاطبون بقلیۃ الطعن و انہم دفوا انظر جامع حقہ سلو الہم حالہم کما یسلم انشاء فی الخفی خلاصہ
 اسکا یہ کہ شیخ فرماتے ہیں میں بعضے ایسی حدیثوں کی صحت کیا کہ جنکو علماء ظاہر وقت ضعیف جانتے تھے پس وہ
 مجھے کافر کہے تو میں انکو معذور رکھا کیونکہ ہر طایفہ اپنی دلیل کو سچی جانتے سے دلائل ہر ایک کے ظنی تھے اور وہ معذور
 دیکھتے تو تسلیم کرتے جیسا شافعیہ حنفیہ کی تسلیم کرتے ہیں اور باریہ دیلمی قدامی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ تم میت سے میت علم

کیفیت اس منسوب کا بیان
 بسبب اسکی جھلک کا بیان
 تا سید کو سخن ہم وقت شری
 اسے اسے بگڑنے خیال کیا کہ
 سبب اسکی جھلک کا بیان
 ختم اسے دیا باور ان دونوں
 کوئی خبر اور دلیل نہیں اور سبب
 و شایب انجی کاندیشی
 کہ جس میں ان کے عجیب بیان ہی
 ۶۵
 مسئلہ بارہ سو بیاسی میں چھوڑ
 ملک بہ ملک شہر کیا جن میں
 بھی کہیں سے جواب نظر نہ آیا
 جاسے میں نہ تاکہ سالہ بہ سالہ
 الفتاویٰ رو میں فتویٰ شیخ
 ابن حجر کی دیفرہ ائمہ مذاہب
 اربعہ کے اور رسالہ معارف و احوال
 ۱۲۸۳ بارہ سو بیاسی میں چھوڑ
 بلکہ زمین چھوڑ کر دیلی و کھنڈ
 دکن میں بھی شریع کی اور
 ایک رسالہ اپنے اعتقادات

دلیل میں تفسیر کی جب دیکھا
 افتادہ میں دیلی بہت کا
 لکھا کہ اسکا زیادہ تر بیانی
 لکھا کہ اسکا زیادہ تر بیانی
 ایک رسالہ کے دارالافتاء
 لکھا کہ اسکا زیادہ تر بیانی
 لکھا کہ اسکا زیادہ تر بیانی
 لکھا کہ اسکا زیادہ تر بیانی
 لکھا کہ اسکا زیادہ تر بیانی
 لکھا کہ اسکا زیادہ تر بیانی
 لکھا کہ اسکا زیادہ تر بیانی

لفظ کل مائتہ نیتہ کا عام ہی الخ مگر سبب تبعیث کے کہ لفظ مضارع ہی معنی ابتدا کی نا درست سمجھنا جہالت ہی کیونکہ یہاں مراد ہر صدی کے استغراق سے ہی نہ کل صدیوں کے اور معنی ابتدا کا کس نے خاص کیا پس ہر سو برس کی ابتدا یا وسط یا انتہا میں مجدد ہونا حدیث کا مفاد ہی چنانچہ امام سعد الدین قضا زانی شرح عقاید میں لکھتے ہیں بقولہ الخ لافافہ بعدی ثلاثون سنۃ ثم بعد ما ملوکا محضوفا وقد استشهد علی علی راس ثلثین سنۃ من وفات رسول اللہ ﷺ اتفاق اس بات پر ہی کہ حباب امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ شہید ہو چکے تھیں سال پور ہونے باقی تھے سو امام حسن پور کے چھوڑ دئے بلکہ مسود کا مقتدا عبدالغفریز تفسیر عزیزیہ میں قولہ تعالیٰ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر کے نیچے لکھا ہی باقی ماندہ در پنج شبہ وان آنت کہ نزول قرآن در مدت بیست و سہ سال است وابتداءئے نزول آن در ماہ ربیع الاول سر سال چہلم از عمر شریف بنوی علی صاحبہ افضل الصلوٰۃ والسلام اتہی پس اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ معنی ابتدا کا ہی کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو صفر کے چہینے میں ایک کم چالیس سال ہو چکے اور ربیع الاول سے چالیسواں سال شروع ہوا اب مسود ضرور ہی کہ سال کا معنی عبدالغفریز سے کہ مسود کے استاد دین ہی قبر پر جا کر پوچھئے کہ کہا آپ نے مجھے جھوٹا بنانے اپنی کتاب میں ایسا لکھا تھا مسود کا حال ایسا ہی انانی وادو شیخانی وادو مسود نے فائدہ جلیلہ عمر دنیا میں الخ جو لکھا ہی اس سے غرض اسکی بہر ہی کہ عمر دنیا کو ابتداء بہو ط آدم سے انتہاء فنا ہی آدم تک سات ہزار برس کا تعین جنہوں نے کیا غلط ہی ہم اس قول کو تسلیم کرتے ہیں کہ فی الواقع یہی امر یقینی ہی کہ ہم دیکھتے ہیں آج بارہ سو اسی پر فر برس ہو چکے ابھی فنا و انعام کو معلوم نہیں کتنی مدت باقی ہی فاما یہ معجزہ ہی کہ حق تعالیٰ دشمنوں سے حق کو ثابت کروانا ہی یعنی یہ تقریر جاہل لکھنے کی خود مسود لکھ دیا اصل سات ہزار برس میں عمر دنیا کا حصر اس معنی پر ہی کہ انعام و کمال و در ظہور ولایت محمدی متعلق ہی ولادت با سعادت اور فنا و وجود پر جو عنصری خاتم ولایت سے کہ وہی مہدی ہی سو ہو چکا جیسا حدیث ابو ہریرہ میں منذ یوم خلقت سے مراد ابتدا سے ظہور فیض نبوت و ولایت ہی الی یوم افینیت سے مراد انتہا و کمال ظہور و ختم نبوت و ولایت ہی کہ معنی ختم اور فنا کا ایک ہی ہی نہ دنیا کی پیدائش و فنا کیونکہ دنیا کی پیدائش کو لاکھوں برس ہوتے ہیں پس بہو ط آدم سے مراد جیسی خلقت دنیا کی ہی وہی ختم ولایت محمدیہ سے فنا کی اور دوسرے احادیث و آثار اور اقوال بھی سب اسی پر دال ہیں چنانچہ اوپر اسی بحث میں شیخ اکبر کی تحقیق اور تاویلات سے معلوم ہو چکا اسی لئے صاحب گلشن راز فرماتے ہیں کہ از موسیٰ پدید و گزاد آدم کو الخ اور آئندہ دلیل دواز دہم اور باب ہشتم میں بھی اسکا بیان بخوبی ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور آیہ الیوم اکملت لکم دینکم بھی سی پر دلیل ہی کہ ایک دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہزار برس کا ہی یعنی عمر دنیا سے ساتویں روز میں کمالیت دین ہی پھر آگے اسکو تہا و انہیں باقی دنیا کے انعام کے ایام اسی انتی پر

تا فرزندیکه اس
 را گدین اگر احبابند این پادشاه
 بنمایند چو بیخود است تا نظر را دور
 به جیبش قول که کرده
 مصلحت ملک خضران دارند
 گویا که نشانی از مطلقه فرست
 خبر سکوت که چند سبب بیگین
 از خود داده فایده بیست
 به فایده عظیمی از بی نظریا

علی ہر شہادت الی جاوید چنانچہ ہر بند
 نے جو جہاں سے اتر دودھ

آن پیرانند سواران و اشراف
 و اشراف بجاوب
 شوالید و اشراف
 اشراف است معلوم
 که نسب بدید خود صاحب
 سید اسمعیل بن سید نعمت
 از قدین امام موسی کاظم
 موسی کاظمی که امام موسی کاظم
 منقبر کربلا بن شهاب

[illegible]

کتابت میں
 فی نسب الی علیہ السلام
 موجود ہے کہ اب اس میں
 کے تعلق اور اس کے
 کے اور نام
 بنائے گئے ہیں
 دونوں روایتوں سے
 اولاد کا نام
 ہے کہ یہاں
 موقوفہ بنی ثابت
 ہو گیا ہے کہ یہاں
 کے کہ یہاں
 اولیں اور ان کے
 اس کلام سے
 اور قول
 مصرعہ
 اور غرض
 نزدیک
 بنی بن اور

[illegible]

کہ جہدی بہت سے قطع فتح کر گیا بلکہ تمام جہان کا مالک ہو گیا یہ بن دعویٰ اور بن جنگ کے کیونکر متصور ہو سکتا
 ہی انفرجین جب ایسے مقدمات متعارضہ کسی ایک بے قیاض امر کے ساتھ مذکور ہوں ساقط ہوتے ہیں اور ایسا ہی
 مسود اپنی خطا و دوام میں لکھا ہی سو حدیث نعیم بن حماد بھی اُن احادیث سے ساقط ہے جو دلیل سوم میں مذکور ہیں
 کہ اُن میں دعویٰ اور ظہور مہدی کا قبل خراسان اور مشرق سے کہ ہندوستان میں شامل ہی دار و دیوار میں عجب تریبی
 کہ جہدی کو اپنی جہد و پست کی خبر نہ ہو اور لوگ معلوم کر لیں فاما و نکاح علم الہامی قطعی ہو گیا یا نہ ہو گا اول باطل ہی کہ علی
 العموم علم الہامی قطعی ہو اور ثانی پر بحیثیت کہ تا جو صریح البطلان ہی علاوہ برین اکثر حدیثوں سے ثابت ہی کہ جہدی دعویٰ
 کی صحبت یکشب میں نامرد و جاغر دین جائیگا سو جہدی خود در کہ بھاکے پھر بن آخر لوگوں سے در کہ بحیثیت لین یہ صاف
 جھوٹو کی وضع ہی کو کہ کیسا نام بھی نکالیں اور حاکم کی روایت مطابق ہی کہ اسمین مطلق بحیثیت ہی پس اب ثابت ہوا
 کہ ابو ہریرہ نے کی روایت بے قیاض ہی اور ابو ہریرہ نے اُن سب راویوں میں اثنی بھی میں مگر مسود نے اسمین عجب
 چوری کیا کہ لکھا ہی نعیم بن حماد نے ابی ہریرہ نے نہ مگر حق روایت کیا تاکہ عوام دہو کا کھا دیں کہ شاید ابو ہریرہ نے بھی
 کچھ اور روایت کئے ہیں اور خطا سوم کا تعین ہر امر مسود کی خطا ہی کہ نہ اسکا ثبوت دلیل حقیقت ہی نہ اسکا ابطال ابطال
 مذہب کیونکہ وہ ایک مقدمہ متاخرین کے اقوال سے ہی فرضا اگر ہم اسکو ثابت بھی کریں کچھ کار آمد فی نہیں کہ ہر دلیل غلط
 بھی نہیں ہو سکتی فاما شاید کسی ایک قاعدہ سے اپنے نزدیک اسکو تاریخ مقرر کرنے ہوں مثلاً تاریخ اول میں ایک لفظ
 اُن زیادہ کر دو دلیل تحقیق جملہ بھی ہی خطا و چہارم بھی ازان قبیل ہی لاکن بیان رکن و مقام کے درمیان مسود
 مراد و وسط کی لیا ہی یا وسط کی معلوم ہوا کیونکہ لفظ درمیان عرف میں اسطور پر جاری ہی کہ کسی بڑے مقام میں کوئی
 کسی جگہ پر بھی رہے درمیان کہہ سکتے ہیں مثلاً مقابر بادشاہوں کے جو مکہ مسجد میں ہیں اگر کوئی کہے کہ بادشاہ کی قبر
 مکہ مسجد کے درمیان ہی کہ اس پر میں نے فاتحہ پڑھا تو یہ کہنا جہالت ہی کہ مسجد نماز کی جائے ہی و مان قبر کیسا ہو سکتی ہی اور
 کوئی طرف حیدر آباد میں یا مکہ مسجد میں کہہ بن رہے بول سکتے ہیں کہ وہ درمیان حیدر آباد کے یا مکہ مسجد کے رہنے والا
 ہی چنانچہ فارسی میں بھی متعارف ہی کہ مثلاً فلان درمیان فلان مکان یا فلان شہر میباشد اس سے غرض کچھ بھیج کی
 نہیں اس نگاہ میں کہہ بن رہے یہ کہنا درست ہوتا ہی رجا کوئی عاقل تسلیم نہ کرے گا اِذ ہدایت یہہ سخن از بن
 غلط محض اور تعصب ہی کیونکہ ایک عالم اسمعیل نامی نے بار مادت تک مکہ منظم میں اپنے مذہب کا دعویٰ کرتا رہا کسی
 اسکا متعارض ہوا مگر اہل خراسان اسکو قتل کئے پھر ہمارے امام کے متعارض ہونا کب عجب کہ آپ کی تو اہل خراسان تصدیق
 کئے اور مطیع ہوئے ہیں چنانچہ وفات امام کا اسی ملک میں ہوا اور ہمارے کئی علما مکہ منظم میں کئی بار دعوت کئے پر سنی

[illegible]

جید خان محمود
 متقاضی میشوند فرمان تو را
 خطا عالم میان بنام یارین
 طلب از کتب ایمنند
 بکشد خان محمود از تو حق
 تا که از محمود احوال رسیدم
 که در از او اسرار
 بگوید و شوق زیاد هم دارد
 با تو حق حاجت دین و دلت
 در شایدا

فما تملك من ايمان و تقوى لو انزلت ما بين

دیکھنا کہ اگر نہ نظر رکھو
 نہ موعود کی قوت زمان صاحب
 سناں نہ بود خدا صاحب
 اجازت بیان موعود صاحب
 یہاں از قوت صاحب موعود صاحب
 وصل یافتہ بالکائنات صاحب
 سناں نہ اندیدہ مہیا شہزاد
 لاکھان مکہ را از مولوی صاحب
 موعود گنج گوندہ مولوی صاحب
 نیت لہذا بن خیر علی صاحب
 لا دعوی در سید زشتہ نہ کہ
 سند باب

اسکو کھانا حاجت نہ تھی بلکہ اسکی تحریر بھی ایک جہت مددی ہوئی کہ جس کی دلیل دوم میں تفصیل گذری اور کئی مقام کی بحیث ہمارے سب کتب مطبوعہ و تاریخ میں مذکور ہی اور طبقہ بعد طبقہ اصحاب سے لیکر ہمارے بیان یہ خبر متواتر ہی چنانچہ مسودہ دلیل ششم میں ذکر کیا پھر اسکا لکھنا تو دلیل قوی تھا اگر شیخ کی عبارت اس مقدمے میں ہوتی ضرور لکھتے فرضاً جبکہ نزدیک یہ عبارت شیخ کی ہی مسلم ہو وہ اسکو اختصار جاننا لازم ہی اور تصدیق ہمارے امام کی کرنا واجب نہ خیالی تحریف و وہم عدم بحیث رکن و مقام و گرنہ صاف بے انصافی ظاہر ہی اور سراج الابصار فقط ایک مختصر کا رد ہی کہ وہ جو اعتراض کیا اتنا ہی اسکا جواب لکھا گیا نہ تاریخ کی کتاب ہی کہ اس میں کل مقدمات مندرج ہوں مسودہ کی تحریف دوم میں مسودہ کا کذب مسودہ کے قول سے ثابت ہی کہ اپنی کتاب کے باب ششم کے مطلب دوم میں ہم ۲۷ صفحہ پر لکھا ہی کہ حدیث شریف میں وارد ہی کہ لیس بہ فی الخلق ولا یثبہ فی الخلق یعنی امام مہدی مشابہ ہونگے پیغمبر کے اخلاق محمدیہ میں الخ پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مہدی رسول سے اخلاق میں برابری رکھتے ہیں اور ۵۰ صفحہ پر فتوحات کے بندر ہوں فصل سے خاتم الاولیاء کے احوال میں یہ لکھا ہی چونکہ احکام محمد دوسرے انبیاء اور رسولوں کے احکام سے مخالف تھے مستحی اس بات کے ہوئے کہ انکی ولایت خاصہ کے واسطے ایک خاتم جد ہوا کہ اسکا نام حضرت کے نام کے موافق ہو اور اخلاق محمدی کا جامع ہوا الخ شیخ کی اس تقریر سے بھی ظاہر ہوا کہ خاتم اولیاء اخلاق محمدی کا مثل ہی و گرنہ لفظ جامع اس پر اطلاق کرنا ہر چند درست نہ ہوگا پس معلوم ہوا کہ لایکون احد مثل رسول اللہ شیخ کا قول بہن جب یہ شیخ کا قول نہ ہوا و نیزل عنہ فی الخلق لضم خا نکا قول نہ ہوا کیونکہ وہ اسکی دلیل اور علت ہی اسکا عدم ثبوت حقیقتاً اسکا عدم ثبوت ہوگا اور رسول سے ہمارے امام ہم شکل ہونے میں اپنی گمانی اور وہی اندازے سے لکھا ہی کہ ان کے مہدی ہم شکل ہوں از بس عداوت ظاہرہ اور تعصب باہرہ ہی اور اس پر یہ قول مسودہ کا دلیل ہی کہ لکھا ہی حالانکہ اب بھی انھیں کئی کتابوں سے مستنبط ہوتا ہی کہ ہم شکل تھے چنانچہ شواہد الولایت سے دلیل چہارم میں مذکور ہوا الخ اور دلیل چہارم میں منجھضاً کے حوالے سے لکھا ہی کہ مقام فرج میں وقت دفن کرنے مہدی کے الخ اور پنج فضائل میں یہ ذکر مطلقاً نہیں ہے یہاں جھوٹ لکھ دیا کہ دلیل چہارم میں شواہد الولایت سے الخ پس دروغ بر دروغ ہوا فاما یہ مثل برابرائی کہ دروغ کو حافظہ نباشد اپنی تمام کتاب ایسے دروغ گو یوں اور مفتربات سے بھر دیا ہی البتہ یقین ہی کہ بعد مطالعہ اس رسالے کے جو اہل انصاف ہیں مسودہ کی جھوٹ کے سبب اس سے اور اس کے مذہب باز اگر ہمارے امام کی تصدیق کرینگے یعنی شہادۂ دہدی من اثبات اور ایسی امام کے دست مبارک کے بیان میں بھی دست درازی کیا یعنی میان یوسف یہ نہیں لکھے ہیں کہ جناب امام کے ہاتھ سے از بس دراز تھے مگر یہ لکھے ہیں آپ کے دست مبارک کو تھے نئے یوں دراز تھے کہ جس

دفعہ ۱
 مجموعہ فضائل شواہد الولایت
 دفعہ ۲
 مجموعہ مقدمات و کتب طہران
 دفعہ ۳
 وجہ نہ ہوا و شواہد امام و موعود
 دفعہ ۴
 در سراج ابصار و سراج الاولیاء
 دفعہ ۵
 بعض آیات و امثال و غیرہ
 دفعہ ۶
 مطالعہ الاولیاء
 دفعہ ۷
 سراج الابصار
 دفعہ ۸
 کثر الدلائل سبب بر دوز
 دفعہ ۹
 قرآن الدلائل
 دفعہ ۱۰
 رسالہ اعتقادات و عبادات
 دفعہ ۱۱
 تصنیف عالم بیان
 دفعہ ۱۲
 رسالہ عبادات و عبادات
 دفعہ ۱۳
 تصنیف الف
 دفعہ ۱۴
 لکھنات الف
 دفعہ ۱۵
 تصنیف الف

علامات غمزه مخصوصه که در کتب کلامیه
و در این عهد و وقت که مشهور است
علامه کلامه و علامات غمزه که در کتب کلامیه
ثبت شده مخصوصه که در کتب کلامیه
علامه کلامه و علامات غمزه که در کتب کلامیه
ثبت شده مخصوصه که در کتب کلامیه

[illegible]

بِسَبَبِ بَقَاءِ مَقَارِعَتِ حَتَّى الْاِنْقِرَاضِ حَيَاتِ جَنَابِ رَسَالَتِ مَآبِ ثَمِّ كَيْفَ كَوْنِ طَوِيلِهِ بِرَحْلِ كَيْفَ جَنَاحِ بِنْيَادِ مَن
ہی و ہودیل علی جوازِ تاخیرِ البیان عن وقتِ الخطاب بہرِ کفِ ایسے نکاتِ عالیہ سمجھنا مومنین متقین کا کام ہی کہ بسبب
نورِ ایمان اور صقیلِ تقویٰ و زہد کے اُنکا اُمینہ دل روشن ہی نہ علماء و دنیا پرست کا کہ زنگِ حب و دنیا سے اُن کے دل اند
کالے توؤں کے ہو گئے ہیں انفرس اگرچہ لفظِ ثَمِّ بعض محل میں تراخیِ قلیل کا فائدہ دیتا ہی لاکن اکثر جائے پر مدت
طویلہ کی ذمیل اس سے مستفہم ہوتی ہی کیونکہ اصل وضع اسکی دیر دراز کے واسطے ہی اب یہاں چند آیاتِ جو تراخی طویل
پر دلالت کرتے ہیں لکھے جاتے ہیں قولہ تعالیٰ ثَمَّ صدقنا ہم الوعد بانجا ہیہم۔ و کذب موسیٰ فامیت للکافرین ثَمَّ اخذہم۔
ثَمَّ انکم یوم القیامۃ تبعثون۔ ان فی ذلک لایۃ وان کن لمبتلین ثَمَّ انشاء نامن بعد ہم قرنا آخرین۔ فنجملنہم غنا، فنجعلہم
الغالمین ثَمَّ انشاء نامن بعد ہم قرنا آخرین۔ والذین یمتیئ ثَمَّ یحیی۔ امن یدہم الخلق ثَمَّ یعیدہ۔ ہو الذی خلقکم مین
ثَمَّ قضی اجلہم سی عندہ۔ انما یستجیب الذین یمیعون والموقی یعیشہم ثَمَّ الیہ یرجون۔ و حسبوان لا تکونوا فتنۃ لہم
وعموا ثَمَّ تاب اللہ علیہم۔ ثَمَّ عموا و صموا کثیر منهم واللہ بصیر بالعلیون۔ کل نفس ذالقیۃ الموت ثَمَّ الیسا تہرجون۔ اولم یرا
کیف یدہم الخلق ثَمَّ یعیدہ۔ کیف یدہم الخلق ثَمَّ اللہ نشی نشاءہ الآخر فا کان اللہ لیظلمہم ولاکن کا نوا انفسہم یظلمون۔
ثَمَّ کان عاقبت الذین اساء السوی ان کذبوا بآیات اللہ وکانوا ہا یستہزؤن۔ اللہ یدہم الخلق ثَمَّ الیہ یرجون۔
و ہو الذی یدہم الخلق ثَمَّ یعیدہ۔ اللہ الذی خلقکم ثَمَّ رزقکم ثَمَّ یمیتکم ثَمَّ یحییکم۔ ثَمَّ الیہ مرجعکم افر ایت متعہم سنین ثَمَّ جاہم
ماکانوا یوعدون۔ ا فمن وعدناہ وعدا حسنہم لاقیہم کن متعہم متاع الحیوۃ الدنیا ثَمَّ ہو یوم القیامۃ من المحضرن اسکی
تفسیر مدارک میں لکھا ہی ومعنی الفاء الاول انہ ذکر لاذکر التعاود مین متاع الحیوۃ الدنیا و ما عند اللہ عقبہ بقولہ ا فمن وعدنا
ای بعد ہذا التعاود الجلی لیسوی مین انباء الدنیا و انباء الآخرۃ و الفاء الثانیۃ للتسبیب لان لقاء الموعود سبب علی الوعد
و ثَمَّ للتراخی انتہی اور عزیز یہ مین قولہ تعالیٰ ثَمَّ ان علینا حسابہم کے بچے لکھا ہی و درایہ ثَمَّ ان علینا حسابہم اشارہ مجاہدہ
روز قیامت ہست کہ بعد از مدت دراز روی خواہد داد و اہذا کلمہ ثَمَّ کہ دلالت بر تراخی و مہلت دراز کند و در صدر
این آیت وارد فرمودند افسوس ہی مسود کی جہالت پر کہ اسکو دوسرے کتب معتبرہ مطولہ بخویہ دیکھنا نصیب ہوا
کیا ہدایتہ الخویہ ہی نہیں دیکھا کہ اُسین لکھا ہی و ثَمَّ للترتیب بہلہم بخود دخل زید ثَمَّ عمر دان کان زید مقدما و مینہا جملہ
و حتی ثَمَّ فی الترتیب والمہلتہ الا ان جملہہا اقل من جملہہ ثَمَّ اس تقریر سے ثابت ہوا کہ کلمہ ثَمَّ کی وضع دیر دراز کے واسطے
ہی اسی لئے علما نے مناسب محل اختلاف کے رجحانہ یہ کہ جیسا مین اس سمجھتے مین الخ ہدایت قرآن کو ظاہر ہی اور
باطن نو بطن تک اور تحقیق اسکی ہم عقیدہ شانزدہم کے جواب مین بدلائل لکھ چکے ہیں کہ خود رسول اللہ فرمائے ہیں پس

چنانچہ
 بیخبر و غافل
 صاحب الدعا اور خواجہ صاحب
 بیسی بیسی کا اور بارگاہ شریعت
 کا بارگاہ شریعت
 مدت چھ سو چھتیس پوری
 ہو جانے پر فقہ و نہایت غریب
 فنا و بجا کر کے دوسرے کاتب
 صحیح میں دنیا میں ایسا نہ ہو گا
 اور طوطی بھی انھیں نہ
 بعد کی کاتب بھی انھیں نہ
 کو پہنچتا تھا اور مان بھی فقط
 بارہ واسطے درمیان میں
 حال انکے سید و نیرم ہدی سا
 وند سے چالیس برس کی پیدائش
 میں چھ سو چھتیس پوری
 میں لکھائی کہ فخر و اعزاز
 کی عمر میں ایدہ اور پانچویں
 میزان کی محبت میں رہے اور
 بعد وفات میزان کی عمر
 جو شتائیس برس کی عمر
 ہدایت میں فخر و اعزاز
 اپنی اس سے معلوم ہو کہ میزان
 مانی کا کاتب

چونکہ ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو نبی مقرر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق فرمائی ہے۔
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو نبی مقرر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق فرمائی ہے۔
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو نبی مقرر کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق فرمائی ہے۔

یہ بھی عدم علم قرآن و حدیث پر دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ولیدن کثیرا منہم ما نزل الیک من ربک طیفنا
 وکفر اور رسول فرماتے ہیں کہ اسلام جیسا ابتدا اسکی حالت ضعف میں ہوئی ہے ویسا ہی پھر ضعیف ہوگا یعنی آخر
 زمانے میں پس بمصدق آیت اور حدیث کے امت محمدیہ سے حضور سے لوگ ہدایت پر آخر زمانے میں رہنا واجب
 ہے کہ اللہ تعالیٰ تاکید فرماتا ہے اور یہ حدیث اسی آیت کی تفسیر ہے رجا لاکن تغیر یعنی بیان مرد الہی بالا حرام ہے الخ
 ہدایت اس قول سے مسود کی جہالت صاف نظر آتی ہے یعنی اسکو بالکل خبر نہیں کہ ہندی کی شان کیا ہے جیسا
 رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جہدی کو خلیفہ اللہ مبعوث من اللہ اور معصوم عن الخطا اور دین کمال کو پہنچا پیو والا اور
 جیسا آپ اول زمان اسلام میں مدد دین اور اسکے افتتاح کے لئے قائم ہوئے ایسا آخر زمانے میں قائم ہونیوالا اور
 امت کو ہلاکت سے بچا پیو والا فرمائے پس چاہئے کہ جیسا خلیفہ اللہ ہونا اور عصمت نصی ہی اسکا علم قطعی ہو اسی لئے
 یواقیت کے ۶۵ دین محبت میں شیخ اکبر کے حوالے سے لکھا ہے کہ ہندی کہی اپنے طرف سے کچھ نہ کہیگا اور عصمت اسکی
 نصی ہی جیسا رسول کی عصمت عقلی ہے اور ہندی پر قیاس حرام ہے یعنی جو اللہ تعالیٰ سے سینکا وہی کہیگا جیسا
 عقیدہ شانزدہم میں گذرا اور باب ہشتم میں بھی بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ پس جبکہ لئے کہ خطا جواز ہو اور اپنے
 قیاس و رائے سے معنی متشابہات کا بموافقت حکمت وغیرہ بیان کرے صحیح ہو جاوے اور جو من عند اللہ بیان
 کرے تفسیر بالکرا کہلاوے یہہ مقولہ مسود کا بعینہ علمائے اہل کتاب سر کیا مطابقت النعل بالنعل ہی جو قرآن
 اور رسول کے لئے کہتے ہیں رجا اور یہہ نہایت نامعقول امر ہے الخ ہدایت یہہ مقولہ مسود از بس دلیل
 نادانی ہے کہ لکھا خاص مخاطب الہی وہی ہیں اسلام کا قسم ہر آدمی و اعلیٰ سمجھ سکتے ہیں کہ کلام الہی کے مخاطب کافر و
 مسلمان سبھی ہیں قیامت تک اسی لئے ہمارے رسول جن جن کا خطاب ان کو چچا دئے خواہ حاضر ہو و خواہ
 غایب جیسا بیان اسکا اور گذرا اور آگے بھی قریب ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ رجا بلکہ یہہ امر مخالف قرآن ہی الخ
 ہدایت اللہ تعالیٰ اہل حق کو دشمنوں کی تحریر و تقریر سے دلیل پہنچاتا ہے یعنی مسود کے لئے ہوئے آیات
 ہماری دلیل میں چنانچہ آیت اول کا مفاد یہہ ہے کہ جو چیز جنکے لئے اتری انکو بیان ہو پھر رسول حاضرین کے لئے
 جو احکام مخصوص تھے بیان فرمائے اور مابعد والوں کے واسطے صحابہ تابعین الی یومنا ہذا ہر ہر وقت کے علما ربانی
 بیان کرتے چلے آئے چونکہ ہندی بھی خلیفہ اللہ ہیں وہ بھی اپنے وقت کے ضرورت کے احکام بیان فرمانا واجب
 کیونکہ قرآن خاتم کتب اللہ ہے اسی پر دوسری آیت بھی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمایا کہ جن امور میں اختلاف ہے بیان
 کر دے پس جہاں کہ اختلاف واقع ہے اسی کا بیان لازم ہے تیسری آیت سے یہہ مراد ہے کہ ہر قوم کے لئے اس قوم کی

یہہ بھی عدم علم قرآن و حدیث پر دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ولیدن کثیرا منہم ما نزل الیک من ربک طیفنا
 وکفر اور رسول فرماتے ہیں کہ اسلام جیسا ابتدا اسکی حالت ضعف میں ہوئی ہے ویسا ہی پھر ضعیف ہوگا یعنی آخر
 زمانے میں پس بمصدق آیت اور حدیث کے امت محمدیہ سے حضور سے لوگ ہدایت پر آخر زمانے میں رہنا واجب
 ہے کہ اللہ تعالیٰ تاکید فرماتا ہے اور یہ حدیث اسی آیت کی تفسیر ہے رجا لاکن تغیر یعنی بیان مرد الہی بالا حرام ہے الخ
 ہدایت اس قول سے مسود کی جہالت صاف نظر آتی ہے یعنی اسکو بالکل خبر نہیں کہ ہندی کی شان کیا ہے جیسا
 رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جہدی کو خلیفہ اللہ مبعوث من اللہ اور معصوم عن الخطا اور دین کمال کو پہنچا پیو والا اور
 جیسا آپ اول زمان اسلام میں مدد دین اور اسکے افتتاح کے لئے قائم ہوئے ایسا آخر زمانے میں قائم ہونیوالا اور
 امت کو ہلاکت سے بچا پیو والا فرمائے پس چاہئے کہ جیسا خلیفہ اللہ ہونا اور عصمت نصی ہی اسکا علم قطعی ہو اسی لئے
 یواقیت کے ۶۵ دین محبت میں شیخ اکبر کے حوالے سے لکھا ہے کہ ہندی کہی اپنے طرف سے کچھ نہ کہیگا اور عصمت اسکی
 نصی ہی جیسا رسول کی عصمت عقلی ہے اور ہندی پر قیاس حرام ہے یعنی جو اللہ تعالیٰ سے سینکا وہی کہیگا جیسا
 عقیدہ شانزدہم میں گذرا اور باب ہشتم میں بھی بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ پس جبکہ لئے کہ خطا جواز ہو اور اپنے
 قیاس و رائے سے معنی متشابہات کا بموافقت حکمت وغیرہ بیان کرے صحیح ہو جاوے اور جو من عند اللہ بیان
 کرے تفسیر بالکرا کہلاوے یہہ مقولہ مسود کا بعینہ علمائے اہل کتاب سر کیا مطابقت النعل بالنعل ہی جو قرآن
 اور رسول کے لئے کہتے ہیں رجا اور یہہ نہایت نامعقول امر ہے الخ ہدایت یہہ مقولہ مسود از بس دلیل
 نادانی ہے کہ لکھا خاص مخاطب الہی وہی ہیں اسلام کا قسم ہر آدمی و اعلیٰ سمجھ سکتے ہیں کہ کلام الہی کے مخاطب کافر و
 مسلمان سبھی ہیں قیامت تک اسی لئے ہمارے رسول جن جن کا خطاب ان کو چچا دئے خواہ حاضر ہو و خواہ
 غایب جیسا بیان اسکا اور گذرا اور آگے بھی قریب ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ رجا بلکہ یہہ امر مخالف قرآن ہی الخ
 ہدایت اللہ تعالیٰ اہل حق کو دشمنوں کی تحریر و تقریر سے دلیل پہنچاتا ہے یعنی مسود کے لئے ہوئے آیات
 ہماری دلیل میں چنانچہ آیت اول کا مفاد یہہ ہے کہ جو چیز جنکے لئے اتری انکو بیان ہو پھر رسول حاضرین کے لئے
 جو احکام مخصوص تھے بیان فرمائے اور مابعد والوں کے واسطے صحابہ تابعین الی یومنا ہذا ہر ہر وقت کے علما ربانی
 بیان کرتے چلے آئے چونکہ ہندی بھی خلیفہ اللہ ہیں وہ بھی اپنے وقت کے ضرورت کے احکام بیان فرمانا واجب
 کیونکہ قرآن خاتم کتب اللہ ہے اسی پر دوسری آیت بھی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمایا کہ جن امور میں اختلاف ہے بیان
 کر دے پس جہاں کہ اختلاف واقع ہے اسی کا بیان لازم ہے تیسری آیت سے یہہ مراد ہے کہ ہر قوم کے لئے اس قوم کی

یہہ بھی عدم علم قرآن و حدیث پر دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ولیدن کثیرا منہم ما نزل الیک من ربک طیفنا
 وکفر اور رسول فرماتے ہیں کہ اسلام جیسا ابتدا اسکی حالت ضعف میں ہوئی ہے ویسا ہی پھر ضعیف ہوگا یعنی آخر
 زمانے میں پس بمصدق آیت اور حدیث کے امت محمدیہ سے حضور سے لوگ ہدایت پر آخر زمانے میں رہنا واجب
 ہے کہ اللہ تعالیٰ تاکید فرماتا ہے اور یہ حدیث اسی آیت کی تفسیر ہے رجا لاکن تغیر یعنی بیان مرد الہی بالا حرام ہے الخ
 ہدایت اس قول سے مسود کی جہالت صاف نظر آتی ہے یعنی اسکو بالکل خبر نہیں کہ ہندی کی شان کیا ہے جیسا
 رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جہدی کو خلیفہ اللہ مبعوث من اللہ اور معصوم عن الخطا اور دین کمال کو پہنچا پیو والا اور
 جیسا آپ اول زمان اسلام میں مدد دین اور اسکے افتتاح کے لئے قائم ہوئے ایسا آخر زمانے میں قائم ہونیوالا اور
 امت کو ہلاکت سے بچا پیو والا فرمائے پس چاہئے کہ جیسا خلیفہ اللہ ہونا اور عصمت نصی ہی اسکا علم قطعی ہو اسی لئے
 یواقیت کے ۶۵ دین محبت میں شیخ اکبر کے حوالے سے لکھا ہے کہ ہندی کہی اپنے طرف سے کچھ نہ کہیگا اور عصمت اسکی
 نصی ہی جیسا رسول کی عصمت عقلی ہے اور ہندی پر قیاس حرام ہے یعنی جو اللہ تعالیٰ سے سینکا وہی کہیگا جیسا
 عقیدہ شانزدہم میں گذرا اور باب ہشتم میں بھی بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ پس جبکہ لئے کہ خطا جواز ہو اور اپنے
 قیاس و رائے سے معنی متشابہات کا بموافقت حکمت وغیرہ بیان کرے صحیح ہو جاوے اور جو من عند اللہ بیان
 کرے تفسیر بالکرا کہلاوے یہہ مقولہ مسود کا بعینہ علمائے اہل کتاب سر کیا مطابقت النعل بالنعل ہی جو قرآن
 اور رسول کے لئے کہتے ہیں رجا اور یہہ نہایت نامعقول امر ہے الخ ہدایت یہہ مقولہ مسود از بس دلیل
 نادانی ہے کہ لکھا خاص مخاطب الہی وہی ہیں اسلام کا قسم ہر آدمی و اعلیٰ سمجھ سکتے ہیں کہ کلام الہی کے مخاطب کافر و
 مسلمان سبھی ہیں قیامت تک اسی لئے ہمارے رسول جن جن کا خطاب ان کو چچا دئے خواہ حاضر ہو و خواہ
 غایب جیسا بیان اسکا اور گذرا اور آگے بھی قریب ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ رجا بلکہ یہہ امر مخالف قرآن ہی الخ
 ہدایت اللہ تعالیٰ اہل حق کو دشمنوں کی تحریر و تقریر سے دلیل پہنچاتا ہے یعنی مسود کے لئے ہوئے آیات
 ہماری دلیل میں چنانچہ آیت اول کا مفاد یہہ ہے کہ جو چیز جنکے لئے اتری انکو بیان ہو پھر رسول حاضرین کے لئے
 جو احکام مخصوص تھے بیان فرمائے اور مابعد والوں کے واسطے صحابہ تابعین الی یومنا ہذا ہر ہر وقت کے علما ربانی
 بیان کرتے چلے آئے چونکہ ہندی بھی خلیفہ اللہ ہیں وہ بھی اپنے وقت کے ضرورت کے احکام بیان فرمانا واجب
 کیونکہ قرآن خاتم کتب اللہ ہے اسی پر دوسری آیت بھی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمایا کہ جن امور میں اختلاف ہے بیان
 کر دے پس جہاں کہ اختلاف واقع ہے اسی کا بیان لازم ہے تیسری آیت سے یہہ مراد ہے کہ ہر قوم کے لئے اس قوم کی

اب ایت اور نور کے تئیں
لوں کے گارڈ سکو دادوں پر لڑاؤ تا
جہاں آتی ہیں کل کے یکے یکے
دفع اور دوجہ کے منتظر ہیں
اور بپاد دادوں کے پیچھے
سیادت جہان کے واسطے بیاد
یہ ب نامہ ایت فہدی کی
تھار سے پیشواؤں پر ہوں
دوسرے نام بنائے ہو جب
کون تم اپنی بات بانٹے گا
انہی میں غرضی

[illegible][illegible]

یہ دوسرے فقرہ
 لکھائی خدا تعالیٰ نے
 ہم خدمت کی اہمیت
 دہنہ نافرمانی کی کیا گستاخانہ
 ہی اور کچھ کے خیال پر
 ایسا چاہئے کہ نہ کہوں میں ایک طالب
 العلوم العلوم مولانا عبدالحی
 کی خدمت میں دل سے
 علم کا ہر نور اور نور کی ہر بوند
 کھماری کی ذات ہی کا ہر نور
 سید مراد علی شاہ

اور فرمایا جل جلالہ وعظم برہانہ نے حکم متکرون فی الدنیا والاخرۃ صاحب حسینی سلجی سے یون نقل کرتا ہی کہ گفت
 تھو دنیا و آخرت آنت کہ بدائی کہ ایشان قاطعان طریق اند وقال رسول اللہ الدنیا حرام علی الآخرۃ والاخرۃ حرام
 علی اہل الدنیا و ہما حرامان علی اہل اللہ دنیوی و عقبی حجاب عاشق بہت و میل ایشان کی زعاشق لایق بہت ہو
 اور ایک وقت تو نگران کفار رسول سے عرض کے کہ تمہاری مجلس میں غلامان اور محتاجان میں ہکو تنگ آتا ہی کہ انکے
 ساتھ بیٹھیں اگر ان کو اپنی مجلس سے نکالیں تو ہم اگر قرآن سینگے پس عمرہ کے عرض کرنے سے رسول اللہ نے اس امر میں
 نوشتہ نے جناب رضوی کو حکم فرمائے تب یہ آیت نازل ہوئی کہ فرمایا رب الجلس لا تطرد الذین یدعون بالعدۃ و رضی
 یہ یدون وجہ کشف الاسرار و حسینی وغیرہ میں لکھتے ہیں ارادہ تین طور پر ہی اول فقط دنیا کا ارادہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ
 فرمایا ہی یہ یدون عرض الدنیا اسکو و نشان میں دنیا کی زیادتی پر دین کے نقصان سے راضی رہنا اور فقروں سے
 بیزار و سرافقہ آخرت کا ارادہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی و من اراد الاخرۃ و سی لہا سبعا اسکو بھی و علامت میں ایک
 یہ کہ سلاستی دین کے لئے دنیا کے نقصان کو راضی رہنا اور فقروں سے محبت رکھنا تیسرا فقط اللہ تعالیٰ کے دیدار کو چاہنا
 جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یہ یدون و جہد پس وہ دونوں جہان پر لات مارنا ہی کہ اپنے سے اور خلص سے آزاد ہو جانا
 ان کے لئے اللہ تعالیٰ رسول اللہ پر عتاب کیا کہ فرمایا تا علیک من حسابہم من شیء و ما من حسابک علیہم من شیء فطر و ہم
 فکون من الظالمین و کذلک قسا بعضہم بعض لعلو اہول و من اللہ علیہم من بیننا الیس اللہ با علم بالثکرین پس وہی
 انکی پیروی پر یہی کہنا ہی یہ دکنی دہو نداری ہی مسلمان میں پس معلوم ہو کہ یہ عادت قدیمی ہی کہ مومنین محتاج رہیں اور
 کفار ان کو ایسا ہی کہیں کہ یہ چند حقیر ہی ہم میں سے مومن ہیں اور فرمایا جل جلالہ افمن وعدناہ و عدنا فہو لاقیۃ
 کمن متعنا متاع الحیوۃ الدنیا ثم یموت ثم یوم القیمۃ من المقبوعین اس آیت سے بہد بات ظاہر ہی کہ عاقبت کی بہتری کا وعدہ
 مومنون کے لئے ہی جیسا دنیا داری کافروں کے لئے اور فرمایا جل جلالہ نے قالوا لازل ہذا القرآن علی رجل من
 قرینین اجمع مومن رحمت ربک سخن تمنا منہم حبشتم فی الحیوۃ الدنیا و رضا بعضہم فوق بعض درجات لیخذ بعضہم بعضا سخر یا و حرمہ
 ربک خیر ما یحییون اس آیت کا شان نزول یہ ہی جب قرآن نازل ہوا کفار کہنے لگے کہ اگر اللہ تعالیٰ یہ خدمت دینا
 اور قرآن نازل کرنا تو کئے اور طایف میں سے کسی دو تمند کو دینا کیونکہ یہ خدمت رسالت بہت بڑی چیز ہی چاہئے کہ
 ایسی خدمت والا سب ممتاز رہے جیسا مسود و ہدویت کے لئے کہہ رہا ہی پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کیا نبوت جو رحمت
 الہی ہی اسکو تم تقسیم کرنے ہو دنیا کی نعمت جو خاص ہم تمہارے لئے بنا ئے ہیں سو کو طاقت نہیں کہ اس میں کچھ کمی یا زیادتی
 اپنے طرف سے کر لیں تو یہاں تغیر والے لکھتے ہیں کہ کفار منصب رسالت کو اسباب ظاہر یہ دینیو پر کہ دولت و لشکر ہی

یہ دوسرے فقرہ
 لکھائی خدا تعالیٰ نے
 ہم خدمت کی اہمیت
 دہنہ نافرمانی کی کیا گستاخانہ
 ہی اور کچھ کے خیال پر
 ایسا چاہئے کہ نہ کہوں میں ایک طالب
 العلوم العلوم مولانا عبدالحی
 کی خدمت میں دل سے
 علم کا ہر نور اور نور کی ہر بوند
 کھماری کی ذات ہی کا ہر نور
 سید مراد علی شاہ

یہ دوسرے فقرہ
 لکھائی خدا تعالیٰ نے
 ہم خدمت کی اہمیت
 دہنہ نافرمانی کی کیا گستاخانہ
 ہی اور کچھ کے خیال پر
 ایسا چاہئے کہ نہ کہوں میں ایک طالب
 العلوم العلوم مولانا عبدالحی
 کی خدمت میں دل سے
 علم کا ہر نور اور نور کی ہر بوند
 کھماری کی ذات ہی کا ہر نور
 سید مراد علی شاہ

یہ دوسرے فقرہ
 لکھائی خدا تعالیٰ نے
 ہم خدمت کی اہمیت
 دہنہ نافرمانی کی کیا گستاخانہ
 ہی اور کچھ کے خیال پر
 ایسا چاہئے کہ نہ کہوں میں ایک طالب
 العلوم العلوم مولانا عبدالحی
 کی خدمت میں دل سے
 علم کا ہر نور اور نور کی ہر بوند
 کھماری کی ذات ہی کا ہر نور
 سید مراد علی شاہ

اور حقیقت مذہب کو سلطنت دنیوی میں منحصر سمجھے تو اللہ تعالیٰ فرمایا کہ تم دنیا کو جو آخرت پر برتر مانتے ہو عقلاً اور نقلاً غلط ہی کیونکہ دنیا ناقیم اور آخرت قائم اور ہمیشہ رہنے والی ہے اور انبیاء سالفہ کے سب کتب سب ہی معنی پر گواہی دیتے ہیں خصوصاً کتب ابراہیم و موسیٰ علیہما الصلوٰۃ سے بھی یہی ثابت ہے غرض ان آیات سے بھی ثابت ہوا کہ سب پیغمبر دنیا سے بیزار رہے اور حکم ہی کئے دنیا کو چھوڑ دو خصوصاً ہمارے رسول باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتہ دولت دنیوی کے کو بخیاں لانے پر قبولِ نقرائے اور جہد ہی کہ تابع بنی ثمن لوگوں کی حیر سے کیونکہ اس بری چیز کو قبول کرینگے اور ایسی بد چیز کہ سب انبیاء جسکو بد کہے کہ ان کے سب کتب میں یہی تھا کہ دنیا کی دولت اور اس کی محبت موجب ہلاکت دین ہی کیونکہ علامتِ حمیزہ اور دلیلِ ثبوتِ ہمدویت ہو سکتی ہے کہ جہد ہی کے یہاں تو دین کمال کو پہنچا ہے کہ دینداری کا کمال فقیری میں ہی نہ سلطنت میں بلکہ یہ بات ثابت ہے کہ اہل دولت سب انبیاء کے وقت میں اکثر نکاح کئے ہیں خصوصاً ہمارے رسول اللہ کے وقت میں بھی ایسا ہی ہوا ہے بلکہ جب اسلام کا غلبہ ہوا اور فقر سے صحابہ کو بڑا ریاضات و عبادت میں مصروف ہونے سے موردِ عتاب و تنبیہ ہوئے چہ جائیکہ دوسرا کہ شرک و کفر میں مبتلا ہو جاتا ہے چنانچہ عزیزِ مین بل تو ترون النبیۃ الدنیا والآخرۃ خیر والحق کی تفسیر میں لکھا ہے پس اب جائے کہ جہد ہی کا آنا است رسول اللہ کو اس ہلاکت سے بچانیکے لئے ہی کہ رسول فرما چکے ہیں کہ جہد ہی کے سبب میری امت ہلاکت سے بچے گی اور فرمائے ہیں کہ میری امتیوں کے دولتمند ہونے سے قرنا ہوں کہ اہم سالفہ بھی اسی سبب سے ہلاک ہوئے ہیں۔ خصوصاً اپنی آلِ پاک کے لئے دعا کئے کہ اہل انکو دنیا سے بقدر کفایت دے پس واجب ہوا کہ جہد ہی اور جہدویان فقیر رہیں اور ان کے خلیفہ دولت مند کہ فقیری موجبِ قرب الہی و دلیلِ حقیقتِ دین ہی اور دنیا داری باعثِ خسران و نقصانِ آخرت و ضلال و بعدت من جناب رب العالمین رجا حدیث شریف میں ہے کہ حضرت رسالت سے وعدہ کیا ہی اللہ تعالیٰ نے الخ ہدایت مطلب حق اللہ تعالیٰ جل سبحانہ و عظم برائے دشمنوں کے طرف سے ظاہر کرواتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ جناب رسالت سے کیا ہی سو وعدہ یہ ہے کہ ثوابانِ جہد ذکر کرنے حدیث طویل کے کہے کہ فرمائے رسول ان ربی قال یا محمد انی قضیت قضیاء فانہ لا یردوانی اعطیتک لا منک ان لا اہلکم نسبتہ عامۃ وان لا اسلط علیہم عدوان سو انفسہم شیخ بعیتہم ولوا جمع علیہم رب قطار ما حتی یكون معہم ہیکل بعضا اونسے بعضا روا مسلم ترمذی اور نسائی نے جناب بن الارث سے یوں ہی روایت کیا ہے اور مشاکات کے باب فضائل رسول اللہ میں بھی ایسا ہی مذکور ہے ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ رسول سے وعدہ کیا ہے کہ آپ کی امت مقبولہ بشرہ پر کوئی انکا غیر مسلط نہ ہوگا مگر آپ کی امت میں اہل حق اور اہل باطل ہونگے اور آپس میں جنگ کریں گے اور ہر باطلی کے

۹۰

حضرت رسالت
نام کے مولف عبد اللہ شاہ
بیات سرسبز اور دہشتان ہی
اس واسطے کہ اس کے میران کے
باب کا نام سید خان ہی خلیفہ
تو اس کی کتابیں کہ اس کے علم
قریب تفسیر جو صہین
و صہین سید خان فقط کہ
ای اور جو کہ اس وقت میں یہ
محیط کے شیخ متعین
ہو رہے تھے

عبدالحق صاحب دارالافتاء
فاریس پور

تاریخ

بسم الله الرحمن الرحيم

بن عبد السلام بن
محمد بن عبد السلام

مدرسہ اسلامیہ
نہالہ

بسم الله الرحمن الرحيم

عبدالمجید اسلمی

عبدالمجید

مفتی محمد رفیع الدین

سید احمد علی شاہ

بسم الله الرحمن الرحيم

100

سر همه گناهاست و گفت هر که دنیا را دوست دارد و آخرت بزیان آورد و هر که آخرت را دوست دارد دنیا را بزیان آورد پس آنچه با خدا اختیار کند آنچه نماید نزدین ارقم میگردد با بوی بکر بودم که اورا آب آوردند با بگسین شیرین کرده چون نزدیک دربان برد باز گرفت و بسیار بگریست تا همه بگریستیم خاموش شد پس گریستن گرفت چنانکه کس دلیری آن نبود که پرسید چون چشم پاک کرد گفتند یا خلیفه رسول الله چه وجه بود گفت یکروز با رسول الله نشسته بودم دیدم که بدست خود چیزی دور میکرد و هیچ چیز ندیدم فقم یا رسول الله این چیست گفت دنیا است که خود را بر من عرض میکند که اورا دور کردم و باز آمد و گفت اگر تو جستی ازین از من و کسانیکه بعد از تو باشند بچند اکنون ترسیدم که مرا آن دریافت و رسول گفت که حق تعالی هیچ چیز نیافرید دشمن تری روی از دنیا و تادیر با فریده است و با و نه نگرسته است یه دور روایت بھی دنیا کی حقیقت مین بین و گفت دنیا سرای بی سرایانست و مال بی مالان است هیچ آنکسی کند که در وی عقل نبود و دشمنی در طلب آن کسی کند که بی علم بود و حسد بران کسی برود که فتنه باشد و طلب او کسی کند که بی اقلین بود و گفت هر که با داد و بر خیزد و بیشتر بمبت او دنیا بود او نه از مردان خداست که دوزخ اورا است و چهار خصلت ملازم دل و با باشند و یکی هرگز بریده نشود و شخلیکه هرگز از ان فارغ نگردد و دورویشی که هرگز بتو نگری نرسد و امید یکم هرگز نبهائیت آن نرسد ابوهریره میگوید که روزی رسول گفت خوابی که دنیا بجملگی بتو نایم مراد است بگرفت و بگریانی بروی که دران استخوان سر مردم و گو سپند و خر قها و پلید بیاه مردم بود و گفت یا ابابره این سرا پد حرص و آز بود همچون سرا شاعر و استخوان شده است بی پوست و زود خاکستر شود و این پلید بیاه طعام ماء الوانست که بجهید بسیار بدست آورده اند و چنین بنیاد خستند که از ان همه میگریزند و این خر قهای جاها بختل ایشان است که با و می برد و این استخوان استخوانهای ستوران مرکب ایشانست که بر پشت آن گرد جهان میگردیدند و گفت دنیا هر که خواهد بر دنیا بگیرد گو بگری که جای آنست پس هر که حاضر بود بگریست و رسول گفت تا دنیا را فریده اند میان زمین و آسمان آویخته است که حق تعالی بآن ننگر بسته است و در قیامت گوید مرا بگریستن بنده گان خود و گوید خاموش ای ناچیز نرسندیم دران جهان که تو کسی را پاشی امروز پسندم و گفت گروهی بیایند روز قیامت که کردارهای ایشان چون کوههای تها بود و همه را بدوزخ فرستند گفتند یا رسول الله ایشان اهل نماز باشند گفت نماز کنند و روزه دارند و شب نیز بخواب باشند لیکن چون از دنیا چیزی پیدا آید دران جهند یکروز رسول بیرون آمد و صحابه گفت کیمت از شما که نابیا باشد و خواهد که حق تعالی اورا دنیا گرداند بداند که هر که در دنیا رغبت کند و امید دران پیش گیرد حق تعالی بر قدر آن دل او را کوگرداند و هر که در دنیا زاهد شود و اهل کوتاه کند حق تعالی او را علمی دهد بی آنکه از کسی بیاموزد و راه بوی نماید بی آنکه دلیل در میان باشد یکروز رسول بیرون آمد و ابو عبیده جراح از بکرین مالی فرستاده بود و انصار شنیده بودند

کفر میں عبد اللہؐ نے
بین الاقوامی
ایک بھائی بادشاہ کا نام عبد اللہ
فرمان کر کا فر اور کافر کیا
کیونکہ گویا اور فرما کر اپنے
باب کا نام شیخ شریعت کیل
نے کے اور حضرت رسالت کے
باب کا نام عبد اللہؐ ہے
کیا اور اس کو ہر کتاب

92

یہ خبر سنا تو عقلی ہی اور تمام
 امت کا صحابہ کرام سے بیکو بیک
 اجماعی ہی کہ حضرت محمد بن عبد اللہ
 بن عبد المطلب بن ہاشم بن کوفی
 و داؤدی یعنی اس آدمی کے اختلاف
 اور انکار بہت رکھے اور اجماع
 و متواتر دلیل عقلی ہی بسے
 نزدیک بلکہ خود ہدی کا قول
 اونی کہ تون میں نہ کہی کہ
 منکر اجماع صحابہ نبوت اور صحابہ
 نبوت و جاتی باوجود

اب چاہئے کہ ثابت کریں
مطابقت ناموں میں منطقی
ایک مطلب ثابت ہو جائے
الٹ ثابت کرنے میں بھی منطقی
نقائص اور کمزوری کہ اس قدر
بکے اصول پر ہندی مصحح چاہتا
کہ اورنگی اس واسطے کہ ہندوین
کہان بانی ہی منشی بہار کا
کا انکار کیا اب جدیدیت
اس اعتقاد کے ایک ایسے اچھل
دولایت کا

عن أبي جعفر شريح جلال الدين
سبحي رحمه الله عليه أنه
رأس رسالة أنبات ايمان
والدين حضرت زين نصيف
فراسه بن ولي بن
عن أبيان قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم
رايتم الرايات السود فوجت
من قبل فرسان قاتلها
فان فيها خفيقة والله المبدي

رواہ احمد البیہقی فی تہذیب
النبیۃ کذا فی التلکوفہ فیہ
فرما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ اگر کسی نے اس حدیث کو صحیح سمجھا
تو اس کا اجر اتنا ہے جتنا کہ ایک
سلاخ لکڑی کا ٹکڑا ہو جس پر
ایک سو سال کا عرصہ ہو

چونکہ عذاب بیاہر من نیز در میان ایشان باندہم اکنون بر کنار دوزخ ام ندانم خلاص یا ہم یا در دوزخ افتیم عیسیٰ گفت
ای حواریان ماں جو تک درشت و جامہ پلاس و خواب بر مغز بلہ بسیار بہتر بود بجا فیت در دنیا و آخرت عیسیٰ را
گفتند ما را چیزی بیا موز کہ بآن محتالی ما را دوست گیر و گفت دنیا را دشمن گیرید تا محتالی شمارا دوست گیرد و ابو حازم میگوید
کہ حذر کنید از دنیا کہ شنیدہ ام کہ ہر کہ دنیا را بزرگ دارد و در قیامت او را بدر آرد و بر سر او منادی میگوید کہ این آنست کہ چیز
حق تعالی حقیر داشت و بزرگ داشتہ است فقیس میگوید کہ اگر ہر دنیا بمن دہند حلال و حرام از ان چنانکہ شمار
مرد از ننگ دارد و اصل ششمین فرماتے ہیں گفتند یا رسول اللہ بدترین مہمت تو کیا ننگ گفت تو ننگ ان الخ اور
فرماتے ہیں رسول گفت کہ دنیا را باہل دنیا بگذرید کہ ہر کہ از ان چیزی بگرفت بیش از کفایت خود ہلاک خود ہست کہ میگوید
آدرکن چہارم کی اصل چہارم سے ہم چہارم میں لکھتے ہیں رسول از سفری آمدہ بود بدرخانہ فاطمہ رسید پردہ دید
بدرخانہ او دو حلقہ سیمین در دست او بازگشت و زکراہت آن چون فاطمہ بدانت آن دو حلقہ بدرجی و نیم بفرخت
و بآن پردہ با ہم بصدقہ داد پس رسول با دہل خوش کرد و گفت نیکو کردی و درخانہ عائشہ صدیقہ رہ پردہ بود رسول گفت
برگاہ کہ چشم من برین افتد دنیا را بیا دہ من آورد و برید و بطلان کس بدید و اور عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ کہے
یکبار نزد رسول زرا آوردہ بود و نہ ہمہ تمہمت کردش و دنیا را نہ ہمہ شب بخواب بود تا با خربش آنرا یکسی داد و در خواب
خوش شد انکہ گفت چگونہ بودی حال من اگر مردی و این شش دنیا را بمن بودی اور کہے ہیں رسول با عائشہ گفت
اگر خواہی کہ فرامادریابی در دیش و از زندگانی کن و از نشست با تو نگردن و در باش و پیچ پیراہن بیرون کنی تا پارہ
برندوزی اور اصل ششمین کن سیم کے فرماتے ہیں دنیا برترہ درجہ بود مقدار ضرورت ہست بطعام و جامہ و
مسکن و دورای آن مقدار حاجت ہست و دورای آن مقدار زینت ہست و زیادت تجمل ہست و آن آخر ندارد ہر کہ ضرورت
اقتصار کرد درست و ہر کہ بدرجہ تجمل رفت در نادیدہ افتاد کہ آخر ندارد و ہر کہ بجاہت اقتصار کرد از خطر خالی نیست
کہ حاجت را دو طرف ہست یکی آنکہ بضرورت نزدیک ہست و یکی آنکہ بتعم نزدیک ہست و میان این ہر دو درجہ کہ آن
یکمال اجبتا و توان دانست و باشد کہ زیادتی کہ بآن حاجت بنود از حساب حاجت گیرد و در خطر حساب افتد و بزرگان
و اہل جہنم با این سبب بودہ کہ بر قدر ضرورت اقتصار کردہ اند و امام و مقتدا و پیران اولی قری ہست انتہی یہ روایت
بالا مذکور ہے لحاظ ترتیب حسب ضرورت لکھے گئے ہیں اب علمندان اہل انصاف سے التماس ہی کہ مسودہ قولہ نقلی
و عدا اللہ الذین آمنوا لایہ اور حدیث کے سند سے عدم تسلط دشمن امت مرحومہ محمدیہ پر جو ہمارے ابطال کے لئے
دلیل لایا ہی تحریف ہی یا نہین اگر تحریف ہی تو مسودہ اور اسکے مذہب کو کہ دولت دنیا اصل مذہب قرار دیا ہی

و اسطے شاہ و در حدیث
بین یکین دن بہرگز نہ بقی
نبون ہستی اسو اسطے کہ انکے
مہدی کے ساتھ سچا جنتو
مفلک کالج کچھ سچا سچا
بیچنی کہ دوزخ کاسٹ انکے
دوسرے کہ انکے مہدی کا بیچنا
کے خراسان کو گئے اور دین
کے بیرون بیچنے کے مقام فراموش گئے

۹۵

خراسان کی طرف سے آنا ہر
کہان صادق آتائی کہ مسدود
حدیث کا ہودین مگر ہودی
و لگ فقط لفظ خراسان کا دیکھ کر
اپنے واسطے سند نظر اساتین
اور ہر امر و تہذیب متونی کہ
اچانہ ہر جاستہ میں چنانہ بیسی
مہدی مصنف ربان حدیث
سند سالہ بخارہ تلواریات مطبوعہ
مسکرمہ قری کا صفحہ ۱۷ میں
میں حدیث مذکور کی یوں لکھے

ہم نے اس حدیث کو صحیح سمجھا
تو اس کا اجر اتنا ہے جتنا کہ ایک
سلاخ لکڑی کا ٹکڑا ہو جس پر
ایک سو سال کا عرصہ ہو

کی ہستی اور اس کی کتب میں
 دوسری حدیث میں بھی لکھی
 موافق واقع اور ظاہر ہوئی
 بہت سی حدیث میں لکھی
 علیہ السلام اور اس کے
 بیانیہ انداز

کہ ان کے کتب میں ایک
 حدیث میں ہے کہ
 یقیناً کتب میں لکھی
 غم لایعصرانی واحد ہنرم
 الرایات السود من فی الشرف
 فیفتکو غم قلام یفتکو قوم ذکر
 شیخ لایان حفظ افضل اذا
 رایتوه فیاہوہ ولو جوا علی اللہ
 فاند غیفہ اللہ الہدی الخیر
 اسکے ہی سے غلبہ کے کہ نقل

اور دیگر کتب میں لکھی
 بنیاد خلافت کے لئے تین کتاب
 ابن خلیفہ بن محمد بن ابی بکر
 کسی ایک کے لئے نہیں لکھی
 نہ تین بیات کے لئے
 مشرق کے چھ ایک کے لئے
 کہ یہ جنگ کے لئے دی گئی
 قوم جو فرما رہے ہیں کہ
 اسکو تو بیعت کر کے لے
 گئے یا باہر ہو کر بیعت
 دیاں خلیفہ اللہ تعالیٰ علیہ
 شریف کے لئے لکھی
 خلیفہ ابی بکر بن عبد
 اللہ و جبرائیل بن عبد
 بنان بن ابی بکر بن عبد
 مولانا دینا تو قلع
 تقدیر نسیم رضا فقیر
 کے جو مالک شرفی ہیں
 خصوصاً شرفی

جھوٹ جانکر ترک کریں اور ہمارے امام برحق مجددی موعود کی تصدیق کریں اگر وہ تحریف نہیں تو مسود کی لائی ہوئی
 آیت وحدیث کے منہ معتبر تفسیر وغیرہ سے اور آیات و احادیث دنیا و اہل دنیا کی حقیقت میں جو بیان ہو گیا
 روید لائل بتلاوین کیونکہ ان آیات اور احادیث سے یہ ثابت ہوا ہے کہ دنیا حق کافرون کا ہی اور کمال ایمان
 ترک دنیا اور رسول فرماے ہیں کہ مجددی دین کے کامل کرنے کو اللہ تعالیٰ کے طرف سے مبعوث ہوگا اور مسود
 کہتا ہے کہ دنیا کی دولت کو کامل کر لیا جائے **فائدہ فقیر و نکی مرتبت میں** امام محمد غزالی ۴ رکن منجیات کے
 اصل چہارم میں فرماتے ہیں بادلکھ حق تعالیٰ میگوید کہ للفقر المہاجرین درویشی را پیش جہت داشت رسول گفت
 خدا یتالی دوست دار و درویش میل یار ساراو گفت ای بلال جب کہن تا چون نجاہی رفت ازین دنیا درویش باش
 نہ تو مگر و گفت درویشان امت من در بہشت روند پیش از تو نگران بہ پانصد سال و در یک روایت کچھ سال
 مگر باین درویش حریص خواستہ باشد و بآن درویش خورند و راضی و گفت بہترین امت درویشانند و زودین
 کہ در بہشت بگرد و ضعیفانند موی گفت بار خدا یا دوستان تو از خلق کیا نند تا ایشان را دوست گیرم فرمود ہر جا کہ
 درویش ہست درویش یعنی درویش تمام رسول گفت درویش را روز قیامت بیارند چنانکہ مردمان از یکدیگر عذر خواہند
 خدا یتالی از وی عذر خواہد و گوید بندہ من نہ از خواری بود کہ دنیا را از تو باز داشتہم لاکن ازان بود تا غلبہا و اگر مہتہا
 من بیابی برو در میان این حقوق خلاق و ہر کہ ترار و زمی برای من طعام یا جامہ دادہ ہست دست دی بگیر کہ اورا
 و کار تو کردم و خلق آنروز در عرق عرق باشند اور و ہر کہ یاوی نکوئی کردہ باشد دست گیر و دوبرون آور و گفت
 با درویشان آشنائی گیرید و با ایشان نکوی کنید کہ ایشان را دولت راہ ہست گفتند آن چہست گفت در قیامت ایشان
 گویند کہ ہر کہ پارہ نان و شربتی آب و خرما جامہ دادہ ہست دست ایشان بگیرد و بہر بہشت برید و علی بن رواست کند
 کہ رسول فرمود ہر گاہ کہ خلق روی بچرخ دنیا و عمارت آن آورند و درویشان را دشمن دارند خدا یتالی ایشان را بجا چہیز
 مبتلا کند قحط زمان و جور سلطان و خیانت قاضیان شوکت و قوت کافران و دشمنان ابن عباسؓ میگوید بدست
 کیسکہ سبب درویشی کسی را خوار دار و سبب تو لکری عزیز دار و انتہی اگر چہ مر است و مدارج فقیروں کے ایسے ہیں کہ
 جسکے بیان کو نہایت نہیں بیان تھے پر ہی اختصار ہوا پس اب دیکھئے کہ مسود سبب فقری کے ہمارے مذہب کی خفا
 کر کے دولت دینی کا خزانہ ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کہ دنیا کا ارادہ رکھتا ہے ہم اسکو کچھ دیتے ہیں اور ہمیں آخر
 میں کچھ اسکا حصہ حضرت علیؓ کہم اللہ وجہ فرماتے ہیں **شعر** رخصیا قسمت الجبار فیناؤ لنا علم دلاعدای مال
دلیل دوازہم کا ثبوت رجاء حاصل کلام دوام میں الخ ہدایت پہلے معلوم کریں کہ امیر

یہ روایت صحاح میں نہیں ہے بلکہ ابن کثیر نے اسکو رد کیا ہے

نبی کرم اللہ کے فرمان میں کہنے امر کا قید ہی لینے اول بعد زمان کہ راوی نے اس امر پر اشارہ بھی فرمایا سال قبل
عن ابی ہریرۃ کہ حرف عن مضمون تجاؤز اور بعد پر دلالت کرتا ہی اسکے جواب میں جناب امیر لفظ سیہات فرمائے کہ بعد زمان
پر دلالت ہی اور بیخبرج فی آخر الزمان کہ اسی سے متعلق ہی بعد از منہ پر دلالت کرتا ہی دوسرا عقد قسمہ کہ یہ اشارہ بھی متعلق
خروج کے ساتھ ہی جو وہ مقید ہی آخر زمانے میں تیسرے سمیت عند اللہ نہ کسی دوسرے دینیوی طور سے جو تھا اجتماع
قوم کر یاں باچو ان تالیف قلوب فیما بین چھٹا کسی اپنے کے خروج سے غلگین ہونا سا تو ان کیسے اپنے میں آنے
سے خوش ہونا آتھو ان اجتماع اصحاب ہمدی بقدر اصحاب بدر اور طاوٹ کے ہونا تو ان آگے پیچھے کے مومنین ہونے
کوئی نہ ترہنا جب یہ قیودات معلوم ہو چکے غور کریں کہ مسود اسمیں کیا کیا تحریفات کیا ہی رجحان صفات مذکورہ خصا
ہمدی سے بنیں الخ ہدایت ہر شخص سمجھ سکتا ہی کہ جناب مرتضوی ان صفات کو بطور علامت مزینہ کے بیان
فرماتے ہیں اور مسود کہتا ہی کہ یہ خصائص ہمدی سے بنیں غرض امیر المومنین کی یہ ہی کہ ہمدیست کا دعویٰ کرنیو
کے لئے یہ علامت ضروری ہیں باہن طو ان سے آگے پچھون کو سبقت ہنو گو کہ دوسرے میں ہون یا ہون کیونکہ
یہ علامت انبیاء اور ان کے حضوری لوگوں کے خصوصیات سے ہیں اور مابعد میں بتجا خلاصہ اسکا یہ ہی کہ مدعی اس امر
بزرگ کا یا اللہ کی طرف سے دعویٰ کر گیا یا اپنے نفس کے اغوے و فریشتیان سے اول کے لئے یہ علامت جواب
ہیں کہ یہ امور دروغ زمین پر چند جمع ہونگے اور ثانی کہ رغبت اسکی طلب دولت دنیا و جاہ سے خالی ہونگی اسمیں ممکن
بنیں کہ یہ ہر موع جمع ہون نہ یہ کہ ہمدی تام زمانے کے انبیاء و اولیاء و صلحا کے خلاف پر کوئی بات لاوے رجحان
مراد متقدمین سے الخ ہدایت انبیاء کو علیہم الصلوٰۃ والسلام اصحاب ہمدی پر سبقت ہونے میں جو مسود داخل
کیا محض نا جنمی ہی کہ یہاں انبیاء کا بالکل جناب مرتضوی نے ذکر نہیں فرمائے مگر صحابہ کو ذکر بھی کئے کہ اس صاف
معلوم ہوتا ہی کل انبیاء کے اصحاب اس سابقین میں داخل ہیں کہ ہم جنس ہیں حبیب اللہ تعالیٰ انکی جنسیت پر خبر دیا قبی
تعالیٰ و آخرین منہم حبیب اور پر دلیل بازو ہم میں اس آیت کا مذکور ہوا اور عیسیٰ کے اصحاب جو بعد تشریف لائیکے ہونگے وہ آخرین
میں داخل ہیں اسکا بیان باب التسمیہ میں بھی ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ رجحان اس کمال نقسانی کا اثبات رفقا شیخ
جو بنوری میں الخ ہدایت اسکی اثبات کے چند دلیل ہیں کہ ادنی عقل رکھنے والا سمجھ سکتا ہی اول یہ کہ باوجود
اس گریہ و گناہ کے ان کے اعلیٰ سے ادنیٰ تک طالب دنیا نہیں بلکہ ان کے نزدیک طالب دنیا کا فری دوسری یہ کہ
لوگ احکام شریعہ پر ایسا استوار ہیں کہ کسی بدعت کے مرتکب نہیں کیا اعلیٰ کیا ادنیٰ کیا پر کیا فریہ اگر کوئی بدکار شاذ
و نادکر الندا و کالمعدوم ہی کوئی بدعت کا کام کر لیا اگر اسکے برادر و ن کو معلوم ہو تو اسکو سزا سنش کرتے ہیں اور وہ

انہی سورتوں کی
 انتہی شرف کی حسبِ آدمی کو
 خوف خدا اور سوسے کو
 دیکھا اور سوسے کو
 خوف اور توبہ کی کیا
 اور کچھ علاج نہیں کیا
 اس شرف کے سلف کو
 حالتِ کبریا کے ذائقے
 علاوہ کئے ہیں وہ عقل
 اس ملکِ حبشہ اول میں
 بعضی روایت ہے کہ

۹۷

اوسکو بھی نہایت ترجمہ
 کیا دوسری خطایہ کہ تمام روایات
 میں الروایات السود ترکیب یعنی
 ہی اوسکو ترکیب اضافی کر دیا
 تیسری خطایہ کہ لفظ سود کو حج
 سودا کی صفت روایات کی ہی
 اوسکو مصدر لکھ کر یعنی سیادت
 کے ترجمہ کی طرح ہی خطایہ کہ جہات
 کہ زبان عرب میں یعنی ایستغاثی
 اوسکا معنی ماسکے مجھے شاید
 خیال کیا کہ جہات ہندی جہات
 اردو دین

[illegible]

خوہاں کی طرف سے
میں نے

نہیہ کہ مکتوبہ

تو انسان کو غیب کا

سے لگائی ہوئی

اور مصداق اس حدیث
نشان

طہر و نیکوئی

ہمیں دین اور دنیا

آؤن سکا طائفہ

کلاس
خونسان

نادم رہتا ہی خصوصاً انکے فقر اور شانین بر چند کسی نوع کے منہیات کے مرتکب نہیں ہو سیں اگر کسی منظور ہو
آزمایوے تیسرا ان کے یہاں ادنا فقیر وارد دنیا پر گناہ جان کر نہیں جاتا جیسا کہ آیات اور احادیث سے اوپر گذر چکا
کوئی ضرورت تو یہ داعی ہو اور جاوے تو نادم رہتا ہی اور اسکے مثل کے لوگ سکواز بس حقیر سمجھتے ہیں جو چاہیے یہ کہ ان کے
مشائخ کے یہاں مانند مشائخ مخالفین کے بالکل اسباب شان ترک نہیں بلکہ انکا عمل یہ ہی جو اوے ایتار کرتے
ہیں پھر اب کوئی کہے ان کے ریاضات و گریہ و بکا یا وجہ جاہ میں تو اسکا کہنا بے دلیل ہی کیونکہ ریا کا اصل مطلب
حصول اسباب دنیوی ہی اور انکا دعوی مدلل با دلائل واضح ہی اور اعتقاد ان کا البتہ مطالعہ سے اس رسالے کے صفا
ظاہر ہو گا کہ قطعاً و یقیناً مطابق اہل سنت و جماعت کے ہی اس تقریر سے معلوم ہوا کہ مسودہ کا کہنا فقط تعصب و عناد سے
ہی اس پر یہ بھی دلیل کذب مسودہ کی کہ لکھا ہی کتاب و اجماع کے مخالف جا بجا اس رسالے سے ثابت ہی الخ اور یہ خادم
الفقر اور اسکے اقرے و دروغ گو یاں جو بیان کیا ہی اور آئندہ بھی بیان ہونگے البتہ اسے اہل انصاف جان لینگے خصوصاً
ہمارے امام پر یہاں اقرہ کر کے کہتا ہی کہ جو حدیث رسول اللہ کی اس بندے کے مخالف ہو اسکو میں تسلیم نہیں
کرتا ہوں فرماتے ہیں اور اسکی تحقیق عقیدہ شانزدہم میں بیان کیا ہی اور یہ خادم الفقر اسکا جواب بھی وہاں لکھ چکا
ہی بلکہ وہ دلائل ہمارے کتب سے جو وہاں لاتا ہی اسی سے اسکا کذب ثابت ہی کہ اس میں ہی مذکور ہی کہ جو حدیث
غیر متواترہ مخالف احوال و اقوال امام کے ہوں اسکے راوی کی غلطی ہی ایسا ہی ائمہ اور محدثین بہت احادیث میں بیان
کئے ہیں چنانچہ کسی راوی کے نزدیک کوئی حدیث صحیح ہی تو دوسرے کے نزدیک وضعی ہی اور ایک امام نے ایک حدیث
کو صحیح جانکر اسکو اپنی دلیل بنایا تو دوسرے نے اسکے خلاف محنت کیا اور مقتدیوں کو انکے بھی اپنے امام کی صحت و صواب
یقین لازم ہی اور دوسرے کی خطا پر پس جہڑی کہ معصوم ہیں آپکا مخالف واجب ہی کہ غلطی ہووے اور یہ تقریر دلیل
کی ابتدا میں بھی ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ عذاب اللہ لمن کذب اور عقیدہ مذکورہ میں یہ بھی ثابت ہو چکا کہ ہمارے امام
بار مایہی دعوی کئے کہ میں رسول کا تابع ہوں اور مسودہ نے یہاں مثال خراج اور جوگی بر لگی وغیرہ کے بنا کر ایسے گناہ
بد اعتقاد دی و بد مذہبی کو سبب بیکاری اعمال جان کیا سوچ ہی کہ خدا کے نبیوں سے جو منکر ہوتا ہی یا باوجود اقبال
کے ایسا اعتقاد بد پیدا کرتا ہی کہ اپنے بنی کی میزان شرع سے خارج ہوا اسکے عمل بیکار ہوتے ہیں ہکوینے جہد وہ کو
نہ کسی بتے سے انکار ہی نہ انکا اعتقاد مخالف ضابطہ شرع رسول ہی گئی خاصے سنت و جماعت کے پیرو میں اسکا
ثبوت اور عقاید کے بیان وغیرہ سے ہو چکا باقی شہادت بھی انشاء اللہ تعالیٰ اگے دفع ہو جاوینگے جب ثابت ہوا
کہ جہد وہ یہ بنیات خدا کے مومن میں اور اعتقاد ان کا موافق میزان شرع کے موزون ہی ہو جب اس فرمان جناب

اگر قہری ہو تو
کلاسٹانوں سے کس کا صفہ جانب
خواسان سے آئے تھی یہ حدیث
اوستا کو اقیقہ بین ہی بلکہ اس
خفاف ہی اور تاکید کرتی
نہا نید اور عدم سنجش جو نور
کے اوستا و مادہ و تفریم اور
بعد اس کے بیٹے تفریم اور
و مابین کو ایک کلمہ کہ فرما
میں ہونے اور یہ حدیث
ہرگز صادق بین ہی اسوا
کہ اس حدیث بین ہی کہ

۹۶
نقشِ نون میں خطِ شہدائے قدس
ہوگا اور بیانِ نوبہا ہر شانِ شے
نزد دینِ کویِ جہدی شے و دوسرے
یکہ حدیثِ ادب کہ حدیثِ ادب
کے متعلق بھی اوس میں کیا ہے
من قبلِ خراسان کے قبلِ الشرق
ای اس واسطے کہ خراسان بھی
میں جہتِ مشرق میں واقع ہے
اور یہ لوگ گجرات کو آئے
اور گجرات سے خراسان تھان
یا مابین مشرق و مغرب

کہ بیان میں قبل الشرق
 لوگ بھی محلِ عیش و ان
 و صحبت کر نہیوں ان کو
 شہر سے بہن بیکر ذاتِ ملک
 کو آورده کسی طور نہیں
 فقہ ہی آج بھی خطا کو
 موسمِ شبنم کی آواز بھی
 کہ شہر کی کیا حال کا کہ
 سی عادیہ میں سے معلوم

تبریز علیہ اور اسی خطے میں کرمچیت میں جاں ہلاک ہو گیا۔ مقتدر خوارزمی نے اس کا لالچہ دیکھ کر اس کے لئے ایک خطا بری عملی ساز دیکھ کر اسے اس کے گھر سے گھوسہ بکرتا ہوا دیکھا۔

[illegible]

کہ منکر و درود خروج مخالف فرمان علیؑ بلکہ فرمان رسولؐ ہی آپس اجتماع قوم گریان اور تالیف قلوب باہم دلیل فقیری کی ہی کہ دنیا داروں کے دل سب کثرت اسباب بعدہ عن طریق حق کے سخت و متفرق ہوتے ہیں کہ یہاں مبدی ہی اور مسود کا یہاں بیہ سلطنت اور نو برس کا قید قائم کرنا مانند یہود و نصاریٰ کے علماء کے معانیوں کے ہی جو ہمارے رسولؐ کے لئے روایات پاتے تھے اس میں ایسے توجہات کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے فرمایا یحرفون انکم عن مواضع بعینہ مسود کا حال ایسا ہی ہی اور روایت ابو نعیم عند الصدق و الصحت بھی بچند وجہ اسکے ابطال و سقوط کی دلیل ہیں ہی ایک یہ کہ شاید یہ کلام اپنے پدر بزرگوار سے سننے کے آگے ہی آپ اپنے قیاس سے اس حدیث کے موافق کہ رسولؐ فرماتے ہیں من ابی قتادہ قال قال رسول اللہ الایات بعد المائتین رواہ ابن ماجہ من مشکوٰۃ کہ ہوں اور بعد اس فرمان کو سنے ہوں دو سر یہ کہ جسے آپ سے سنا وہ غلطی کیا ہو تیسرا یہ کہ اغلب ہی کہ یہ وضع شیعہ ہی چنانچہ اس امر میں وہ لوگ بہت احادیث وضع کئے ہیں تاکہ امام محمد بن حسن عسکریؑ کی جہد و ست تحقیق ہو کہ وہ اجداد سو کے ہیں پس اب تحقیق و ظاہر ہی کہ مدلل و معقول خروج ہمدی اس روایت سے فوسو برس پر ہی اور اس سے مراد نو برس کی دولت لینا کہ اس میں بالکل ذکر سلطنت نہیں نہایت جہالت و پوچ گوئی ہی الزم بالانزم اب انصاف والوں کو بعد تحقیق معانی کلام مر تصویبی کے چاہئے کہ نظر کریں و نیداری طلب دنیا میں ہی یا طلب مولا میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ ان یرید الدنیا فوہ منہا و مالہ فی الآخرة من نصیب اور رسولؐ فرماتے ہیں طلب الدنیا راس کل خطیئۃ پس جو دنیا کا طالب ہی اُس سے بیزاری کرنا ہر مسلمان کو چاہئے علی الخصوص علما جو طالب دنیا ہوں ان سے برا ضرورین ہوتا ہی کہ لصوص الدین و قطع الطرق ان کے حق میں وارو ہی اور دلیل یازدہم میں انکا احوال بدلائل ساطع گذر چکا اور تارکان دنیا کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یا ایہا الذین امنوا ان تتقوا اللہ یحکم لکم فرقاناً اور رسولؐ اللہ فرماتے ہیں ترک الدنیا راس کل عبادۃ یہی حال فقرا و علماء جہد و یہ کا ہی کہ دلیل انکے حقیقت کی ہی دلیل سیزدہم کا ثبوت رجا مجیب اس قوم کی خیانتیں الخ ہدایت بار ما ذکر ہوا کہ جس دلیل میں شبہ ہوا حاجت تحریف و تبدیل کی رہے وہ نزدیک مومنین ہر مہینہ کے قابل استدلال نہیں کیونکہ جو دلیل انکی مخالفت پر نظر آوے وہ ان کے نزدیک صحیح نہیں ہی مثلاً بہت روایات و نبیا و صالحہ سے رسولؐ کے لئے وارو ہیں پس جبکہ موافق حال کے ہی ہمارے نزدیک وہی صحیح ہی کہ ہم اسکو قابل استدلال سمجھتے ہیں اور جو مخالفت پر مہم یقین جانتے ہیں کہ وہ جس کے نام سے مشہور ہی انکا کلام نہیں بلکہ وہ تصحیف ہمارے رسولؐ کے منکرین کی ہی ایسا ہی حق جہدی میں بھی جو دلیل آپکے احوال و آثار کے مخالف ہو وہ بالکل بے اعتبار ہی پھر ایسی بے اعتبار دلیل میں حاجت تحریف و تصحیف نہیں فاما اگر کوئی شخص کسی کلام کے منہ میں سہوا یا خطاۃ

توضیح میں سو مہینہ سیادت
سیادت بن سکتا ہی کہ سیادت
مہینہ فقر و قناعت و غیرہ کہ
نہایت العیش و تنعم و انفس
خطا کہ حدیث سو مہینہ عباد
شتر و شتر لا احفظ کرانچے
رسلے میں مطلق ذکر کرنا اور
نہ نہ جہد میں کچھ اسکا لغو
حال انکا کہ نسبت نقل غلط ہے
سنن ابن ماجہ میں وہ عبارت
روسی حدیث میں نہایت
رفعی لغو کہ وہ عبارت
اس میں اصل ہی کا مقصود ہی
اس کے کہ معنی اسکے ہیں کہ
روایت کیا کہ یہ بقیہ قوم
جو حضرت سنان بن زید کے
جو حضرت سنان بن زید کے
اور اس میں ہی کہ عبادت
نہیں ہی تنہا ہی اس بات کا
سرخ بون لگا کر حاکم اور نویم
بجای حدیث کو روایت کیا
اور ان کے راویوں کو وہ بات
کہ یہ یاد ہی اولی روایت
میں یہ عبارت ہی عن ثوبان
قال قال رسول اللہ صلی علیہ وسلم
یفتل عنکم عن ثوبان
لا یصیر لی واحد منکم غم غیظہ
السود من قبل الشرف فبما نزلتم
فما لیتکم قوم ثم لیتی غیظہ اللہ
اللہ ہی فاذا استقم بفاوہ
فاوہ و وجوہ علی انشا غیظہ
اللہ اللہ ہی اب ما ذکر غیظہ
رجع کل گیا اور وہ نہ متروکہ
علی حدیث ہی کہ عبادت
من ہی بودی کہ زیارت تو
کی قبول ہی اور نہت مقدم
ای نانی ہی کہ نہت ہی کہ مصنف
رسالہ حاضر فیہ بودی کہ نہت
لفظ عالم بیان غیر اس میں
اس قدر ہی نہیں سمجھتے ہیں
کہ اگر ایمان کچھ نہ نہیں لگتی
تو زانوہ اور باوہ اور باوہ
کی غیر کہ صرف راج
ہیں اس ہم و نہت پر

کم پیشی کے تحت ابطال مذہب نہیں الحاصل اعراض اور معنی کلام جناب مرتضوی کا جو مسودے لکھائی بچند وجہ ناقص
 ہی ایک یہ کہ لفظ طالعین کہ جمع ہی اسکو تثنیہ فرض کیا دوسرا یہ کہ معنی اسکا مآخذ کھولنے کیلئے کہ نیا لے بیٹے بہت خوشی و
 محبت و خلوص سے نیکی کر نیوالے ہی سوا سکو قریر یا پرگنہ مقرر کیا تیسرا سونے چاندی کے ہین کہنے سے ایمان یا ثواب آخرت
 وغیرہ کے خزانے صاف نظر آنے پر قریر یا پرگنہ میں خاص کر لیا بالفرض اگر اسکا معنی کسی مقام کا ہو اہل مقام مراد ہو گئے کہ
 لائق رحمت مومن مخلص مطیع ہوتے ہیں نہ مطلق قریر کہ جسین عاصی کا فرد دوسرے حیوانات گھر زمین وغیرہ بھی داخل ہیں
 جب مومنین اس سے مراد تشرع خزانوں کے محل وقوع بھی وہی ہوے پھر لفظ لاکن کسی اجماع کے رفع کے لئے ہی باہین ہٹا کر
 سر اس پر محض ہوا یہ کیف اتنی قطع و برید و تبدیل و تحریف پر بھی مسودے کے معنی میں یہ امر نہ کھلا کہ یہ خزانے کس کے
 ہیں اب یہ خادم الفقرا فرمان جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب کے کلام کا معنی لکھائی اہل الصاف کو چاہئے کہ بنظر
 دیانت ملاحظہ کر کے تصدیق امر حق اور انکار امر باطل کریں۔ معنی یہ ہی رحمت ہووے کھلے مآخذ نیکی کر نیوالوں کے لئے
 پس سچ ہی کہ خاص اللہ تعالیٰ کے خزانے اس نیکی کے بدلے ہیں کہ ہین ہین وہ خزانے سونے چاندی سے لیکن اس نیکی
 کے لئے مرد ہین کہ پہچانے ہیں اللہ تعالیٰ کو جیسا کہ حق اسکے پہچان کا ہی اور وہ مرد انصار مجہدی کے ہین اب اس معنی سے
 مسودے کی تحریف و تسوید کو لگا کر دیکھیں پس جو دنیا طلب ہی وہی شیخ سدو کا پیر وہی رجا علاوہ یہ کہ تھارے
 میران الخ ہدایت جیسا آحادیث میں اقسام ہین ایسا ہی نقول ہین بھی اقسام ہین اور روایت کا اعتبار کا ہین
 علماء مذہب کے اتفاق اور تحقیق پر ہوتا ہی اسی لئے ہی کہ مسودہ بیان کسی راوی کا پتا نہ دیا ویس چار دہم کا
ثبوت رجا روایت اول میں الخ ہدایت آحادیث کی صحت اور سند میں سو آئمہ مجتہدین کے سب علماء
 کا اجماع ہین کہ عمل و اعتقاد میں حدیث کی پیروی کرنا ان کو حرام ہی پس مسودے کا قول دوسرے آحادیث صحیحہ الی آخر خلاف
 عقیدہ سنت و جماعت ہی اسکی تحقیق اسی باب کے ابتدا میں دلائل گزری اور ابطال وجود ولایت عامہ حکومت تامہ
 دلیس دوم میں بیان ہو چکا اور جس امر کو رسالت مآب خالص مجہدی فرما دین اسکا انکار کرنا عین انکار ذات ختم
 رسالت ہی فاماسب اپنے کو باطنی کے نتیجہ انکار جناب ختم ولایت محمدیہ رہے حقیقت کلام ختم رسالت مسودہ سمجھائیے
 مراد فرمان جناب رسول اگر تم یہی کہ مدعی جہد ویت ضرور مامور باہین امر ہو چنانچہ کسی نے کہا رومی ضروری کہ سرخ
 و سپید ہو گا اس سے یہ بتا صادق ہین آئی کہ رومی کے سواے کوئی سرخ و سفید ہنودے بلکہ علامات اٹالی روم
 سے یہ بھی ایک علامت ہی اور جواب حب جاہ کا دلیل دواز دہم میں گذرا اس تقریر سے ساتویں روایت کا ثبوت
 بھی ہو چکا رجا دوسری روایت الخ ہدایت معنی حسب منطوق حدیث کو کہ جبکی محنت پر مسودے ایسا فایلی ہی

اہل بیت علیہم السلام
 جنگ بر سر اہل بیت علیہم السلام
 بعد اوسے اہل بیت علیہم السلام
 واقع ہوئے اور اہل بیت علیہم السلام
 ہمدی غلام ہوئے اور یہ بیان دو ہون
 اور مقتودین اس واسطے کہ ہمدی
 جو پوری قوم پر کی جنگ سے
 پیشتر ہو گیا ہے اور اگر علیہ السلام
 شرف سے انہوں ہمدی جو پوری
 اور دین میں کہ بتائیں تاریخ
 (نصف میان مصنف نے ارادہ
 کیا تھا تو چاہئے کہ انہیں بتائیں
 جنگ اور اہل بیت علیہم السلام
 اوسے ہو چکا اب اگر عامل جنگ
 بقول مصنف کے میان خود ہمدی
 تو چاہئے کہ میان خود ہمدی
 چلا اہل بیت علیہم السلام
 بیت میں مع دونوں خلیفہ زردون
 کے اور کہیں باہم کہیں
 اس بزرگ کا کلام صحت
 نصیب نہیں ہوتا تھا اور نہ
 انکی خلافت کا شائبہ تھا

منہا مادی بوسیہ مولیٰ بن عباس قال سمعت ابن عباس

عبد بن عباس قال سمعت ابن عباس

عبد بن عباس قال سمعت ابن عباس

عبد بن عباس قال سمعت ابن عباس

عبد بن عباس قال سمعت ابن عباس

عبد بن عباس قال سمعت ابن عباس

کہ کہتا ہی اسپر دوسرے شواہدات بھی ہیں یا این کو را یگان کہنا جہل مرکب ہی اور صد ما روایات ضرورۃ العیاب کہ
کہ مخالف حال ہیں الی آخر کہنا محض تعصب کہ تمیز کرنا در میان روایت ضروریہ وغیرہ ضروریہ کے کام مجتہد کا ہی جب آپ
گذرا اور یہ بھی آپ پر مذکور ہو چکا جو راوی مخالف پر ہمارا نام کے احوال و اقوال کے کچھ روایت کرے وہ بالکل بے اعتبار
ہی کہ وہ اپنی روایات میں غلطی ہی اور یہی حال خدا کے خلیفوں کے سب مخالفین کا ہی ہیں ہمارے نزدیک جس روایت کو
اعتبار نہوا سکی تبدیل و تحریف کی کیا حاجت فاما دلیل ہمارا صدق اور مسود کے کذب کی ایسی روایت کی صحت و کفر
سے ظاہر ہی اگرچہ اس کتاب کے اکثر مقام میں مسود کے تحریفات ظاہر ہیں الغرض اس مقام میں بتقدیر وجود لفظ ارض بھی
ہم کو یہ روایت دلیل و اثبات ہی بھر حاجت تحریف کیا ہی یعنی یہ حدیث مطابق اس آیت کے ہی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی والہ
الطیب یخرج نباتہ باذن ربہ والذین خبت لا یخرج الا کما اترجہ جوزین پاک ہی نکلے مورا سکا اسکے رب کا حکم سے اور
جو بری ہی نکلے اس میں مورا مگر اگر اسب مغسین بیان مراد پاک زمین مومن کا دل اور پلید زمین کا فر کا دل اور مورا سے
مراد اعتقاد و عمل ہی کر کے لکھے ہیں چنانچہ حسینی میں ہی این شلی است کہ حق سبحانہ تعالیٰ ایراد فرمودہ در شان مومن
و کافر تشبیہ کر دہ است دل مومن را بزین پاکیزہ و دل کافر را بزین شور زار پس ہر گاہ کہ باران موعدا از صحاب
کلام رب الارباب بر دل مومن بار و انوار طاعات و عبادات بر جوارح او ظاہر گردد و چون کافر استماع سخن حق
کنند زمین دلش تخم نصیحت قبول نکند و از وہیج صفتی کہ بکار آید بظہور نیاید زمین شور سنبل برینا رو کو در تخم عمل
ضایع گردان دے اور شیخ اکبر صاحب تاویلات وغیرہ بھی ایسا ہی لکھے ہیں چنانچہ تحت اس آیت کے قولہ تعالیٰ (ان فی
خلق السموات والارض) ای ان فی ایجاد سموات الارواح والقلوب والعقول وارض النفوس (واختلاف) النور
والظلمت منہا و فلک البذر التي تجری فیہا بحر الجسم المطلق (بانیفیع الناس) فی کسب کمالا ہم (وما انزل اللہ من السماء)
ای الروح من ماء العلم (فاحیایہ) ارض النفس مجرہ ہوتا بالجمیل الخ اب خوب بخور و تامل نظر انصاف سے دیکھیں کہ مسود
کا معنی جس سے محض طلب دنیا ظاہر ہی درست ہی یا ہمارا معنی کہ جہیں محض خدا طلبی ہی کہ جہدی کا آنا فقط اسی لئے ہی
کہ فحوائے حدیث سے ثابت ہی اور یہاں ضات و زہد و تقویٰ جو سبب تصدیق جناب امام کے مصدقین کو حاصل ہو
شہرہ آفاق ہیں کہ خود معاندین اسکے قائل ہیں سو یہ بھی نسبت ان کے عمل کے عشر عشر ظاہر نہیں کیونکہ ہمارے یہاں
ارضی اس امور کا ضروریات سے ہی فاما مطابق اس مصرع کے کہ عشق و مشک را نتوان نہفتن ہر کچھ ایک بے ساختہ
ظاہر ہی سو لوگ دیکھتے ہیں پس حدیث ابی نعیم اور وار قطنی اور طبرانی کی روایت بھی اس معنی پر وال ہی نہ یہ کہ زمین
کے ثمرات کو جہدی اگا دے چنانچہ مفتاح العجا ز شرح گلشن را زمین **س** ظہور کل او باشد بخاتم ہر بدویا بد تمام دور

رضی اللہ عنہما قال فی البعث الخ
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
عن صفیہ السدیہ قال سمعت
مرتب من الوجہ بن شہر بن
فیروز و جبر سواد شہر و شہر
راس و منہا مادی بوسیہ مولیٰ بن
احمد بن علی رضی اللہ عنہما
قال قال صفیہ السدیہ قال سمعت
لانہ بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما
ابن ابی طالب رضی اللہ عنہما
صاحب سراج الاخبار کہ
مستقین اس فرستہ کی ان
ہدایت کو نقل کرنا ہیں اور
ہدی اس صفت کے کہ ہمارے
ہی روایات مذکورہ مسود کا
اسکے ہدی کی تاکید کرنا ہیں
اسو اسکے کہ ان بیون و بیون
سے ثابت ہونا ہی کہ ہدی ہدی
ہو ان عالم شباب میں ہو سکے اور

اسکے ہدی سنخوف نہ ہوں
سل ادنی و کمال شرف ہوں
بن ہدی و کمال شرف ہوں
کیا اور نہ تھوڑی سی روایات
اشغال کیا ہیں اسکا
اسکا عالم کمال میں ہی
کہ روایت اول میں ہی کہ
تھوڑی سی روایات ہوں نام
کہ ہدی ہدی کہ روایت ہوں نام
ہو نظائر انک کہ اللہ تعالیٰ
امام بیت میں سے ایک لڑکا

وہابی اور سہروردیوں کا بیان اور
 فہرست کلامی کی یہی پرورد
 کندھوں تک پوشیدہ ہیں اور
 بیان دوسرے کمال دیکھو
 انبیا کوہ شایبہ کی
 صفات ہمدی کی پوجی
 جناب فقہی سبب دلچسپی
 اور روایت دوم میں
 جوان نو عمر دیکھو

یہ کہ نام حسین رضی اللہ عنہ
 انبیا کوہ شایبہ کی
 لوگ انکار کیسے اور سبب انکار
 کیا ہو گا کہ وہ اپنی طرف عالم
 شایبہ میں رہیں کیسے
 بڑی بلا ہو گی کہ ہمدی جو
 برآمد ہو گا اور لوگوں کو گناہ
 یہ ہو گا کہ ہمدی ایک شخص
 ہو گا انتہی بیان صاف ظاہر
 ہو گا کہ ہمدی جو ان کا انکار
 ہمدی نے کیا انکار
 ۱۰۴

کی شرح کے اندر یہ حدیث قال صلی اللہ علیہ وسلم یرضی عنہ ساکن السماء والارض لا تنزع السماء من فطرنا شیئاً الا صلیت
 مدراراً ولا تنزع الارض من بناھا شیئاً الا خرجتہ حتی تموتی الاحیاء الاموات کے بعد لکھتے ہیں میں نے زندگان تمنا کندہ کہنا
 مردگان زندہ شدندی تا فایده وغرض حیات حاصل کر دندی وعارف حقیقی گشتندی پس اس تقریر سے ثابت ہوا کہ
 ارض و سما سے مراد روح و نفس وغیرہ کی ہی اور نعمتوں سے مراد نعمات دینی ہیں کہ زہد و تقوی عرفان و رویت اللہ
 ہی نہ نعیم دنیا کہ ثمرات مال وغیرہ مگر بہت آحاد حدیث سے ثابت ہی کہ یہ کام و جال کا ہی کہ دولت دنیا با تباہی کا پس
 اہل انصاف کو معلوم ہووے کہ یہی تاثیر عجیب ہی کہ اللہ تعالیٰ نے اہل حق کو جو مؤمنین ہیں ایسی معانی غامضہ سمجھنا ہی کہ
 فرمایا قولہ تعالیٰ فمن شرح اللہ صدرہ للإسلام فهو علی نور من ربہ فویل للعاقبتہ فلو ہم من ذکر اللہ اولئک فی ضلال مبین
 ترجمہ آیا جسکا کہ کھولا اللہ تعالیٰ سینہ اسلام کے لئے پس وہ روشنی میں ہی اپنے رب کی طرف سے پیچھے خرابی ہی اولئک کہ جنکے
 سخت ہیں اللہ تعالیٰ کی یاد سے وہ ظاہر گمراہی میں تھے ہیں اصحاب رسول اللہ سے عرض کئے اس کشادہ دلی کی کیا عطا
 ہی تو فرمائے کہ تمام تر طلب آخرت کی طرف متوجہ ہونا اور تمام تر دنیا سے بھر جانا اور موت کے لئے تیار رہنا حسین مدارک
 وغیرہ میں ہی اور رسول فرماتے ہیں جو شخص خلوص سے چالیس دن زہد و تقویٰ شہید عبادت کیا اللہ تعالیٰ اس کے دل سے
 علم کے چٹے جاری کرتا ہی پس یہی حال ہمدیہ کا ہی ترک دنیا ذکر و اہم کہ دلیل موت کی تیاری کی ہی انہیں موجود ہی
 کہ یہی سبب خلوص حقیقت زہد و تقویٰ ہی اور محلیغین انکے دنیا طلب اور ذکر الہی سے بیزار ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ
 من یوتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا اور یواقیت کے فصل ثانی میں لکھا ہی سوا اسکا خلاصہ یہ ہی حبیب آدم علیہ السلام سے
 لیکر ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تک امت دعوت دشمن ہو کر قتل و ایذا پر کمر باندھے اور اسی موافق رسول کی امت
 اجابت میں علماء ربانی یعنی اولیاء اللہ کو صحابہ سے لیکر اس زمانے تک سبب بیان معارف و حقائق قتل کئے اور کئی طرح
 سے ایذا پہنچاے اور علماء ظاہر کفر پر ان کے فتویٰ دئے انتہی پس ظاہر ہووے کہ جن صحابیوں پر موافقین مذکور ہیں اللہ
 کو قتل کئے اور کافر کہے کہ تابع انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تھے ہمدیوں کو بھی جو انہیں کے موافق معانی کرتے ہیں یوں کہنا
 کچھ عجیب نہیں یہ معانی کرنا اسکا حق تعلیمی اور تحقیقی ہی اور وہ ظلم کرنا قولا و فعلا اور نکاح حق قیدی اور تقلیدی ہی یہ معانی
 قہمی تھی اب مسود کی لغت دانی بھی دیکھئے سب اہل لغت دوس کا معنی پایا ل لکھتے ہیں اور گدس بالضم کا معنی خرمن
 اب مختلف کے معنی میں ہی ملاحظہ کریں اگر بیان دوس کا معنی لیون بنے تکلف لفظی و معنوی ہی حاصل ہوتا ہی کہ
 مال پایا ل کیا گیا یعنی ہمدی کے مومنین کے پاس بقید رہو گا کیونکہ مصدر کھجی معنی میں مفعول کے آتا ہی جیسا کہ اب معنی
 میں مکتوب کے اگر موافق تجویز مسود کے گدس فرض کریں تکلف لفظی و معنوی اس میں یہی کہ اسکو کہ دوس بنا کر حج

جیسا کہ فاموس میں لکھا ہی
 اور طلبا کہتے ہیں کہ اسکا
 کے خیر و برے میں اول لغت
 یا دوس نامے کا نام ہی
 پچھو کلافت پھر نہ چلے گی
 یہ اس وقت کا نام ہی
 ہجرت ہی لیکن لغت مختلف
 و مضبوط نہیں ہے جو میں
 بعد اس کے سن نہ شیخ ابوبکر
 یا کہ کہتے ہیں اسکا
 مضبوط میں لیکن عربی

[illegible]

اسو اسکا کہ خاندان
جہادی دیر سا کہ شہیدین
صالحی سواد شہیدین
بال ہونامی بین صادق
کو کچھ سواد شہیدین
کب بال کلاس ہون نام
اور اگر ادب سفید ہون
ادب کو کچھ بین کچھ
میں دو دیر ہون کچھ
بال و بالادیر کچھ بین
کی بین ہون

ہی اور سچ فہم نہ ہو وہ جہد سے
 جیسا کہ فیضانِ یمن طحطاہ کا
 ہوا (۱) میں وقت و فن پر
 جہد کے شاہ نظامِ زمین و آسمان
 اور سوت اسی گناہ سید محمود
 و زہد جہد پر پوری فوٹو لیا کہ
 فی الحال دو مویہ پسید ہو گئے
 ہیں حال انکہ اول یہاں زیادہ
 تھی لیکن اور سوت دو مویہ ہو گئے
 تاکہ جہد کے چیلے سے ثابت
 ہو جاوے

یہ کہ کام جناب امام سے ہوا ہی یا نہیں اظہر من الشمس دین میں لاس ہی کس لئے کہ مدعیان متعصب بھی سب قابل
ہیں جو تصدیق ہمارے امام کی کیا اسکو ایسی توفیق و ترک و تہجد اور ریاضات و عبادات ہوتی ہی کہ بیان قرآن
اتنی تاثیر اسکے پیدا ہو جاتی ہی موافق کے قطع نظر مخالف بھی متاثر ہو جاتے ہیں جیسا دلیل و مواز ہم کے ثبوت میں گذرا اگرچہ
چھٹی روایت کا ثبوت بھی اسی سے ہی لاکن مسودہ مستی حالت پر ہمارے فقراء وقت کی نظر نہیں کیا جب آج ایسے لوگ
موجود ہوں جناب امام کا اور آپ کے اصحاب و توالیہ کا حال کیا کچھ ہوگا کس لئے کہ بناوت اور طلب جاہ کہ قریب شیطانی
ہی جسکو منظور ہوتی ہی اسکے اعمال اور احوال مخالف شرع ہونے کے قطع نظر دور دور از کے توابع تک کہ ان متاثر ہو سکتے
ہیں جسکے اعمال و احوال ظاہری مسائل عالیشانہ شرعیہ کے موافق ہوں تو اسکے باطن پر ایسے اعتراض و وہم برائی کریں کہ
جن سے امور رخصت شرعیہ بھی برابر و انہوں دلیل تقصیب و کور یا طینی ہی چنانچہ اکثر اولیاء اللہ پر ایسے کور باطن حکم تکفیر بھی
کر چکے ہیں فاما مسودہ کی اس بلاوت پر عجب ہی کہ لکھا ہی اثبات اسکا خصم کے نزدیک بھی مسلم ہوا الخ ہی بات اسکے
بطلان اور ہماری حقیقت کی دلیل ہی یعنی اگر خصم اپنے مخالف کے کہے کو تسلیم کرے حکم کس بات کے لئے مقرر ہی بلکہ
یہ بات سب انبیاء کے منکر کہتے ہیں چنانچہ احمد عیسوی اپنی کتاب دین حق کی تحقیق کے چوتھے باب میں لکھا ہی یہ
دعویٰ محدثوں کا ہم تسلیم نہیں کرتے میں دلیل ایسی ہو کہ اسکو سب قبول کریں نہ کہ اپنے چند عرب قبول کریں انتہا خلافت
مفتوح الاسرار شفقہ المسلمین بدایۃ المسلمین وغیرہ کتب عیسویہ میں بھی ایسا ہی ہی اور احادیث و آثار کی صحبت کرنا ایمہ
مجتہدین کے استثنای نہ عالمان قطع الطرق لصوص الدین کے قس علی ہذا الباقی پانچوں روایت کا ثبوت
رجحان اعمال کا ازینا الخ ہدایت معنی محال کا آپ ہی عالمان خدمات بادشاہی گنتے پر غنا کر تفسیر کرنا غلط
جاننا مسودہ کی خوش فہمی کی دلیل ہی خود فصاحت و دیگر از فصاحت با این بیان اعمال مقابلے میں مساکین کے ہی پس ملازما
و خادمان پاوشاہ کو اغنیا نہ کہا جاوے تو پھر غنی کون ہی چونکہ جہدی امام برحق میں لازم ہی کہ اہل دنیا سے سخت ترین
کہ یہی پیشہ سب انبیاء کا تھا دلیل پانچواں ہم کا ثبوت رجحان حقیقت حال یہی الخ ہدایت
کذب مسودہ کہ کلام کا اسکے مقولے سے ظاہر ہی چنانچہ اوپر اکثر جلیون میں اس رسالے کے اسکا ثبوت ہو چکا الخ
ابتدا میں اسباب کے معلوم ہو چکا کہ حدیث کی پیروی عوام کو عمل میں درست نہیں چہ جائیکہ حدیث کی ضحمت و بند سے
اپنا اعتقاد ثابت کریں اگر کہیں کسی امر میں مجتہد و سنا سند نہ ملے کیا کیا جائے تو ہم کہتے ہیں ان علما کی اتباع کریں
جو طالب دنیا نہ ہوں اور انکا حال مانند اصحاب رسول اللہ اور اولیاء اللہ کے صدق و ریاضت و تہجد و ترک دنیا
میں رہے مسودہ جہد و یہ میں با قطعیات کی اتباع کرے اور غنیمت میں توقف نہ مانند شریفے ہمارے یکے بعد دیگرے مطلب

۱۰۶

انجالب نامی جدیدی سے متعلق باب

میں سے معلوم ہوا کہ جدیدی اور موم

تھے اور جب کہ پیشہ سفیدی کے لئے

باب کی سفیدی میں کیا جاتی تھی

اور اس کے جدیدی کے دودھ کے

اور پیشہ موم میں ایک ایک سے

سات برس اول فیہ چھین چکی

عمر میں دوسرا نو برس اول فیہ

نہیں پہنچ سکتی تھیں ان دعاوی

کے بعد رکعت پور پڑھیں ان

دعوتوں کا کیا پانچا

کراہت

روایت اول میں نصف اخیر لکھ کر جسکو مسودہ بالکل ناموافق ہمارے امام کے مقرر کر لیا ہے اسکی منظر غور اونی
علم و عقل رکھنے والا دیکھا تو جان لیگا کہ کہنا مسودہ کا غلط ہے اور حدیث موافق ہمارے امام کے اپنے مسودہ اس
تمام حدیث سے چار بات مقرر کیا ایک نسب سوائے احوال ثبوت دلیل اول میں ظاہر ہے دوسرا کمال دینداری ہے
حدیث جبریلؑ لاکر کہا کمال دینداری اسلام میں شہادت اور قیام نماز ادا سے زکوٰۃ صوم رمضان حج بیت اللہ
ای و اے برین فہم متوج اگر مسودہ کے کہے موافق کمال دینداری یہی تھی تو یہ فرمان رسولؐ کا بیغائدہ ہوا کہ جہدی
دین کمال کو پہنچا دیگا شہور ہی کہ ناقص چیز کامل ہوتی ہی کامل پھر کیا کامل ہوگی اب اہل انصاف کو لازم ہی کہ
حدیث جبریلؑ منظر کریں کہ کمال دینداری کا کس امر پہی حدیث جبریلؑ یہی عن عمر بن قان مینا عن رسول اللہؐ

ان الله عز وجل يحب المكثرين
 صلى الله عليه وسلم
 منقول ہا کہ فرمایا رسول خدا
 میں سن رہا ہوں کہ تم لوگوں
 میں سے جو ایک دوسرے سے
 دیکھ کر ہنس رہے ہوں
 ان کو مجھ سے ایک کلمہ
 نصیب نہیں ہوا کہ جہنم
 ایک کلمہ بھی اس قدر
 ضیاع

کتابت کردی و چون اور جن
ماتق پیدائشی اول پہلے
واب منافع کا پتہ پتہ
السانی اور کاسا و فوہا
سعدی در زلیخا و الایا
چرخ خوش گشت
شمار صاحب حل یا وانی
کردنی و تیرات کو دیکھ کر
سیفہ ان کو بیاد و فافہ
اور روایت کی

۱۱۱
ادوسمین لکھا تھا کہ ادوس بزرگ
نے اس حدیث پر اعتراض کر کے
نکاحیہ کی ہے کہ دوسویں صدی
میں تخریج ہندی کا اور دوسری
کا اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کا
ہو کر اور تمام علامات قیامت
ظہور پر ہا کہ عہد چوتھا ہو گا اور
بند چالیس برس کے قبل تمام
ہو سنا ہے اور برس کے دوم افزہ
صور کا ہو سکے تخریج قائم ہو جاوے گا
چلو ایسے شخص سے یہ کلام صادر
ہو معلوم ہوا

بیان اسکا مجھلا اسی باب کے ابتدا میں گذرا اور مفصلاً تو یہ ساری کتاب ہی روایت چہارم کا ثبوت
 رجا غرض کہ سکینہ الخ ہدایت جہد کہ رسول اللہ کو حاصل تھا مثلاً رسول کو کفار اگرچہ کئی طور کی ایذا
 مگر آپ نے انکے لئے کبھی بدو عاہدین کے بلکہ یہ عرض کئے کہ یا اللہ انکو سیدھی راہ دیکھا دیا ہی ہمارے امام باوجود
 اس تکلیف دینے کے کہ مسود اس سے تھوڑا ذکر باب دوم میں کیا ہی اور اس میں آگے کچھ شتم لکھتا ہی کبھی دعا بدہنہن کے
 باوجود جانتے تھے کہ اگر بدو عاہدین کے کرین تو ہلاک ہو جاوین رجا امر اول میں بھی الہم ہدایت منکرین
 ہر خلیفہ اللہ کے افعال واقوال میں متروک ہے ویسا ہی آپ بھی متروک رہنا لازم ہی فاما عرۃ اللہ تعالیٰ اپنے بنیوں کو اور مشرک
 کو دیا ہی نہ کفار کو قولہ تعالیٰ ومن ین اللہ فاما من کرم الایہ بلکہ رسول کے وقت میں کفار کو قید کئے باندی غلام بنائے او
 ان کے عورات بے نکاح حلال تھیں اور جزیہ لئے اور کئی طرح کی سبزی کے فقط بکری کانا کبا سبزی ہی اس طور سے
 منکرین کے ساتھ پیش آنا عین عدل انصاف کا اظہار ہی نہ نقصان سکینہ دعا رجا پنج مسود کے لاکھ ہوتا یات سے یہی
 ثابت ہی کہ مومنین آپس میں ملائمت و عفو کرین نہ کفار سے اور اللہ تعالیٰ مومنوں کے لئے فرماتا ہی رحما بینہم وادنا علی
 بلکہ توین کفار کی واجب ہی اور تعظیم انکی حرام اور ہر ہی اسکی خبر دیا ہی اور ہمارے امام نے بھی تعلیم ایسا کئے کہ منکرین سے
 گو کہ فاضلی بھی کہلاوے اسکی عزت اتنی ہی ہی کیونکہ صحت مرتبہ قضا موقوف ہی صحت ایمان پر رجا اور حال معلوم الخ
 ہدایت مسود یا حراد انصاف نامے کے عبارت کی نہ بھی یا عہد موافق اپنی طریق قدیمی کے قطع دبر کیا یعنی
 انصاف نامے کا باب سوم منکرین کی منع اقتدا میں ہی سوا اسکا برعکس لکھ دیا انصاف نامے کی عبارت یہہ ہی
 باب سوم مد مذہب نبال منکران جہدی گزار دن حضرت جہدی مانگر گزار دن بدنبال منکران جہدی منع کر دن و فرمود
 اگر ناز گزار وہ باشد بگردانید وزیر نقلت کہ از روز کہ در شہر شہرہ منی لغت ظاہر شدہ تا مجدیکہ لشکر نامزد کرد دن دران روز
 بعضے انیاران جہدی پیش میران عرض کردند کہ امر دن دران شہر رفتہ بودیم و ناز با امام مخالف جہدی گزار دیم حضرت
 میران فرمودند کہ ناز باز گردانید جہدہ یاران عرض کردند کہ اگر بچان دوکان رویم چہ کنیم فرمودند جماعت شدہ بدوید
 و ناز با جماعت بگردید پھر ویسا ہی بہت نقلیں لکھ کر یہ نقل لکھے ہیں وزیر نقل است کہ در موضع بہر دیوالے اکثر جہان
 و میان نعمت اللہ بعد از ظہر محضر کردہ بودند و گفت و گو ہمین بود کہ بدنبال منکران جہدی ناز نکرار مذہبہ بعضے یاران
 فرمودند کہ میران ناز جمعہ دہر و عید بدنبال مخالفان گزاردہ اند اگر روانہ ہوئی چہ اگر گزار دندی جہدہ میان سید خود میر
 و میان نعمت و بعضی کسان فرمودند کہ مادرین کیفیت نہ اقیم انچہ میران امر کردند ان بکینم و انچہ منع کردند ان باز ناہم
 دران مجلس ابن مافق حاضر بود حکم ابن نقل حکم نقلہای ماقبل است یعنی عدم جواز بلکہ صاف موجب عصیان اس سے ظاہر ہی

بیان اسکا مجھلا اسی باب کے ابتدا میں گذرا اور مفصلاً تو یہ ساری کتاب ہی روایت چہارم کا ثبوت
 رجا غرض کہ سکینہ الخ ہدایت جہد کہ رسول اللہ کو حاصل تھا مثلاً رسول کو کفار اگرچہ کئی طور کی ایذا
 مگر آپ نے انکے لئے کبھی بدو عاہدین کے بلکہ یہ عرض کئے کہ یا اللہ انکو سیدھی راہ دیکھا دیا ہی ہمارے امام باوجود
 اس تکلیف دینے کے کہ مسود اس سے تھوڑا ذکر باب دوم میں کیا ہی اور اس میں آگے کچھ شتم لکھتا ہی کبھی دعا بدہنہن کے
 باوجود جانتے تھے کہ اگر بدو عاہدین کے کرین تو ہلاک ہو جاوین رجا امر اول میں بھی الہم ہدایت منکرین
 ہر خلیفہ اللہ کے افعال واقوال میں متروک ہے ویسا ہی آپ بھی متروک رہنا لازم ہی فاما عرۃ اللہ تعالیٰ اپنے بنیوں کو اور مشرک
 کو دیا ہی نہ کفار کو قولہ تعالیٰ ومن ین اللہ فاما من کرم الایہ بلکہ رسول کے وقت میں کفار کو قید کئے باندی غلام بنائے او
 ان کے عورات بے نکاح حلال تھیں اور جزیہ لئے اور کئی طرح کی سبزی کے فقط بکری کانا کبا سبزی ہی اس طور سے
 منکرین کے ساتھ پیش آنا عین عدل انصاف کا اظہار ہی نہ نقصان سکینہ دعا رجا پنج مسود کے لاکھ ہوتا یات سے یہی
 ثابت ہی کہ مومنین آپس میں ملائمت و عفو کرین نہ کفار سے اور اللہ تعالیٰ مومنوں کے لئے فرماتا ہی رحما بینہم وادنا علی
 بلکہ توین کفار کی واجب ہی اور تعظیم انکی حرام اور ہر ہی اسکی خبر دیا ہی اور ہمارے امام نے بھی تعلیم ایسا کئے کہ منکرین سے
 گو کہ فاضلی بھی کہلاوے اسکی عزت اتنی ہی ہی کیونکہ صحت مرتبہ قضا موقوف ہی صحت ایمان پر رجا اور حال معلوم الخ
 ہدایت مسود یا حراد انصاف نامے کے عبارت کی نہ بھی یا عہد موافق اپنی طریق قدیمی کے قطع دبر کیا یعنی
 انصاف نامے کا باب سوم منکرین کی منع اقتدا میں ہی سوا اسکا برعکس لکھ دیا انصاف نامے کی عبارت یہہ ہی
 باب سوم مد مذہب نبال منکران جہدی گزار دن حضرت جہدی مانگر گزار دن بدنبال منکران جہدی منع کر دن و فرمود
 اگر ناز گزار وہ باشد بگردانید وزیر نقلت کہ از روز کہ در شہر شہرہ منی لغت ظاہر شدہ تا مجدیکہ لشکر نامزد کرد دن دران روز
 بعضے انیاران جہدی پیش میران عرض کردند کہ امر دن دران شہر رفتہ بودیم و ناز با امام مخالف جہدی گزار دیم حضرت
 میران فرمودند کہ ناز باز گردانید جہدہ یاران عرض کردند کہ اگر بچان دوکان رویم چہ کنیم فرمودند جماعت شدہ بدوید
 و ناز با جماعت بگردید پھر ویسا ہی بہت نقلیں لکھ کر یہ نقل لکھے ہیں وزیر نقل است کہ در موضع بہر دیوالے اکثر جہان
 و میان نعمت اللہ بعد از ظہر محضر کردہ بودند و گفت و گو ہمین بود کہ بدنبال منکران جہدی ناز نکرار مذہبہ بعضے یاران
 فرمودند کہ میران ناز جمعہ دہر و عید بدنبال مخالفان گزاردہ اند اگر روانہ ہوئی چہ اگر گزار دندی جہدہ میان سید خود میر
 و میان نعمت و بعضی کسان فرمودند کہ مادرین کیفیت نہ اقیم انچہ میران امر کردند ان بکینم و انچہ منع کردند ان باز ناہم
 دران مجلس ابن مافق حاضر بود حکم ابن نقل حکم نقلہای ماقبل است یعنی عدم جواز بلکہ صاف موجب عصیان اس سے ظاہر ہی

بیان اسکا مجھلا اسی باب کے ابتدا میں گذرا اور مفصلاً تو یہ ساری کتاب ہی روایت چہارم کا ثبوت
 رجا غرض کہ سکینہ الخ ہدایت جہد کہ رسول اللہ کو حاصل تھا مثلاً رسول کو کفار اگرچہ کئی طور کی ایذا
 مگر آپ نے انکے لئے کبھی بدو عاہدین کے بلکہ یہ عرض کئے کہ یا اللہ انکو سیدھی راہ دیکھا دیا ہی ہمارے امام باوجود
 اس تکلیف دینے کے کہ مسود اس سے تھوڑا ذکر باب دوم میں کیا ہی اور اس میں آگے کچھ شتم لکھتا ہی کبھی دعا بدہنہن کے
 باوجود جانتے تھے کہ اگر بدو عاہدین کے کرین تو ہلاک ہو جاوین رجا امر اول میں بھی الہم ہدایت منکرین
 ہر خلیفہ اللہ کے افعال واقوال میں متروک ہے ویسا ہی آپ بھی متروک رہنا لازم ہی فاما عرۃ اللہ تعالیٰ اپنے بنیوں کو اور مشرک
 کو دیا ہی نہ کفار کو قولہ تعالیٰ ومن ین اللہ فاما من کرم الایہ بلکہ رسول کے وقت میں کفار کو قید کئے باندی غلام بنائے او
 ان کے عورات بے نکاح حلال تھیں اور جزیہ لئے اور کئی طرح کی سبزی کے فقط بکری کانا کبا سبزی ہی اس طور سے
 منکرین کے ساتھ پیش آنا عین عدل انصاف کا اظہار ہی نہ نقصان سکینہ دعا رجا پنج مسود کے لاکھ ہوتا یات سے یہی
 ثابت ہی کہ مومنین آپس میں ملائمت و عفو کرین نہ کفار سے اور اللہ تعالیٰ مومنوں کے لئے فرماتا ہی رحما بینہم وادنا علی
 بلکہ توین کفار کی واجب ہی اور تعظیم انکی حرام اور ہر ہی اسکی خبر دیا ہی اور ہمارے امام نے بھی تعلیم ایسا کئے کہ منکرین سے
 گو کہ فاضلی بھی کہلاوے اسکی عزت اتنی ہی ہی کیونکہ صحت مرتبہ قضا موقوف ہی صحت ایمان پر رجا اور حال معلوم الخ
 ہدایت مسود یا حراد انصاف نامے کے عبارت کی نہ بھی یا عہد موافق اپنی طریق قدیمی کے قطع دبر کیا یعنی
 انصاف نامے کا باب سوم منکرین کی منع اقتدا میں ہی سوا اسکا برعکس لکھ دیا انصاف نامے کی عبارت یہہ ہی
 باب سوم مد مذہب نبال منکران جہدی گزار دن حضرت جہدی مانگر گزار دن بدنبال منکران جہدی منع کر دن و فرمود
 اگر ناز گزار وہ باشد بگردانید وزیر نقلت کہ از روز کہ در شہر شہرہ منی لغت ظاہر شدہ تا مجدیکہ لشکر نامزد کرد دن دران روز
 بعضے انیاران جہدی پیش میران عرض کردند کہ امر دن دران شہر رفتہ بودیم و ناز با امام مخالف جہدی گزار دیم حضرت
 میران فرمودند کہ ناز باز گردانید جہدہ یاران عرض کردند کہ اگر بچان دوکان رویم چہ کنیم فرمودند جماعت شدہ بدوید
 و ناز با جماعت بگردید پھر ویسا ہی بہت نقلیں لکھ کر یہ نقل لکھے ہیں وزیر نقل است کہ در موضع بہر دیوالے اکثر جہان
 و میان نعمت اللہ بعد از ظہر محضر کردہ بودند و گفت و گو ہمین بود کہ بدنبال منکران جہدی ناز نکرار مذہبہ بعضے یاران
 فرمودند کہ میران ناز جمعہ دہر و عید بدنبال مخالفان گزاردہ اند اگر روانہ ہوئی چہ اگر گزار دندی جہدہ میان سید خود میر
 و میان نعمت و بعضی کسان فرمودند کہ مادرین کیفیت نہ اقیم انچہ میران امر کردند ان بکینم و انچہ منع کردند ان باز ناہم
 دران مجلس ابن مافق حاضر بود حکم ابن نقل حکم نقلہای ماقبل است یعنی عدم جواز بلکہ صاف موجب عصیان اس سے ظاہر ہی

اور تاہیں اور علم غیب سے کیا
 قلمت علیہم الخ غیب سے کیا
 پہن ہی ہو گیا اور ہر کوئی
 اوس کی قلم دہی سے
 معلوم ہو رہی وہ جانتے
 جانتے ہی نہیں
 علی غیباہ الامور الخ
 رسول اور اس سے
 اہل قلمت رسالت سے

کہ بیان اس ذہنی قوی
 کہ اس کی شہادت سے
 کیا کہ اس کی شہادت سے
 اول یہ کہ ان بزرگ کا دعویٰ
 ہندویت کا اس کو کھانے ثابت
 ہو یا یہ کہ اس کو کھانے ثابت
 اور کیا کہ اس کو کھانے ثابت
 نسبت شہادت کی طرف کوئی بلا
 کتب صحیح کی طرف کوئی بلا
 لکھائی دینی ان بزرگوں پر
 بھی الحاح کی ضرورت ہے کہ یہ بھی

کہ ثابت ہوا لوگ اسے مستغنی تھے الخ باوجودیکہ کئی آدمی آپ کے محتاج تھے جس میں سب قسم کے لوگ تھے یعنی بادشاہ امرا عسکری
 فقراء وغیرہ رجا بلکہ دین میں بھی الخ ہدایت اس کا نام محتاجی نہیں معنی محتاجی کا مذکور ہو چکا ایسے امور کی مصلحت
 بجز اللہ تعالیٰ کے خلیفوں کے دوسرے کو کسب خبر ہوتی ہی مثلاً رسول اللہ بن ابی منافق کی میت پر نماز پڑھنے چاہے اور
 عمر نہ بشدت عرض منع کئے تب بھی مانے آخر وہی اس کے منع میں وارد ہوئی اور بدر کے قیدیوں کے قتل وغیرہ کے باب
 میں بھی موافق عمرہ کے وحی آئی اور رسول مہرم کی دستوں تاریخ روزہ آپ رکھے اور اصحاب کو روزہ رکھنے حکم کئے
 تو عرض کئے کہ یا رسول اس روز کی تعظیم یہودی بھی کرتے ہیں تو فرماے کہ اگر اگلے سال رہوں تو دوسرے روز بھی
 البتہ روزہ رکھو گنا یہہ بن عباس کی روایت سے بخاری مسلم میں موجود ہے کیا اس سے یہہ بات صادق آتی ہی
 کہ رسول امور دینی میں اپنے اصحاب کے محتاج تھے یا اس سے وہ نفع جو دلیل لایا ہے کچھ متواتر نہیں روایت
پنجم کا ثبوت رجا دونوں روایتوں میں الخ ہدایت اہل انصاف کو چاہئے کہ خوب نظر غور و تحقیق کی ساق
 کون ہی چور کے دل میں چوری بسے یعنی اس حدیث میں حصون الفضلات اور قلوبا غلفا متعلق ہیں لفتح کے ساتھ اور رسول
 حصون الفضلات یعنی گمراہی کے قلعے فرماے نہ گمراہوں کے قلعے اگر قلعے حقیقی منظور ہوتے حصون المضلین کیوں نہ فرماتے
 اور یہہ تفسیر اسی لئے فرماے کہ اندھے دلوں کے لوگ کہیں ایسا اتا معنی نکالیں پس معنی ظاہری ہی ہی کہ ہندی کھو گیا گمراہی کے
 قلعوں یعنی دلوں کے پردوں کو جو وہی ضلالت ہی اور یہاں گمراہوں کے قلعے معنی کرنا خلاف ظاہری کیونکہ الفاظ حدیث
 ظاہر اس بات پر محمول ہیں کہ گمراہی کے قلعے جو پردہ ضلالت قلبیہ ہی اس کو کھولے پتھر گچ اینٹ وغیرہ کے چنانچہ اکثر
 محاورہ عرب میں یفتح قلوبا غلفا بولتے ہیں جیسا جلال الدین سیوطی نے جلالین میں اپنی تفسیر کی ابتدا میں جو نیمہ تفسیر ہی
 لکھا ہی عسی اللہ ان ینفع بہ لفتح جاد یفتح بہ قلوبا غلفا جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہی تاوا قلوبنا غلف کس لئے کہ یہہ بات ظاہر
 ہی زمین آج کل امت اجابت محمدیہ یعنی نسب ہم کے مسلمانوں سے بھری نہیں ہی ایسا ہی سب زمین کفر و ضلالت سے
 بھی پر نہیں ہی اگر اکثریت سے مراد لیں تو مسلمان جو کہلاتے ہیں ان سبہوں کے نسبت کرتے کفار کی حصے زیادہ ہیں
 باوجود اسکے کہ رسول اپنے وقت میں فرماے کہ یحو اللہ بالکفر یعنی میری دعوت سے اللہ تعالیٰ کفر محو کر دیا کہ اس وقت
 تو اس وقت کے اسی مسلمانوں سے ہزاروں حصے کمتر تھے ہنایت ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمی کم و بیش وقت وفات خباب
 رسالتہم کے مسلمان ہوئے تھے پس نسبت بنی آدم کے یہہ لاکھوں حصہ بھی نہیں ہوتے اور شعیب ؑ کے وقت کی خبر
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ اس وقت سوا شعیب کے دو بیٹوں کے ان پر کوئی ایمان نہ لایا پر یہی فرماے لا تعبدوا فی الاثر
 بعد اصلاحا یعنی فساد مت کرو زمین پر بعد درستگی زمین کے اس آیت میں لفظ ارض مطلق ہی ویسا ہی حدیث

۱۱۴
 یہ سچا ہے بعض انہی اولاد کا
 رضی اللہ عنہما سے بھی نہیں
 چنانچہ حسن بھری و شی الدین علی
 وغیرہ لوگ کہ کچھ خلاف متواتر
 دعویٰ ہندوئیہ کیا کرتے ہیں
 کہ بعضی صدی کا الیون قوی
 تھا کہ اور کچھ جو دوسری
 میں تھا چنانچہ حضرت سیدنا
 الشیخ عبدالغفار علیہ السلام

اللہ علیہ السلام اور وفات سے
 کہ اس وقت میں ہی اولاد کی
 صدی کا مقرر کیا اور شیخ
 علی الدین علی بن شریک
 علیہ السلام نے وفات سے چھ صدی
 میں اور وفات سے چھ صدی
 میں اور وفات سے چھ صدی
 میں اور وفات سے چھ صدی

ایمانی امام حسین کو زینہ پیدا ہونے لگا
 ہشید کہ کیا امام زین العابدین کو زینہ پیدا ہوا
 اور امام زین العابدین کو زینہ پیدا ہوا
 ہشید کہ کیا امام زین العابدین کو زینہ پیدا ہوا
 اور امام زین العابدین کو زینہ پیدا ہوا
 ہشید کہ کیا امام زین العابدین کو زینہ پیدا ہوا
 اور امام زین العابدین کو زینہ پیدا ہوا

کہے اور اپنے مجتہدوں کے خلاف حکم کرتے ہیں کہ ان سے منہ پھیر لیجئے چنانچہ عقیدہ شانزدہم میں بھی اسکی تفصیل
 و توضیح گزری اور جہدی کا علم ماخوذ من اللہ ہی بخلاف مجتہدین کہ انکا علم ماخوذ من افواء الرجال ہی بلکہ جہدی کہ وہی
 خاتم ولایت محمدیہ ہیں انہیں سے ساری جہان کو فیضانِ علمی کیا ہی کیا ولی کیونکہ وہ باطن خاتم الانبیاء ہیں جیسا کہ شیخ اکبر
 فصوص شیشہ میں لکھتے ہیں لیس بنہ العلم الا لخاتم الرسل وخاتم الاولیاء واما یراہ احد من الانبیاء، والرسول الامن مشکاة الرسول
 الخاتم ولایراہ احد من الاولیاء، الامن مشکاة الولی الخاتم حتی ان الرسل لایرونہ متی راوہ الامن مشکاة خاتم الاولیاء فان الرسالۃ
 والنبوۃ اعنی نبوۃ التشریح ورسالتہ تنقطعان والولایۃ لا تنقطع ابدا فخر سلون میں کوئم اولیاء لایرون ما ذکرناہ الامن مشکاة
 خاتم الاولیاء، حکیف من دونہم من الاولیاء، اسکا خلاصہ یہ ہے کہ جیسے سکوت حاصل ہو یعنی علم یقینی سوائے خاتم الرسل
 خاتم الاولیاء کے دوسرے کو نہیں بلکہ سب رسولوں کو بھی خیر خاتم الاولیاء کے فیضان اس علم کا نہیں ہی کیونکہ وہ بھی حقیقتاً ولی
 ہیں اور اسکے بعد لکھتے ہیں فخر الخاتم الرسل من حیث ولایۃ نسبت مع خاتم الولایۃ نسبتہ الانبیاء، والرسول مع فائدہ الولی الرسول
 البنی وخاتم الاولیاء والولی الوارث الاخذ عن اصل المشاہد للتراتب اسکا خلاصہ یہ ہے کہ خاتم الرسل بھی خاتم الاولیاء سے ہی
 علم کو حاصل کرتے ہیں کیونکہ خاتم الولی اصل مشاہد سے لینے ذات باری سے فیض حاصل کرتے ہیں اور اسکی تفصیل انشاء اللہ
 تعالیٰ مسود کے باب ہشتم کے جواب میں بدلائل ماطعہ بیان ہوگی قصہ جسکو کہ اخذ علم ذات باری غرض اسمہ سے مشاہد کے طور پر
 ہو پھر اسکو قیاس کی کیا حاجت اسکا حکم قطعی اور یقینی ہی اور جہدی کو قیاس کی نسبت لگانا بیدینی ہی روایت
 مفہم کا ثبوت رجا اسواسطے کہ وہ تارک سنت الخ ہدایت سنت وہ ہی جو رسول آپ کئے یا فرمائے
 یا راضی رہے اور بدعت وہ ہی کہ بعد رسول کے وہ کام نیا ایجاد ہو یا این سنت میں موکد وغیر موکد ہی موکد فعلی وہ ہی کہ ترک
 اسکا دوبار سے زیادہ ہو اور قولی وہ کہ رسول اسکے عمل کی تاکید و احبر کا بیان کریں اور اسکے تارک کے لئے عذاب
 اگر وقت بشدت فرمادین اور سنت رضائی وہ کہ عامل سے اسکے خوش ہوں اور اسکے عدا تارک سے ناخوش
 اور بدعت میں بھی قسم ہیں چنانچہ مسود کا مقدمہ شیخ علی اپنے اس رسالے میں جو ہمارے مذہب کا رد لکھا ہی کہ سراج
 الابصار اسکا جواب باصوب ہی لکھا ہی کہ ابو محمد نے قواعد الاعتصام میں لکھا ہی بدعت منقسم ہی واجبہ محرمہ مندوبہ مکروہ
 اور مباحہ طرف پس جو کہ موافق قواعد شرعیہ واجب کے حکم میں داخل ہو واجبہ ہی اور حرام میں داخل ہو حرام و قس علی ہذا
 پس یہ بھی لکھا ہی کہ شافعی رح نے کہا ہی کہ بدعت کتاب و سنت کے مخالف ہو تو ضلالت ہی اگر موافق ہو تو مذموم
 نہیں پھر کیف مسود نے غار کو بدعت کہا لینے دو گانہ لیلۃ القدر کو اور عشر کو بھی کہ داخل صدقات ہی بخور و انصاف داخل
 کریں کہ اسکے شیخ نے تراویح کو اسی بیان میں جو اوپر گذرا بدعت لکھا ہی باوجودیکہ تراویح رسول پر ہے بلکہ

محقق بنوا کہ جس شخص نے مکتبہ
 کا بھی درست یا سب سے درست
 بین اور بعض ہمدوی اپنی کتابوں
 میں دعویٰ کرتے ہیں کہ جامع اصل
 یا جامع کمالی کہ ذہن پر ہمدوی
 تو سنا اور ہمیں کچھ نہیں کہ
 ایک جڑی سا کھانے سے قین کی
 بات پر جامع کیوں ہوا اور وہ بھی
 ایک ثابت ہیں کہ جڑی سے
 کہاں کھی ہی اور کہاں معلوم
 کی اس واسطے کہ جڑی عین ان سے
 ۱۱۸
 اگر کوئی سند کھنڈے میں نہ پائے
 کہ یہ سند نقل کو لا مال ہے علامہ
 پیر کا ایک بھی ثابت نہ ہوا
 کہ ہمدوی کو کتب جڑی سے پیر کا
 نقل کیسے ہیں اس واسطے کہ جڑی
 جیسا کہ نقل ختم ہوتی ہے
 متعدد ہیں ایک اور ایک کتاب
 شہیدی کہ اس سے ایک کتاب
 مثالب صحابہ بنی خنیف کی
 اور ایک کتاب با دست میں
 کلمہ کی نام اس کا الفا

کے دوکانہ کی اور عشر کی فرضیت کا ثبوت باب ہشتم میں جہاں کہ تحقیق سید میراجی کے رسالے کی ہوگی بیان کیا جائیگا
انشاء اللہ تعالیٰ رجا جہاد کہ بری سنت ہی الخ ہدایت فرمائے رجعا عن جہاد الا صغریٰ جہاد الا کبرس لفظ جہاد
سے کہ معنی میں پھر جانے کے ہی صاف ظاہر ہی اسکا ترک رسولؐ کے ہیں اسی لئے جہاد و فسخ جہاد اکبر ہی اسکو جہد ہی
فایم کئے اور ترک زیارت معہ دیگر سنن جو اسکے تابع سے ہیں سو اسکا سبب یہہی کہ مراد و وضع مطہرہ کے جانے سے
محض تعظیم روح مقدسہ جناب رسالت مآب ہی نہ مکان کا دیکھنا کیونکہ زیارت فی الحقیقت کہ معنی میں ملاقات کے ہی
جسکو علی الدوام روح مبارک سے حاصل ہو مکان سے کیا مطلب ہی با این حکم بھی ہوا کہ کجرات کو جاؤ اور زیارت کو نہ
جیسا مسود اپنی بدخلقی سیزدہم میں لکھا ہی اور مطلع الولاہیت وغیرہ کتب میں ہمارے بصحت مسطور ہی کہ امام نے سفر
کی تیاری کر لیکر کر ایہ دے چکے تھے الخ اور اسکی تحقیق مسود کی بدخلقی سیزدہم میں آویگی انشاء اللہ تعالیٰ اور تحقیق
اس امر کی کہ ہمارے امام شرع تازہ نہیں لائے بلکہ فقط دین محمدیؐ کی تکمیل آپ سے ہوئی ہی عقیدہ شانزدہم میں
مذکور ہی یعنی دین تازہ وہ ہی جو مخالف کتاب و حدیث ہو جب قرآن و حدیث سے احکام بیان کرے اسکا نام
شرع تازہ نہ ہوا ورنہ ایک مجتہد کے تابع دوسرے مجتہد کو یہی بول سکتے ہیں کہ اسکا امام شرع تازہ پیدا کیا ہی خود باللہ
من ذلک اب ہر انصاف پسند مطالعہ تقریر یا سبق سے مسود کے کذب بہتان کو خوب سمجھے گا اور آگے بھی اسکا یہی پیشہ ہی
پس مسود کی یہ فتویٰ ہی موجب سواد الوجہ فی الدارین ہی اور دوسرے روایات کہ ان کے دوسرے کتابوں میں مذکور ہیں الخ
جو لکھا ہی یہ بھی کذب محض ہی مشتی نمونہ خرداری جب اسے معانی آحادیث صحیحہ میں ایسے غلطیان اور اپنا تعصب ظاہر کیا تب
کلام امام میں اسکو تحریف کرنا واجب ہی انشاء اللہ تعالیٰ قریب وہ بھی آویگا دلیل شانزدہم کا ثبوت و حل نگار
مسود رجا اول نو مہینوں میں اتنے جہت الخ ہدایت اس مقام میں مطلع الولاہیت اور شواہد الولاہیت کی تقریر
سے یہ مدت اقامت کہ حسین مجتہد وغیرہ سب کچھ ہوا لکھا ہی پھر نو مہینوں کا قیام سب کتب جہد و یہ سے ثابت ہی لکھنا
اٹل تندی کہ دروغ کو ہم پر دیتو بلکہ مسود آپ عمر دنیا میں اور بحث میں رسولؐ کے لوگوں نے سیکڑوں برس کا تفرقہ بیان
کیا ہی کر کے لکھا اگر اس میں بھی خلاف ہو تو کچھ دلیل ابطال نہیں کیونکہ ایسے اختلاف رسولؐ کے وقت بھی بہت پا جاتے ہیں
فا ما جب یہ بات سند ہو کہ کم و بیش چودہ مہینوں کا عرصہ اقامت کا مقرر کر سکیں پھر نو مہینوں کی اقامت کا تعین قطعی
و یقینی ہو سکتا ہی پس سب اختلاف کے خود تعین مدت میں ظن واقع ہوا تو یہ کہنا غلط ہوا کہ نو مہینوں میں اتنے جہت
کیونکہ داخل ہو سکتے ہیں یہ دلیل جہالت ہی کیونکہ اعتراض مسئلہ اتفاق پر ہی نہ اختلافی پر رجا و دوم سرزمین ہند الخ
ہدایت دین کا قیام بادشاہت پر موقوف نہیں بلکہ یہ متعلق خلافت کے ساتھ ہی چونکہ نبوت میں خلافت نبوی

[illegible]

اور سین وضع ہوگی
 اس مختصر فکریہ میں
 اور کتب میں کہ تاریخ
 ایسا کچھ ہی حالانکہ اصل تاریخ
 میں اس ادبیات کا نام درج
 پیدا نہیں کیا اور اس مختصر کتابت
 سے موضوع میں نہ کی راہ ماری
 ہی کہ جو کچھ اس شخص میں کوئی
 ہیں اصل کی طرف نسبت کر کے

۱۱۹

بن ابی حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 من باب الکلیات ابی جعفر
 ہو کہ بعد از این علم با حدیث
 سجدی و دینی کی راه می اسی
 مختصر سناری ہی اصولی
 که اصل تالیف از کتب
 ابوئی اگر تو ثابت کن که
 ناقص فی نفس کل این که
 آیتیه که شرح خیال الدین
 که تا این زمان تا حدیث
 رساله که گفتن که اس قسم
 سیاحتی کی

یہ کہ کوئی معاف دوسکا اس میں
فوق کرامت ہو ہی اور

میں کہ اصل اس کی تاریخ بطری
ایک کاملاً کیا دو مہینے لگنے

بعد اومین تاریخ علامہ ابن
الحرف سے تھوڑا اسلامی

نقل کرتے ہیں تو یہ نہ کہ عام
بھی جڑی من ہوتی تو فوفور

نقل کی ہی اگر وہ روایت
اور اس میں جڑی سے بھی

روایات کا

کی بیان کیا کہ فوجی سنا
 فوجی اور فوجی سنا
 اس روایت فوجی سنا
 کی بیان کیا کہ فوجی سنا
 فوجی اور فوجی سنا
 اس روایت فوجی سنا
 کی بیان کیا کہ فوجی سنا

کی بیان کیا کہ فوجی سنا
 فوجی اور فوجی سنا
 اس روایت فوجی سنا
 کی بیان کیا کہ فوجی سنا
 فوجی اور فوجی سنا
 اس روایت فوجی سنا
 کی بیان کیا کہ فوجی سنا

دو نویں دو نو رشتے پر بعض بعید شہروں سے اسلام مطلقا جانا مارا چنانچہ اسمت عیسوی دین حق کی تحقیق سے چھ
 باب کے اخیر میں لکھا ہی مگر ہر ایک ملک میں جن نے جرنیلین پکڑی بلکہ حکومت کے ساتھ نسبت ہو جیسا اسپین اور پرتگال
 میں ہوا تھا الخ تاکہ یہاں تو فقیری ہی اور کوئی خلیفہ اس ملک میں نہ رہا اس لئے وہاں مذہب مجددیہ زیادہ شیوع
 پایا یا خاصا بہت لوگ وہاں کے اطراف سے آئے ہوئے کہے کہ ہم امام کی جہد ویت پر قائم ہیں مگر ان کو دین کے آئین
 معلوم تھے فاما اسپین یک حکمت بالانہ الہیدی کہ اکثر بنیائے نبوت تمام دینوں کی طرف ہوا ہمارے رسول کا بعثت مکہ
 معظمہ میں اور مدینہ منورہ میں اور ہندوستان میں کوئی نبی مبعوث ہوا تھا مگر رسول کی امت مرحومہ کی اشاعت ہو کر اکثر اولیاء اللہ
 سے کچھ قیام دین ہو پس مجددی کہ امام الابطیاء اور سید الاولیاء میں اس کے بعثت اور شیوع مذہب کی جائے ہند مقرر ہوئی
 کہ جیسا کفر پہلے بدرجہ کمال تھا اب ایمان بھی ہندوستان میں درجہ کمال کو پہنچا کہ حدیث میں وارد ہوئی احمدی سے دین کمال کو پہنچا
 اور معنی الاما قسط و عدل کا بلبر ہی میں جو در و ظلم کے کیفیتا یہی ہی اور عدم ذکر تاریخ عجم میں ہونے کے لئے کئی امر ہیں اہوت
 کوئی تاریخ شاید تیار نہ ہوئی ہو اگر ہوئی ہو تو بعد دعوت امام کے متکثرین سے یہ امید کب ہی کہ آپ کا ذکر کریں چنانچہ
 عیسویوں نے بھی اپنے کتابوں میں جو مسلمانوں کے رو میں تیار کئے ہیں یہی لکھتے ہیں کہ محمد باوندہ تھے اور جناب
 رسالتا کے معجزات کا صاف انکار کر کے کہتے ہیں اگر ایسے جسے معجزے ہوتے ہمارے مورخین کیوں نہ لکھتے
 اہل تاریخ کا نا لکھنے دلیل البطل نہیں اور ہمارے بعض لوگ روضہ مطہر جناب امام کی زیارت کو جب جاتے ہیں
 وہاں کے لوگ بری تعظیم سے پیش آتے ہیں اور تاریخات ہندوستان میں سے تاریخ فرشتہ میں فقط میان شیخ علانی کے
 قصے کے سوا اور کیا ذکر کیا ہی اسکے سوا بندگان میان سید خوندیر شیریں شاہ کی شہادت کی خبر کس مورخ نے لکھی ہی باوجودیکہ
 یہ واقعہ بھی کچھ چھوٹا نہیں اور جناب امام کی دعوت یا اصحاب میران کا احوال کہیں مذکور نہیں الغرض تارک نے اسنت
 سے ترک کیا ہو کہ کہیں ذکر باقی رہے اور ذکر نے محض امانت کے طور پر بیان کیا ہی مورخین کے ذکر پر اگر صداقت ہو تو
 بہت واجات ابیائے کے اور ہمارے رسول کے تواریخات منکرین میں مذکور نہیں ہیں کیا سب اہل ہن خود بائندہ -
 رجاء سوم چار سوال اس قابل تھے الخ ہدایت اہل دیانت و انصاف جو علم و عقل سے تھوڑا بھی بہرہ رکھتے ہوں
 سمجھ سکتے ہیں کہ یہ سوال کیسے ہیں اور جواب کیسے فاما مسودہ سر کے اندھے دل والوں کو نہ سوال کی حقیقت سے خبر ہی
 نہ جواب کی صحت و بلاغت سے پہر اس پر آپ کہتے ہیں کہ اتحادیٹ صحیح میں مذکور ہیں الخ وہ یہ کہ درست اندازہ ہی
 کہ ہمارے رسول کے لئے بھی منکرین ایسے اندازے کئے اور جن کے حصے میں ایمان تھا وہ ایمان لائے مثلاً روح کے لئے
 سوال کئے کہ کیا شی ہی تو حکم ہوا قل الروح من امر ربی پس انہی کا فر یہی قیاس کئے کہ یہ بات ایک بچہ بھی کہہ سکتا ہی

کی بیان کیا کہ فوجی سنا
 فوجی اور فوجی سنا
 اس روایت فوجی سنا
 کی بیان کیا کہ فوجی سنا
 فوجی اور فوجی سنا
 اس روایت فوجی سنا
 کی بیان کیا کہ فوجی سنا

اور مولف شواہد الولاہیت کا مانند اختلاف حدیث کے روایات کے ہی کہ بعضوں نے مختصر بیان کیا اور بعضوں نے
 مطول اور بعضوں نے بعض امر کو ذکر کیا اور بعضوں نے اسکو ترک کیا یہ امر ربی احتیاط کا ہی جسکو جتنا یاد رہتا اور
 جتنے سند صحیح ملے اتنے ہی بیان کرنا ہی بیان غرض اثبات گواہی سے ہر چند تصور نہیں کیونکہ مومنوں کے نزدیک
 فقط ایک بنیۃ اللہ کی گواہی امر قطعی ہی پھر اسکو مدد کی کیا حاجت مدد اسکی گواہی کو ضرور ہی کہ جسکے لئے خطا و کذب کا
 احتمال ہوتا کہ وہ آدمی برابر کہیں تو احتمال صدق ہو نہ یہ کہ جب بھی اس امر کو قطعی تصور کریں اور ابتدائی ظہور نبوت
 اسما ہی ہوتا چلا آیا کہ مومن انزل اللہ تعالیٰ کے خلیفوں کے فرمان کو شہادت طلب نہیں کئے فقط انکو ان کے دعوے
 میں صادق پاکر ایمان لائے اور کافر انزل یوں ہی عذر شہادت و پیش کئے چنانچہ نزول وحی کے لئے بھی منکر
 یہی گمان کئے کہ یہ اپنی ذات سے کہتے ہیں رجا، نہ یہ آیات مذکورۃ الصدراۃ ہدایت مسود کو ہرگز علم تفسیر
 بہرہ نہیں اب ہم معتبر علماء کے تفاسیر وغیرہ کتب سے ثابت کرتے ہیں کہ یہ آیات دلیل رویت دینیوں میں چنانچہ آیہ
 اول ضمن کان یرجعنا وربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک لعبادۃ ربہ احدا یہاں مسود نے مراد تھا رب رجوع طرف
 اللہ تعالیٰ کے لیا ہی سو یہ انزل اب مفسرین اور معنی لغوی سے بھی بعید ہی کیونکہ لغت میں تھا کا معنی رو برو ہو نیکا ہی
 مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہی نہو بلا فیکم یعنی وہ تمھاری رو برو آئیوں گی اور فرماتا ہی اذ القوالذین امنوا یعنی جبکہ رو برو
 ہوتے ہیں کفار ایمان لائے ہوں گے پس ان آیتوں سے ثابت ہوا کہ تھا کا معنی رو برو ہو نیکا ہی نہ رجوع کا اسلئے
 حسینی میں لکھا ہی درجہ آور وہ کہ عمل صالح متابعت پیغمبر است و سلوک مہنہج سنت او بظاہر کہ ترک دنیا و اختیار فقر و
 دوام عبودیت است و بہ باطن کہ برائیت از خلق و پیوستن بحق یعنی دیدہ ہمت کہ از مشاہدہ ماسوی بر بستن و جز نشہو
 حضرت دی ناکشودن کا قال اللہ تعالیٰ ما زاغ البصر و ما طغی **س** روز ہمہ بر تانم و سوی تو کہ دم ہو چشم از
 ہمہ بر بستم و دیدار تو دیدم کو اس تقریر سے ثابت ہوا کہ یہ ایت دیدار دینیوں پر دلیل ہی کہ وہ متعلق سے کان منقطع
 سے کہ دلالت کرتا ہی حال کے معنی کو مانند قولہ تعالیٰ کان اللہ غفورا رحیما اسی لئے حسینی میں اشارہ کیا کہ چشم از ہمہ بر بستم
 یہ جب ہی کہا جائیگا کہ اسکو قدرت انگبین باندہ ہنے کی ہی کہ ابھی دوسری طرف دیکھ رہا ہی اور بقیہ اس کلام کا ہی
 کہ اللہ تعالیٰ فرمایا قل لو کان البحر مداد الکلمات ربی الایہ شان نزول اس آیت کا یہ ہی کہ یہو و مسلمانوں سے کہے کہ
 کہی تمھارے پیغمبر کا خدا کہتا ہی من یوتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا اور کہی کہتا ہی و ما اوتیم من العلم الا قلیلا اللہ تعالیٰ
 فرمایا کہ بول میں تم سر کیا آدمی ہوں جو اللہ تعالیٰ بھیجا کہتا ہوں پس یہاں یہو و علم و منزلت کو مسلمانوں اور ہمارے
 رسول کے گھٹانا چاہتے تھے اللہ تعالیٰ اپنی عظمت و جلال کو بیان فرما کر اشارہ کیا کہ جو کہ اس مذہب میں آیا کہو

یہاں اسلئے کہ اس حدیث میں
 منیل کتاب البصیر فی وجہ
 روایت کی ہی کہ بعض نے دنیا
 کے پیغمبر جو سب سے گذر چکے
 ہیں اسلئے کہ میں نے نہایت
 دنیا اور ملک گذرے ہیں
 جتنا ہون تھا اور فلان ابن
 عباس اور سلیمان کہنے لگے
 بھی معلوم ہوتا تھا کہ پیغمبر ارادہ
 میں نہ تھی لیکن اس تو سب سے
 قوی نہیں یا اسلئے کہ

مذہب مذہبین ہوا اسلئے کہ
 انھوں کوئی حدیث اس باب میں روایت کی
 بلکہ نہایت قابل ستائش و تکرار
 نہ نہایت کیا اور یہ کہ حجت قوی نہیں
 نہ نہایت اس میں اختلاف ہی
 اسلئے کہ مؤرخین کا اس میں اختلاف
 و کس اس زیادہ قابل میں نہایت
 و کس اس زیادہ قابل میں نہایت
 فقہاء المتواضع اور صاحب تالیفات
 تحقیق کی جگہ دلاوت باسناد و اختصار کی
 ہو و ائمہ سے چھوڑا اور ایک سورتہ
 کے بعد روایت ہی اور ہی صاحب حضرت کے حکام
 کے بعد روایت ہی اور ہی صاحب حضرت کے حکام

۱۲۳

چنانچہ طرزی کی روایت میں مذکور ہو چکا
 بخلاف صاحب دیب کہ اسے خلاف ہی
 اور ابن عباس اور مسلم کی کہ قول سے
 یہاں صاف بین غلطی کی کہ حدیث
 رسالت کے چھ ہزار گز پہلے تاکہ حضرت کا
 چھ ہزار زمین ہونا لازم آوے بلکہ ظاہر اس
 ہی ہی کہ حضرت سے پیش چھ ہزار گز پہلے
 ہیں تاکہ مطابق ہو و صحیح روایت طرزی
 کے اور قوی شہادت تھے اللہ علیہ السلام صلی
 علیہ وسلم کی کہ فرمایا حضرت نے کہ الدین
 سب سے تلافی نہ انانی آخر ما عافا

یہاں اسلئے کہ اس حدیث میں
 منیل کتاب البصیر فی وجہ
 روایت کی ہی کہ بعض نے دنیا
 کے پیغمبر جو سب سے گذر چکے
 ہیں اسلئے کہ میں نے نہایت
 دنیا اور ملک گذرے ہیں
 جتنا ہون تھا اور فلان ابن
 عباس اور سلیمان کہنے لگے
 بھی معلوم ہوتا تھا کہ پیغمبر ارادہ
 میں نہ تھی لیکن اس تو سب سے
 قوی نہیں یا اسلئے کہ

جو علی آقا کے منسوب
 میں برائے خداوندی کے لیے
 کہ محمد بن زینت کے چچا کو
 انھیں پر خیریت تھی
 انھیں میں حساب آفرین تھیں
 کہ حضرت علی بن ابی طالب
 شمس گاہ علامہ جی اے اے
 خیال کے توتو بن صدیق
 میں مندر بہ بن قی میں اگر
 اسی کی انتہا بالفرض علامہ
 مسعود شمس بن مندر بہ
 کہیں کہیں کہیں کہیں

[illegible]

جسے بات متاخرین کے ذہن میں آجائی
 ہی کہ اگر متقدمین کے ہاں تو میں کہہ چاہتا
 اس حدیث کے لئے مولانا صاحب دہلوی
 کے ذہن میں آجائی نہیں دیکھا ہوا کہ اس
 کے در کتاب مابین دو حدیث کی حاجت نہیں ہے
 و غایت یہ کہ حدیث حنیفیہ درجہ کا صحیح
 و ضعیف کے درمیان ہی اور شیخ جمال الدین
 مسنون اس حدیث کا ترجمہ نقل کیا ہی اور
 لوگوں کی کٹھن کی پرانی حدیث متواتر حدیث
 کا بیان کیا کہ حدیث میں بدلتی سے موت تک کا
 اس جواب میں دوسرا سوال
 کیا

[illegible]

[illegible]

است اجابت اور دعوت میں پیدا ہو کر
 اور دعویٰ نبوت کا کہ وہ وہاں کو لب موافق فرما کر
 مسلمانان موصوفہ کے عقائد پر انہوں نے کئی دفعہ فرما کر
 نہایت غفلت و نادانی سے ان دعویٰ کو مسترد کر دیا
 شیخ جو یہودی کا کئی دفعہ شریعت میں تشریح فرما کر
 شیخ جو یہودی کا کئی دفعہ شریعت میں تشریح فرما کر
 شیخ جو یہودی کا کئی دفعہ شریعت میں تشریح فرما کر

جواب میں اسکے یوں لکھے کہ اگر شیخ مجتہدوں کی استدلال پر نظر کرنا ہر چند یوں نہ لگتا کیونکہ کوئی
 باب امور دینی سے ایسا نہیں کہ جس میں مجتہدوں کا اختلاف نہیں مثلاً رفع یدین میں کئی احادیث صحیحہ
 ہوتے پر امام ابو حنیفہ رحمہ نے اسکو ترک کیا اور ایمان کے زیادت و نقصان میں بہت سے آیات و حدیث
 رہتے ہوئے انہوں نے اسکو ماول تہر یا اور ایسا ہی قلتیں کی طہارت میں بہت احادیث ہیں پس
 کے لئے جو احادیث واروہین اگر انہیں اسکی طرف التفات ہوتا تو یہی اختلاف ہوتا چنانچہ دوسرے علماء بھی
 اختلاف و توقف کئے ہیں پس اس صورت میں اس امر کے لئے دعوت و اصرار مدعی اور اخلاق حسنہ و فضیہ
 ضروری نہ تاکہ فرق جھوٹے اور سچے میں ہو اور اسکا مذہب اور آثار اسکے بعد زندہ و ترقی پر ہوں چنانچہ ہمارے
 رسول کے لئے ہی کہ اللہ تعالیٰ مقولہ کفار کا فرمایا اذراؤ ہم قالوا ان ہولاء لاضلون الا یہ فیہ جب مسلمانوں کو
 کفار دیکھ کر کہے کہ یہ گروہ گمراہ ہوئی ہی مگر قیامت میں ان کے مرتبے دیکھ کر شرا کر کہیں گے کہ یہ وہی ہیں کہ
 انکی ہم سخری کرتے تھے اور یہ کہتے تھے پس جہدی کی تصدیق بھی ایسی ہی کہ اس سے شیخ کو غفلت ہی کہ
 ہر کو جیسا نبیوں کی صحت اخلاق سے ہوئی ویسا ہی دلالت کرتے ہیں اسلئے کہ بعض احادیث اپنی تحقیق پر
 دلالت کرتے ہیں اور بعض دوسرے عقائد کے لئے صحت نہیں کہتے اور احوال علماء بھی مختلف ہیں کیا
 کہ بعضوں نے جہدی کی تحقیق میں توقف کیا پس ہم استدلال بالا اخلاق کے دلیلوں کو ذکر کرتے ہیں جن دلیلوں
 ایک وہ ہی جو شرح عقاید میں لکھا ہی اور ایک افسہ وہ ہی کہ ذکر کیا طواع میں اور یہاں مسودہ تمام برابر جز
 کیا اور ان دلیلوں کا کلام راغب کا ہی کہ انہوں نے لکھا ہی ہر نبی کو دو نشان ہیں ایک عقلیہ کہ اسکو تبری
 پہچانتے والے سمجھتے ہیں مانند چکے نورون کو جو ان پر ہوتے ہیں اور اخلاق جو ان کے لئے خاص ہیں
 اور علوم روشن باہن طور کہ ہووے کلام انکا غالب دلیل والا اور روشن کر تشریح بخشنے والوں کو
 اور یہ احوال ایسا ہی کہ نہ طلب کرے اسکے ساتھ مبنی مخرجہ کو مگر اس حالت میں کہ دشمنی ہو اور دوسرے
 معجزہ ہی کہ ضروری قاصر کو کلام راغب سے مسودہ جو نقل کیا اس میں یہاں تک عبارت چھوڑ کر اسکے بعد اسکی

اس کا جواب میں اسکے یوں لکھے کہ اگر شیخ مجتہدوں کی استدلال پر نظر کرنا ہر چند یوں نہ لگتا کیونکہ کوئی
 باب امور دینی سے ایسا نہیں کہ جس میں مجتہدوں کا اختلاف نہیں مثلاً رفع یدین میں کئی احادیث صحیحہ
 ہوتے پر امام ابو حنیفہ رحمہ نے اسکو ترک کیا اور ایمان کے زیادت و نقصان میں بہت سے آیات و حدیث
 رہتے ہوئے انہوں نے اسکو ماول تہر یا اور ایسا ہی قلتیں کی طہارت میں بہت احادیث ہیں پس
 کے لئے جو احادیث واروہین اگر انہیں اسکی طرف التفات ہوتا تو یہی اختلاف ہوتا چنانچہ دوسرے علماء بھی
 اختلاف و توقف کئے ہیں پس اس صورت میں اس امر کے لئے دعوت و اصرار مدعی اور اخلاق حسنہ و فضیہ
 ضروری نہ تاکہ فرق جھوٹے اور سچے میں ہو اور اسکا مذہب اور آثار اسکے بعد زندہ و ترقی پر ہوں چنانچہ ہمارے
 رسول کے لئے ہی کہ اللہ تعالیٰ مقولہ کفار کا فرمایا اذراؤ ہم قالوا ان ہولاء لاضلون الا یہ فیہ جب مسلمانوں کو
 کفار دیکھ کر کہے کہ یہ گروہ گمراہ ہوئی ہی مگر قیامت میں ان کے مرتبے دیکھ کر شرا کر کہیں گے کہ یہ وہی ہیں کہ
 انکی ہم سخری کرتے تھے اور یہ کہتے تھے پس جہدی کی تصدیق بھی ایسی ہی کہ اس سے شیخ کو غفلت ہی کہ
 ہر کو جیسا نبیوں کی صحت اخلاق سے ہوئی ویسا ہی دلالت کرتے ہیں اسلئے کہ بعض احادیث اپنی تحقیق پر
 دلالت کرتے ہیں اور بعض دوسرے عقائد کے لئے صحت نہیں کہتے اور احوال علماء بھی مختلف ہیں کیا
 کہ بعضوں نے جہدی کی تحقیق میں توقف کیا پس ہم استدلال بالا اخلاق کے دلیلوں کو ذکر کرتے ہیں جن دلیلوں
 ایک وہ ہی جو شرح عقاید میں لکھا ہی اور ایک افسہ وہ ہی کہ ذکر کیا طواع میں اور یہاں مسودہ تمام برابر جز
 کیا اور ان دلیلوں کا کلام راغب کا ہی کہ انہوں نے لکھا ہی ہر نبی کو دو نشان ہیں ایک عقلیہ کہ اسکو تبری
 پہچانتے والے سمجھتے ہیں مانند چکے نورون کو جو ان پر ہوتے ہیں اور اخلاق جو ان کے لئے خاص ہیں
 اور علوم روشن باہن طور کہ ہووے کلام انکا غالب دلیل والا اور روشن کر تشریح بخشنے والوں کو
 اور یہ احوال ایسا ہی کہ نہ طلب کرے اسکے ساتھ مبنی مخرجہ کو مگر اس حالت میں کہ دشمنی ہو اور دوسرے
 معجزہ ہی کہ ضروری قاصر کو کلام راغب سے مسودہ جو نقل کیا اس میں یہاں تک عبارت چھوڑ کر اسکے بعد اسکی

اس کا جواب میں اسکے یوں لکھے کہ اگر شیخ مجتہدوں کی استدلال پر نظر کرنا ہر چند یوں نہ لگتا کیونکہ کوئی
 باب امور دینی سے ایسا نہیں کہ جس میں مجتہدوں کا اختلاف نہیں مثلاً رفع یدین میں کئی احادیث صحیحہ
 ہوتے پر امام ابو حنیفہ رحمہ نے اسکو ترک کیا اور ایمان کے زیادت و نقصان میں بہت سے آیات و حدیث
 رہتے ہوئے انہوں نے اسکو ماول تہر یا اور ایسا ہی قلتیں کی طہارت میں بہت احادیث ہیں پس
 کے لئے جو احادیث واروہین اگر انہیں اسکی طرف التفات ہوتا تو یہی اختلاف ہوتا چنانچہ دوسرے علماء بھی
 اختلاف و توقف کئے ہیں پس اس صورت میں اس امر کے لئے دعوت و اصرار مدعی اور اخلاق حسنہ و فضیہ
 ضروری نہ تاکہ فرق جھوٹے اور سچے میں ہو اور اسکا مذہب اور آثار اسکے بعد زندہ و ترقی پر ہوں چنانچہ ہمارے
 رسول کے لئے ہی کہ اللہ تعالیٰ مقولہ کفار کا فرمایا اذراؤ ہم قالوا ان ہولاء لاضلون الا یہ فیہ جب مسلمانوں کو
 کفار دیکھ کر کہے کہ یہ گروہ گمراہ ہوئی ہی مگر قیامت میں ان کے مرتبے دیکھ کر شرا کر کہیں گے کہ یہ وہی ہیں کہ
 انکی ہم سخری کرتے تھے اور یہ کہتے تھے پس جہدی کی تصدیق بھی ایسی ہی کہ اس سے شیخ کو غفلت ہی کہ
 ہر کو جیسا نبیوں کی صحت اخلاق سے ہوئی ویسا ہی دلالت کرتے ہیں اسلئے کہ بعض احادیث اپنی تحقیق پر
 دلالت کرتے ہیں اور بعض دوسرے عقائد کے لئے صحت نہیں کہتے اور احوال علماء بھی مختلف ہیں کیا
 کہ بعضوں نے جہدی کی تحقیق میں توقف کیا پس ہم استدلال بالا اخلاق کے دلیلوں کو ذکر کرتے ہیں جن دلیلوں
 ایک وہ ہی جو شرح عقاید میں لکھا ہی اور ایک افسہ وہ ہی کہ ذکر کیا طواع میں اور یہاں مسودہ تمام برابر جز
 کیا اور ان دلیلوں کا کلام راغب کا ہی کہ انہوں نے لکھا ہی ہر نبی کو دو نشان ہیں ایک عقلیہ کہ اسکو تبری
 پہچانتے والے سمجھتے ہیں مانند چکے نورون کو جو ان پر ہوتے ہیں اور اخلاق جو ان کے لئے خاص ہیں
 اور علوم روشن باہن طور کہ ہووے کلام انکا غالب دلیل والا اور روشن کر تشریح بخشنے والوں کو
 اور یہ احوال ایسا ہی کہ نہ طلب کرے اسکے ساتھ مبنی مخرجہ کو مگر اس حالت میں کہ دشمنی ہو اور دوسرے
 معجزہ ہی کہ ضروری قاصر کو کلام راغب سے مسودہ جو نقل کیا اس میں یہاں تک عبارت چھوڑ کر اسکے بعد اسکی

[illegible]

یہاں کہتے ہیں کہ بعد وفات قبولی کے
 خلیفہ و نائب سید و مدبر ہیں یہاں تک کہ منظر الملک المکاشفہ
 گوشت کے ساتھ جبکہ کہہ سکتے اور حدیث ان پر صادق آتی
 جواب اس نقل میں ہے کہ ان کی خدمت اور بیرونی
 کو کافر یا اس واسطے کہ نہ مومن میں باب مابعد و فی المہدی عجیب
 اس حدیث کا نام نشان نہیں ہے البتہ غیبی ہے جو ارطاف سے
 روایت کیا ہے چنانچہ سید مہدی مؤلفہ دانا علی غازی اور سید
 برائین علی قاسمی میں موجود ہیں لیکن چونکہ وہ روایت مسرور
 مطلب کے خلاف تھی اوس میں اس کی تحریف و تبدیلی کی گئی ہے
 مذکورہ صدر بقدر اپنے مطلب کے بنائی اور اس روایت میں اس
 خوف کیا کہ حضرت رسالت آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی غیبی
 متغیر و متبدل ہو تو اس پر ایمان نہ لائے اور اس پر غیبی روایت
 پس چاہئے کہ اس پر تھکا ناگ میں تھیرے یہ حدیث خوشین کے نزدیک
 غلط ہے کہ اس پر تھکا ناگ میں تھیرے یہ حدیث خوشین کے نزدیک
 یہاں کہتے ہیں کہ بعد وفات قبولی کے
 خلیفہ و نائب سید و مدبر ہیں یہاں تک کہ منظر الملک المکاشفہ
 گوشت کے ساتھ جبکہ کہہ سکتے اور حدیث ان پر صادق آتی
 جواب اس نقل میں ہے کہ ان کی خدمت اور بیرونی
 کو کافر یا اس واسطے کہ نہ مومن میں باب مابعد و فی المہدی عجیب
 اس حدیث کا نام نشان نہیں ہے البتہ غیبی ہے جو ارطاف سے
 روایت کیا ہے چنانچہ سید مہدی مؤلفہ دانا علی غازی اور سید
 برائین علی قاسمی میں موجود ہیں لیکن چونکہ وہ روایت مسرور
 مطلب کے خلاف تھی اوس میں اس کی تحریف و تبدیلی کی گئی ہے
 مذکورہ صدر بقدر اپنے مطلب کے بنائی اور اس روایت میں اس
 خوف کیا کہ حضرت رسالت آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی غیبی
 متغیر و متبدل ہو تو اس پر ایمان نہ لائے اور اس پر غیبی روایت
 پس چاہئے کہ اس پر تھکا ناگ میں تھیرے یہ حدیث خوشین کے نزدیک
 غلط ہے کہ اس پر تھکا ناگ میں تھیرے یہ حدیث خوشین کے نزدیک

اور یہی تاثیر جناب امامؑ کے تابعون کی صحبت میں بلکہ تابعون کے تابعون میں موجود ہو سکتی ہے کہ مجرہ کیا میں اس بات کو ہزاروں آدمیوں میں پس ای منصفان اخلاقوں پر اگر جہدئی کی تصدیق میں تجھے یقین حاصل نہ ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہمارے اہل شان کو کیونکر حاصل ہوا ہوگا اور جناب امامؑ کی دعوت میں یہ تاثیر تھی کہ جو صدق دل سے سنا اسکو شوق و جذبہ بے اختیار ہوگا کہ اگر بیہوش بھی ہوا تو بسبب تاثیر اور مشاہدات کے استغراق کے بحر معائنہ میں قفا فی اللہ باقی باقی ہو گیا اور امام علیہ السلام کا ہر کلام خدا کے حکم سے اور کلام اللہ سے تھا اگر فرض کریں ہم کہ یہ بذات ابدیہ کے باعث کے زمانے میں ہو کر دعوت کرتی تو سبب موصوف ہونے ان صفات کے البتہ قبول کرنا لازم ہوتا مگر کرتے دلائل مذکورہ کے پس جہدویت کی دعوت میں کیونکر جھوٹا بول سکتے ہیں اور احاطہ ظنیہ آپ کے مقابلے میں کیونکر معتبر ہو سکتے ہیں۔ اب ہمارے امامؑ کے منکر و مان کو چھٹا جاتا ہے کہ جناب ختم الرسالت کی تصدیق کے لئے کیا دلیل سکتے ہیں اگر کہیں کو قرآن سر کا مجرہ ہونے پر دوسری دلیل کی کیا حاجت ہی جواب اُسکا امام فخر الدین رازی کے مشہدات سے معلوم ہوئے کہ قطع نظر یہاں یوں بھی اس میں بہت احتمالات و پیش کے ہیں اس کے لئے کہو گے کہ اُس کے جوابات اور دفع احتمالات میں بدلائل سا طعہ ہو چکے ہیں تو ہم کہتے ہیں اسے اپنے جواب پر قیاس کریں کہ ہم بھی عشرت سے سب شبہات و احتمالات کا حل و دفع کج قاطعہ کر چکے ہیں پھر کوئی بات تصدیق کے مانع ہی ازراہ عدل و انصاف پیش کریں فاما اوپر کے سب دلیلوں سے یہی ثابت ہوا کہ اخلاق سب انبیاء کی تصدیق کے لئے اہل بصیرت کے نزدیک اعظم الدلائل ہی کہ مجرہ کی صحت بھی اُس پر موقوف ہی و گرنہ سحر ہی خرق عادت ہی مثلاً و مدعی نبوت یا جہدویت کے ایک وقت میں فرض کریں اور ہر ایک اپنی صحت خارق عادت کوئی کام بنا دے یعنی جہاز کو بلانا تجربہ کا بات کرنا سخت بیمار کو ایک آن میں درست کرنا تو مجرہ جو اخلاق حسنہ و فضیلتیں اخلاق انبیاء و سابقہ کے غیر محال ہوتی ہی ایسا ہی کو ابھی بھی جس کے دلائل عدالت میں اسکی معتبر ہی اور بعد وفات مدعی و امتداد زمان کے معجزوں اور اخلاق کی صحت

[illegible][illegible]

[illegible]

اور اس کا جو منہ غلط سمجھے نیکی پر تنقید کیا جائے اور اس کو

من سجد في كل يوم
 مائة مرة في شهر رمضان
 كان له أجر عظيم
 وكان له الجنة

چرا از یاقی سجاد دنیا سگم آیدین و در اگر گریه اند تقال س
و تقی کار و الی مور و خلیفه شیخ روح غفر
عزت سلسل الشیوخ

[illegible]

اس شخص کو غافل کر دیا جائے

قہر و دیت کا ثبوت اہل انصاف کو اس رسالے کے دیکھنے سے خوب ظاہر ہو گا مگر اہل تعصب کو قرآن مجید
 اسی لئے اللہ تعالیٰ فرمایا بعض بہ کثیرا و بہدی بہ کثیرا یعنی اللہ تعالیٰ قرآن سے بہتوں کو سید ہی راہ بتا گیا
 اور بہتوں کو گمراہ کر تا ہی اور یہ بھی فرمایا اللہ تعالیٰ جسکو گمراہ کرے پس اسکو سید ہی راہ پر کوئی نہیں
 لاسکتا ہی یہاں تک دلائل جو بیان ہوئے مسود بھی اسکا قائل ہی فاما غرض مسود کی یہی ہی کہ اگرچہ
 اخلاق مرضیہ حسنہ و دلیل قوی معرفت قہر و دیت ہیں لاکن جناب سید الاولیاء و النبیین امام الاولین و الآخرین
 سید محمد جوینوری صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ نہیں پائے جاتے ہیں کس لئے کہ وہ تابع رسول اللہ کے نہیں
 تھے اُسپر عبارت عقیدہ شریعت کی دلیل لاکر بعد یہ لکھا ہی رہا کتاب و سنت کو الخ ہدایت جانا چاہئے
 جو شخص کہ حضور را علم بھی رکھتا ہو خوب معلوم کر سکتا ہی کہ مسود یا بسبب تعصب عناد کے اپنی لائی ہوئی دلیل
 خلاف پر غرض بیان کر رہا ہی یا خود سبب اس پر کے جو انکار کے سبب حاصل ہی الیٰی کچھ بھی فیض خود
 مسود کے لکھے سے معلوم ہوتا ہی امام کا فرمان یہ ہی کہ میں جو بیان کرتا ہوں اور عمل کرتا ہوں ہم
 خدا تعالیٰ کے اور اتباع سے مصطفیٰ کے ہی اور میرا صدق اتباع کلام اللہ اور رسول اللہ سے معلوم کرنا
 اس سے صاف معلوم ہوا کہ جو کچھ خلاف کلام اللہ یا حدیث رسول اللہ ہی ہمارے امام سے کبھی
 ظہور میں نہ آیا فاما مسود نے لکھا ہی ہمارے امام جو حدیث کہ موافق حال اس بندے کے ہی وہ صحیح ہی الخ
 فرمائے ہیں سو یہ چوری مسود کی ہی کس لئے کہ عبارت عقیدہ شریعت کی یہ ہی دہر کی کہ با حدیث ویرایش
 بحجت آمد میفرمود کہ در احادیث اختلاف بسیار است این صحیح شدن شکل است ہر حدیث کہ موافق
 کتاب خدا تعالیٰ و با احوال این بندہ باشد ان صحیح است چنانچہ مصطفیٰ فرمود سکنہ لکم الا حدیث میں لکھا
 و بعضے احادیث را بیان ہم فرمودہ آن خلاف عقیدہ و فہم ایشان آمد پس اس فرمان سے یہ کہان نا
 کہ نفس حدیث کے مخالفت ہی مگر یہ بات بدی ہی کہ یہ مخالفت مفسر اور محدث کے ہی اور اختلاف
 مفسرین اور محدثین کا صحابہ سے لیکر آج تک جو کچھ کہ ہوا ظاہر ہی پس یہ بات ایسی ہی کہ ایک مفسر

[illegible][illegible]

۱۰۰

خریف سوم
 یہ کہ فی رات سبید فقط مرقون الی جس کا
 کہ وہ ان خیار نامیاد و فخر اسد ان من ابن الکونہ کا کہ وہ ان خیار
 اور او ماس قوت کچھ قصور من ہی کہ قابل کا کہ ان سے کہ ہو گریہ کہ
 بیانیہ کہ کی تکلیف کرتا تھا اس سے کہ معنی اس سے کہ کہ اس کو
 حبیب امام جہدی اور دو گونہ کہ سادہ من ہو گریہ کہ کہ اس کی عادت
 و فیض ب ہونے اور ظاہری کہ جہدی یعنی وہ اس اور کہ کہ
 ہونے خریف پہلے یہ کہ فیض فی القفہ کے بعد یہ عادت
 نذرانی یا تہ الی قول یہ جہدی کہ اس خریف کے کہ اس کی عادت
 وہ ہمارے ان کہ کہ اس خریف کے کہ اس کی عادت
 ہی جہدی دو خوار اس سے کہ اس کی عادت
 بحر وین سا کہ اس کے کہ اس کی عادت
 اس کی عادت کہ اس کی عادت
 کہ یہ داد و دین کہ اس کی عادت
 اس کو کہ اس کی عادت
 کہ جو کہ اس کی عادت

دوسرے کا خلاف کیا اور ایک محدث نے دوسرے کی مخالفت پر روایت کی اور ہر شخص میں شک
فلن و ہر روایت میں وہم و تردید لازم آیا اس پر اتفاق اہل سنت ہی کہ مجتہد کو خطا و صواب ہی مگر ہر فرد کا
و دعویٰ یہی ہے کہ میں حق پر ہوں و گرنہ ضرور ہو کہ ہر شخص کا اعتقاد اور عمل اسکے نزدیک مطلقاً و مبراہم
ہو جائے اسی لئے وارد ہے کہ جہدی اپنے اگے کے اختلافات کو دماغی جیسا کہ رسولؐ کے گویا کہ اسلام
تازہ بنا دینگے جیسا دلیل پانزدہم میں عبداللہ بن عطاء کی روایت سے ثابت ہوا اور جہدیؒ کو رسولؐ
فرمائے کہ خطا کرینگے یعنی معصوم عن الخطا میں اس صورت میں ضرور ہو کہ جہدیؒ سب مخالف رہیں مگر
جس میں صحابہ نہ سے لیکر آج تک اتفاق رہا اچاننا اگر خلاف اجماع بھی بیان کریں تو صحت جہدیؒ
کی جانب ہوگی کیونکہ یہ معصوم ہیں اور وہ سب مخفی ایسا ہی توضیح کے بحث اجماع اور تنویر المنار میں
مثلاً عیسیٰؑ کے حواریوں سے لیکر وقت بحث رسولؐ تک کسی ایک مرتبہ عیسویوں کا اتفاق فرض کریں اور
فرمان ہمارے رسولؐ کا اس کے مخالف ہو صحت کس کے جانب ہوگی یوں کوئی مسلمان نہ کہیں گے کہ وہ اتفاق
اقویٰ ہی دیا ہی فرمان جہدیؒ بھی کہ جسکے لئے رسولؐ یقیناً اثری و لا یخفی فرمانے اور معنی لا یخفی کا عقیدہ
شانزدہم میں مع شان جہدی موعودؑ مذکور ہے اور باب ہشتم میں بھی ذکر ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ بآین
ہمارے امامؑ سے کوئی امر ایسا مروی نہیں کہ جسکے خلاف پورا اجماع قطعی ہو بلکہ بعض قدماء محققین
اسکے موافق ہیں جیسا بعض ائمہ اوپر مذکور ہوئے مانند روایت فی الدنیا کے اور بعض کا آگے بیان
ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ مگر موافق فرمانے کا کبرم کے علمائے منکرین مانند شیخ علی اور اس مسودہ پر جہدیہ
وغیرہ کے جو متعصب ہیں احکام کو ہمارے امامؑ کے کہ جہدی موعودؑ میں اپنے مذہب عندیکے
خلاف پا کر جو جی چاہتا ہی طعن کے کہ یہ بھی دلیل ہماری حقیقت پر ہی مگر عجب تر اور طرفہ تہ بہ تہ
ہی کہ مسودے بسبب مخالفت مفسرین اور محدثین کے اتباع قرآن و حدیث کو مقطوع کر دیا یا جو جہدیہ
ہمارے امامؑ مذہب سنت و جماعت کی ہی صحت کرتے ہوئے اور یہ فرمانے ہوئے کہ میں قرآن و حدیث

[illegible]

ان صاحب سلاطین نے اپنی برکات سے
 دیکھ حال یہ تھا کہ تین سلطنت نے ایک دوسرے کو جلاوطن کر دیا تھا
 ایک نے سب کو جلاوطن کر دیا تھا اور دوسرے نے ایک دوسرے کو جلاوطن کر دیا تھا
 ان صاحب سلاطین نے اپنی برکات سے
 دیکھ حال یہ تھا کہ تین سلطنت نے ایک دوسرے کو جلاوطن کر دیا تھا
 ایک نے سب کو جلاوطن کر دیا تھا اور دوسرے نے ایک دوسرے کو جلاوطن کر دیا تھا

تعلیم خدایتعالیٰ اور تحقیق محمد مصطفیٰ سے بیان کرتا ہوں اور تابع ہوں چنانچہ مسودہ بھی لکھا ہی پھر بدلیل
 کہتا ہی کہ یہ اتباع کتاب و سنت کے نہیں بلکہ اپنے نفس کی ہی الخ بلکہ یہ کہنا تھا کہ یہ اتباع اور بیان
 خلاف سنت ہی جیسا عقیدہ اول میں لکھا ہی اور یہ ساری کتاب اس کا جواب ہی۔ جانا چاہئے کہ اس
 تقریر بالا مذکور سے کل شبہا و اہم مسودہ کا رد ہو چکا لکن پھر بھی ہم اسکے بر شیعہ کا دفع بیان کرتے
 ہیں۔ اول یہاں اتنا معلوم کرنا چاہئے کہ علم ہندی کا ماخوذ من اللہ ہی کہ خلیفہ اللہ میں اور علم دوسرے
 صحابہ سے لیکر جنگ ماخوذ من افواہ الرجال ہی اور سند اس کی کہ علم ہندی کا ماخوذ من اللہ ہی ثابت
 میں بوضوح بیان ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ اور ہندی محصوم ہیں خطائے جیسا اور گزرا۔ اب یہاں سے
 مسودہ کے جہالتوں کا بیان ہی جہالت اول رجا پس اب تابع کلام خدا کے ہونے ہدایت۔
 مفسر کا خلاف اتباع قرآنی سے انحراف نہیں و اگر نہ ہر مفسر کے لئے یہ کہنا درست ہو گا کیونکہ ایک نے ایک
 تفسیر کیا تو دوسرے نے اسکے خلاف دوسری مثلاً امام اعظم رح اذا قرأ القرآن فاستمعوا لکی تغیر کے کہ
 جب کوئی قرآن پڑھے دوسرا خاموش رہے حتیٰ کہ امام کی قراءت سے مقتدی کی قراءت ساقط ہو جائے
 ہی اور امام شافعی رح نے خلاف اسکے بیان کئے اور ایسے اختلافات اتنے ہیں کہ جسکو حصر و حد نہیں جیسا
 اوپر مذکور ہوا پس اس سے یوں کہنا ایک دوسرے پر یک لازم آتا ہی کہ تابع قرآن کا نہیں بلکہ تابع اپنے نفس کا
 ہی نفوذ باللہ من ہذا باطل دوسری جہالت رجا اگر کہیں کہ قرآن کو الخ ہدایت یہ کہان سے
 ثابت کیا کہ ہم قرآن کے مننے کو تابع کرتے ہیں مسودہ عقیدہ شریفہ کے حوالے سے اپنی عبارت مخرموج
 لکھا ہی اس میں اسکا شامہ بھی نہیں کیونکہ اسمیں ذکر مخالف تفسیر وغیرہ کا ہی گو کہ تبعیت اور غیر تبعیت ہو
 یا نہ ہو نظم و معانی حقیقی قرآنی کا پس اگر ہر مفسر کی تفسیر اور اللہ ہونے پر قطع و یقین ہو تو خلاف مفسرین
 اختلاف فرمان الہی لازم آتا ہی ہذا باطل مگر اتباع قرآنی وہ ہی کہ اسکو کتاب شریفہ کہتے ہیں جاتا اور اسکے
 احکام پر اعتقاد اور عمل ثابت کرنا چونکہ مجتہد ہوا پ اخذ معانی کرے بطریق سمیع یا قیاس اور مفسر

تعلیم خدایتعالیٰ اور تحقیق محمد مصطفیٰ سے بیان کرتا ہوں اور تابع ہوں چنانچہ مسودہ بھی لکھا ہی پھر بدلیل
 کہتا ہی کہ یہ اتباع کتاب و سنت کے نہیں بلکہ اپنے نفس کی ہی الخ بلکہ یہ کہنا تھا کہ یہ اتباع اور بیان
 خلاف سنت ہی جیسا عقیدہ اول میں لکھا ہی اور یہ ساری کتاب اس کا جواب ہی۔ جانا چاہئے کہ اس
 تقریر بالا مذکور سے کل شبہا و اہم مسودہ کا رد ہو چکا لکن پھر بھی ہم اسکے بر شیعہ کا دفع بیان کرتے
 ہیں۔ اول یہاں اتنا معلوم کرنا چاہئے کہ علم ہندی کا ماخوذ من اللہ ہی کہ خلیفہ اللہ میں اور علم دوسرے
 صحابہ سے لیکر جنگ ماخوذ من افواہ الرجال ہی اور سند اس کی کہ علم ہندی کا ماخوذ من اللہ ہی ثابت
 میں بوضوح بیان ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ اور ہندی محصوم ہیں خطائے جیسا اور گزرا۔ اب یہاں سے
 مسودہ کے جہالتوں کا بیان ہی جہالت اول رجا پس اب تابع کلام خدا کے ہونے ہدایت۔
 مفسر کا خلاف اتباع قرآنی سے انحراف نہیں و اگر نہ ہر مفسر کے لئے یہ کہنا درست ہو گا کیونکہ ایک نے ایک
 تفسیر کیا تو دوسرے نے اسکے خلاف دوسری مثلاً امام اعظم رح اذا قرأ القرآن فاستمعوا لکی تغیر کے کہ
 جب کوئی قرآن پڑھے دوسرا خاموش رہے حتیٰ کہ امام کی قراءت سے مقتدی کی قراءت ساقط ہو جائے
 ہی اور امام شافعی رح نے خلاف اسکے بیان کئے اور ایسے اختلافات اتنے ہیں کہ جسکو حصر و حد نہیں جیسا
 اوپر مذکور ہوا پس اس سے یوں کہنا ایک دوسرے پر یک لازم آتا ہی کہ تابع قرآن کا نہیں بلکہ تابع اپنے نفس کا
 ہی نفوذ باللہ من ہذا باطل دوسری جہالت رجا اگر کہیں کہ قرآن کو الخ ہدایت یہ کہان سے
 ثابت کیا کہ ہم قرآن کے مننے کو تابع کرتے ہیں مسودہ عقیدہ شریفہ کے حوالے سے اپنی عبارت مخرموج
 لکھا ہی اس میں اسکا شامہ بھی نہیں کیونکہ اسمیں ذکر مخالف تفسیر وغیرہ کا ہی گو کہ تبعیت اور غیر تبعیت ہو
 یا نہ ہو نظم و معانی حقیقی قرآنی کا پس اگر ہر مفسر کی تفسیر اور اللہ ہونے پر قطع و یقین ہو تو خلاف مفسرین
 اختلاف فرمان الہی لازم آتا ہی ہذا باطل مگر اتباع قرآنی وہ ہی کہ اسکو کتاب شریفہ کہتے ہیں جاتا اور اسکے
 احکام پر اعتقاد اور عمل ثابت کرنا چونکہ مجتہد ہوا پ اخذ معانی کرے بطریق سمیع یا قیاس اور مفسر

تعلیم خدایتعالیٰ اور تحقیق محمد مصطفیٰ سے بیان کرتا ہوں اور تابع ہوں چنانچہ مسودہ بھی لکھا ہی پھر بدلیل
 کہتا ہی کہ یہ اتباع کتاب و سنت کے نہیں بلکہ اپنے نفس کی ہی الخ بلکہ یہ کہنا تھا کہ یہ اتباع اور بیان
 خلاف سنت ہی جیسا عقیدہ اول میں لکھا ہی اور یہ ساری کتاب اس کا جواب ہی۔ جانا چاہئے کہ اس
 تقریر بالا مذکور سے کل شبہا و اہم مسودہ کا رد ہو چکا لکن پھر بھی ہم اسکے بر شیعہ کا دفع بیان کرتے
 ہیں۔ اول یہاں اتنا معلوم کرنا چاہئے کہ علم ہندی کا ماخوذ من اللہ ہی کہ خلیفہ اللہ میں اور علم دوسرے
 صحابہ سے لیکر جنگ ماخوذ من افواہ الرجال ہی اور سند اس کی کہ علم ہندی کا ماخوذ من اللہ ہی ثابت
 میں بوضوح بیان ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ اور ہندی محصوم ہیں خطائے جیسا اور گزرا۔ اب یہاں سے
 مسودہ کے جہالتوں کا بیان ہی جہالت اول رجا پس اب تابع کلام خدا کے ہونے ہدایت۔
 مفسر کا خلاف اتباع قرآنی سے انحراف نہیں و اگر نہ ہر مفسر کے لئے یہ کہنا درست ہو گا کیونکہ ایک نے ایک
 تفسیر کیا تو دوسرے نے اسکے خلاف دوسری مثلاً امام اعظم رح اذا قرأ القرآن فاستمعوا لکی تغیر کے کہ
 جب کوئی قرآن پڑھے دوسرا خاموش رہے حتیٰ کہ امام کی قراءت سے مقتدی کی قراءت ساقط ہو جائے
 ہی اور امام شافعی رح نے خلاف اسکے بیان کئے اور ایسے اختلافات اتنے ہیں کہ جسکو حصر و حد نہیں جیسا
 اوپر مذکور ہوا پس اس سے یوں کہنا ایک دوسرے پر یک لازم آتا ہی کہ تابع قرآن کا نہیں بلکہ تابع اپنے نفس کا
 ہی نفوذ باللہ من ہذا باطل دوسری جہالت رجا اگر کہیں کہ قرآن کو الخ ہدایت یہ کہان سے
 ثابت کیا کہ ہم قرآن کے مننے کو تابع کرتے ہیں مسودہ عقیدہ شریفہ کے حوالے سے اپنی عبارت مخرموج
 لکھا ہی اس میں اسکا شامہ بھی نہیں کیونکہ اسمیں ذکر مخالف تفسیر وغیرہ کا ہی گو کہ تبعیت اور غیر تبعیت ہو
 یا نہ ہو نظم و معانی حقیقی قرآنی کا پس اگر ہر مفسر کی تفسیر اور اللہ ہونے پر قطع و یقین ہو تو خلاف مفسرین
 اختلاف فرمان الہی لازم آتا ہی ہذا باطل مگر اتباع قرآنی وہ ہی کہ اسکو کتاب شریفہ کہتے ہیں جاتا اور اسکے
 احکام پر اعتقاد اور عمل ثابت کرنا چونکہ مجتہد ہوا پ اخذ معانی کرے بطریق سمیع یا قیاس اور مفسر

اور ظاہری بالادین کے لئے ان کے لئے

سب فیضیوں کو
جہاں بی بی بیگم اور خالص اوروں کا
کے مودی بھارت نہیں رہی تھی تو انھوں نے روس کے
مذہب کی بات اٹھا کر مذہب فتنہ انگیز
موت دین چاہنے والی ایک

از مجموعہ نثر و نثرین میں جس سے سب نوید یافتہ و شگوار
 ہو گئے کہ وہ نثر و نثرین میں جس سے سب نوید یافتہ و شگوار
 ہو گئے کہ وہ نثر و نثرین میں جس سے سب نوید یافتہ و شگوار

الحرف دھم

امور میں کہ بدعتاً قطعاً اسکے دعوے کے تحت پروالات کریں صادق اور عامل اور حاکم ہی جواب
ہی کہ غلبہ بات میں بطریق اولی صحت اسکے حکم اور عمل پر موقوف رہی پس جبکو صحیح نہ کہے اور عمل پر نہ کرے
وہ بے اعتبار ہی پس مخالفت غیر معتبر کی موجب نقصان نہیں بلکہ عین کمالیت ہی اور ایسے امور میں شاہد
اہل مشاہدہ کی معتبری گو کہ بعضے سامعین معترض بھی ہوں چنانچہ ہمارے رسول کے لئے بھی آج تک ہی
مناظرہ و پیش ہی اگر کسی ضرور ہو ہدایت المسلمین وغیرہ جو عیسویوں کی تالیفات ہیں دیکھ لیں کہ گویا مسود
ایسی ہی پروی کیا ہی کہ نام اپنے مسود کا بھی ہدیہ جہد و یہ رکھا پس اب جانتے کہ جن علامات وغیرہ میں
کہ مسود اعتراضات و احتمالات و پیش کیا ہی اسکا ثبوت و رد و رفع یہاں تک جو ہوا اسی سے اہل انصاف
معلوم کر سکتے ہیں کہ ذات ہمارے امام کی جامع جمیع کالات خاتم الانبیاء تھی اور آگے بھی جو کذب و
منقریات مسود کے بیان ہونگے انشاء اللہ تعالی اُس سے بھی ظاہر ہوگا کہ منکرین بہر ہی کے حق میں
ایسے ہی احتمالات و پیش کئے ہیں اور ذات پاک امام عیوب شخصہ معاندین سے پاک ہی
اس تقریر سے دوسرا احتمال مسود کا بھی جمل ترازا اول ہو گیا تب بھی کچھ مختصر بیان کیا جاتا ہی دوسرا
احتمال کا حل رجحان بہت سے احادیث ظنیہ مشترک المعنی الخ ہدایت کذب مسود کے اس مقولہ کا
اد پر بحث دلائل میں مذکور ہو چکا کہ جو آثار لفظاً یا معنیاً متواتر ہیں سب جناب امام عین موجود اور
آپ کے موافق تھے پس جو روایات ظنی کہ مخالف امام عین ہوں انکے راوی مخفی ہیں اور موافق حکم متواتر
میں داخل ہیں بقدر اشتراک لفظی یا معنوی وغیرہ جب ان دلائل سے ثابت ہو چکا کہ یہی ذات جہد
موجود ہی آپکا موافق مقبول اور مخالف مردود ہوا تیسرے احتمال کا حل رجحان اس تین سوچاں
برز میں الخ ہدایت تمام قطعیات و ظنیات پر کیا عامل ہونا ہر چند ممکن نہیں کیونکہ بعد انیمہ
اربعہ کے یہاں تک سب انھیں کے تابع ہیں اور وہ انہیں مخالف ہیں پس ایک کا امر قطعی دوسرے کے
تزدیک ظنی بلکہ مردود و موضوع و بدعت ہی پس ہر قسم کے خلق محمدی کہ موصوف کہاں جہل مرکب ہوا

۱۳۹

ہر مقلدین متعجب ہیں یا لکھو یہ عبارت غبی
 حذف کرنا مصلحت تھا گو نگاہ نہ اس کے ہدی کے پاس
 علامہ خانی کون تیرا دوسرا ہو اس کے ہدی کے پاس
 کے کہ دوسرا رنجست سے زمانہ ہوا وہ نہ مال و دولت رکھتے
 یہ کہ جو بیخود علی مقدمہ اللہ تعالیٰ کے اس قدر عبارت حذف کر دی۔
 یزید علی بن یزید بالمازہ البیضاء وشرقی دمشق میں جہر بوقرآن
 متکلم علی کلین ملک من عینہ و ملک من یارہ یقرآنہ ماہ مش
 الجمان بقدر کا ناما خرج من ویاس والناس فی صلوة الحق
 الامام فیتقدم فیصلی بالناس یوم الناس بستانہ فی صلوة الحق
 بکسر الطیب وبقول الخیر وبقیض اللہ المہدی الیہ علیہ السلام
 یقتل السیفانی وند ثورہ وبقیض اللہ المہدی الیہ علیہ السلام
 کو قتل باقی من الجیش الیہ علیہ السلام
 علی اللہ

[illegible]

[illegible]

[illegible][illegible]

ہندوؤں کے خلاف جو کتب و رسائل لکھے گئے ہیں ان میں سے بعض کا نام "مذہب" ہے جو کہ ایک مذہب ہے اور بعض کا نام "مذہب" ہے جو کہ ایک مذہب ہے۔
 ہندوؤں کے خلاف جو کتب و رسائل لکھے گئے ہیں ان میں سے بعض کا نام "مذہب" ہے جو کہ ایک مذہب ہے اور بعض کا نام "مذہب" ہے جو کہ ایک مذہب ہے۔
 ہندوؤں کے خلاف جو کتب و رسائل لکھے گئے ہیں ان میں سے بعض کا نام "مذہب" ہے جو کہ ایک مذہب ہے اور بعض کا نام "مذہب" ہے جو کہ ایک مذہب ہے۔

ہدایت مسودہ کے اندر ہے کہ نہایت نہیں یعنی اول یہ کہ شافعی جیسا تعبیر خواہے ہو
 اسکو بھی تاویل ضرور ہی پس جیسے کا دلیا حمل کرنا جہالت ہی پر اوقیت کے چالیس پر ساتوں مجتہدین
 لکھا ہی خان اولی اذاتی فی شفعہ بانجائلفہ مکشف للرسول وجب علیہ الرجوع الی کشف الرسل وعلینا
 ان ذلک البانی قد طر علیہ فی کشفہ خلل مکو نہ زاد علی کشفہ نوعاً من التاویل بکفرہ فلم یفصح کشفہ فهو
 کصاحب الروایہ خیر عماراً وکشفہ صحیح وکلن خطاء فی التبغیر فان الکشف لا یخلی ابداً واما المستعمل فی مدلول
 ذلک یخلی وھبیب الا ان کان خیر عن اللہ تعالیٰ فی ذلک انتہی اس تمام عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ
 کشف اولیا کا صحیح ہی اگر اسکی تاویل انہوں نے خلاف رسول کے فرمان کے کیا تو انکی اس تعبیر میں
 خطا ہی اب ہم مسودہ سے پوچھتے ہیں تم جو جناب صدیق ولایت رہے کا کشف بیان کئے ہو اسکی تاویل
 کی بھی جناب مکشوف علیہ سے کچھ سندرکتے ہو یا آپ ہی قیاس کے لئے اترے ہو بلکہ اسکی تاویل
 ناقص ہے جو کیا بہت احسن اور موافق فرمان علام الغیوب علی جلالہ کے ہی کہ جسکے تم منکر ہو اور یہ عمر رض
 آپکا بدابتا آپکی جہالت و حماقت کی دلیل تھری کہ مکاشفہ کو مشاہدہ قیاس کرنے ہو مگر میں سمجھتا ہوں
 کہ آپ اس امر میں معذور ہو کہ جب ہر آپ کا معلم پھرتا ہی پھر جاتے ہو آپ یہ نہیں دیکھے کہ اللہ تعالیٰ
 قیامت کئے جہان قریب فرماتا ہی ومان مفسرین کسعی تحقیق کالے ہین مثلاً قولہ تعالیٰ انا انذرناکم
 عذاباً قریباً کی معنی یہ ہے سچ ہی دیا یا جتنے تکو سچی مارے یعنی مراد کلام تام سے یہی ہے کہ
 مانند قیامت کے عیشی کا آنا ہی کہ علامات کبرے قیامت ہی چونکہ یہ قرآین نکشاف تھا کہ رسول
 بھی اسکی خبر تحقیقا نہیں فرماے بندگی بیان سید خوند میر سید شہد اصدیق ولایت کو یاد دہا کہ عیشی
 پوچھ لین کا شکے پوچھتے تو بھی اسکا کشف ممکن تھا کہ قیاس اسی بات کو مقتضی ہی چنانچہ رسول لیدہ
 العذر کو بھول گئے اسکی توضیح باب ششم میں ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ اور دوسرے لوگوں نے جو عیشی کا
 دعویٰ کیا ہی انکو معاف کیا یا حصول مقام کہ اسکو اعتبار نہیں مسودہ کی بدعتی چہارم

ہندوؤں کے خلاف جو کتب و رسائل لکھے گئے ہیں ان میں سے بعض کا نام "مذہب" ہے جو کہ ایک مذہب ہے اور بعض کا نام "مذہب" ہے جو کہ ایک مذہب ہے۔
 ہندوؤں کے خلاف جو کتب و رسائل لکھے گئے ہیں ان میں سے بعض کا نام "مذہب" ہے جو کہ ایک مذہب ہے اور بعض کا نام "مذہب" ہے جو کہ ایک مذہب ہے۔
 ہندوؤں کے خلاف جو کتب و رسائل لکھے گئے ہیں ان میں سے بعض کا نام "مذہب" ہے جو کہ ایک مذہب ہے اور بعض کا نام "مذہب" ہے جو کہ ایک مذہب ہے۔

ہندوؤں کے خلاف جو کتب و رسائل لکھے گئے ہیں ان میں سے بعض کا نام "مذہب" ہے جو کہ ایک مذہب ہے اور بعض کا نام "مذہب" ہے جو کہ ایک مذہب ہے۔
 ہندوؤں کے خلاف جو کتب و رسائل لکھے گئے ہیں ان میں سے بعض کا نام "مذہب" ہے جو کہ ایک مذہب ہے اور بعض کا نام "مذہب" ہے جو کہ ایک مذہب ہے۔
 ہندوؤں کے خلاف جو کتب و رسائل لکھے گئے ہیں ان میں سے بعض کا نام "مذہب" ہے جو کہ ایک مذہب ہے اور بعض کا نام "مذہب" ہے جو کہ ایک مذہب ہے۔

خواصہ علیٰ کثیر من النعیبات حتی من الخس التي قال فہن رسول اللہ فی خس لا یحکم الا اللہ لا ہنا جزئیات
معدودات لا غیر وانکار المستر لہ لذلک مکابرة یعنی غیب اللہ تعالیٰ اپنے خاص بند کو کھلا دیا
منع نہیں یہاں تک کہ وہ پانچ بات سے بھی کہ جس کے لئے رسول فرماے کہ اسکو سوا اللہ تعالیٰ کے
کوئی نہیں جانتا اور مستر نہ جو اسکے منکرین کا برہ ہی پس مسود بھی یہاں اعتقاد معتزلہ بیان کیا ہے
نہ سنت جماعت کا اسکی تحقیق عقیدہ ہفہم میں بوضوح تام ہوئی مسود کی خلعتی تحم
انصاف نامے کے باب ہفہم میں الم ہدایت مسود کو نہ معنی نسخ سے خبری نہ کسی حکام
قبہمی کا اثر نہ خوف خدا جہاں ہی نہ شرم اہل زمان یعنی صاحب انصاف نامہ کے ہیں
بدان امی عزیز قرآن منسوخ شدہ است تاقیامت پسروی قرآن فرض است و بعضہ کس کی تکفیر
کہ ہجرت وقت رسول فرض بود در وقت ہجرتی فرض نیست پس از ان دو کسان برائے
ملاقات آمدند برادری از دایرہ خبر آورد کہ فلان کس از احمد آباد آمدہ اند بندگیان خندہ
بندگیان شاہ نظام را فرمودند کہ میان نظام چوشت کہ تو من بعض و تکفر بعض الایدہ

[illegible]

مردود و مردود

[illegible][illegible]

تمام حجت بوضوح تمام ہوئی چنانچہ لفظ لہن بھی اجصل لی من لکنک سلطانا نصیر میں ایسی پر
 ولالت کرتا ہی کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے دلیل آئے نہ صاحب سلطنت دینی اور یہ وسط میں
 ہووے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرمایا (بول ای محمد داخل کر مجھے قبر میں وصل مرصیہ کر کے اور اٹھا مجھے قیامت
 میں خروج مگر مر کر کے اور بناوے میرے لئے ان دونوں میں تیرے نزدیک سے حجت روشن) اور
 ایسا ہی ہوا کہ موافق درخواست رسول کے باوجود قلت ہر ایہوں کے کہ اعداء مقابل کے نظر کرتے
 بندگی بیان کے ہر بیان عشر عشر بھی تھے بلکہ بلا کم و کاست ہزار کہ ایک کے شمار میں تھے اول روز
 غالب رہے چنانچہ یہ بات مسود کی بدعتی اول اور پانزدہم سے ظاہر ہی کہ لکھا ہی میان خود میرے
 بعد جنگ کے کچھ اسباب مخالفین کا نہ لیا اور لینے سے منع کیا پس مال لینا یا چھوڑ دینا غالب کا کام ہی
 نہ مغلوب کا اب دیکھئے کہ یہی دلیل حقیقت ہی دگر نہ شہادت کے لئے تو امام حسین رض باوجود حق پر
 ہونے کے جو واقعہ اعدا کے طرف سے گزرا اظہر ہی اور جیسا وہاں شہادت گبری ہوئی لینے
 مارے جانا اور مال گھر وغیرہ جل جانا اور حرم تاج اور بے ستر ہونا اور ہر ای سب کے سب قتل ہونا
 اور سران اٹھا لیا جانا اور دفن بھی برابر ہونا یہاں بھی ہوئی کہ وہ بدلہ رسول کا تھا اور یہ بدلہ جہد
 مراد اللہ کا اور جناب رضوی حامی دین نبی اس لئے بدلہ ہونے کے شان خلافت گبری سے بعید
 کہ شہادت گبری حاصل ہووے نہ بشارات وہاں بھی کچھ کم نہیں ہیں فاما معاندین کیا وہاں بھی زبان
 طعن نہ کھولے بلکہ اطلاق کفر کے اور اس شہادت کو بھی شہادت سچا نہ جیسا خراج مسود
 کی تحریف سیوم پنج فضائل میں لکھا ہی الخ ہدایت مسود کو لطائف
 قرآنیہ اور نکات کلام الہیہ سے بالکل ہر نہیں بے محابہ اس سے انکار کرتا ہی اور ہر چند مستحکم حلالہ
 عظم برمانہ سے نہیں دوتا ہی دیکھئے اس رمز کے جاننے والے کیا کیا معانی کے ہیں تاویلات
 میں ہی قولہ تعالیٰ (ان فی خلق السموات والارض الى اخر الخ ای ان فی ایجاد سماء الارواح والقلوب)

مذکورہ بالا میں ایک فقرہ ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ایک ایسی ہیبت عظمیٰ عطا فرمائی کہ وہ اپنے
 قریبیوں سے بھی بے خوف نہ رہتا تھا اور نہ ہی اپنے دشمنوں سے ڈرتا تھا بلکہ وہ اپنے رب کے
 حکم کی تعمیل کے لئے ہر شے سے بے پروا تھا اور نہ ہی اپنے جان و مال کا تحفظ کرتا تھا بلکہ
 وہ اپنے رب کے حکم کی تعمیل کے لئے ہر شے سے بے پروا تھا اور نہ ہی اپنے جان و مال کا تحفظ کرتا تھا بلکہ
 وہ اپنے رب کے حکم کی تعمیل کے لئے ہر شے سے بے پروا تھا اور نہ ہی اپنے جان و مال کا تحفظ کرتا تھا بلکہ

یہاں تک کہ امام حسین علیہ السلام نے قرآن سے جو کچھ چاہا وہاں سے لے لیا اور نہ ہی اپنے
 قریبیوں سے بھی بے خوف نہ رہتا تھا اور نہ ہی اپنے دشمنوں سے ڈرتا تھا بلکہ وہ اپنے رب کے
 حکم کی تعمیل کے لئے ہر شے سے بے پروا تھا اور نہ ہی اپنے جان و مال کا تحفظ کرتا تھا بلکہ
 وہ اپنے رب کے حکم کی تعمیل کے لئے ہر شے سے بے پروا تھا اور نہ ہی اپنے جان و مال کا تحفظ کرتا تھا بلکہ
 وہ اپنے رب کے حکم کی تعمیل کے لئے ہر شے سے بے پروا تھا اور نہ ہی اپنے جان و مال کا تحفظ کرتا تھا بلکہ

۱۵۰
 عباس بن علیؑ کے لئے جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچا ہے اور نہ ہی اس میں کوئی شک ہے بلکہ
 یہ سب باتیں قرآن مجید سے لیں گے اور نہ ہی اس میں کوئی شک ہے بلکہ یہ سب باتیں قرآن مجید سے لیں گے
 اور نہ ہی اس میں کوئی شک ہے بلکہ یہ سب باتیں قرآن مجید سے لیں گے اور نہ ہی اس میں کوئی شک ہے بلکہ
 یہ سب باتیں قرآن مجید سے لیں گے اور نہ ہی اس میں کوئی شک ہے بلکہ یہ سب باتیں قرآن مجید سے لیں گے
 اور نہ ہی اس میں کوئی شک ہے بلکہ یہ سب باتیں قرآن مجید سے لیں گے اور نہ ہی اس میں کوئی شک ہے بلکہ

اس کا جواب یہ ہے کہ امام حسین علیہ السلام نے قرآن سے جو کچھ چاہا وہاں سے لے لیا اور نہ ہی اپنے
 قریبیوں سے بھی بے خوف نہ رہتا تھا اور نہ ہی اپنے دشمنوں سے ڈرتا تھا بلکہ وہ اپنے رب کے
 حکم کی تعمیل کے لئے ہر شے سے بے پروا تھا اور نہ ہی اپنے جان و مال کا تحفظ کرتا تھا بلکہ
 وہ اپنے رب کے حکم کی تعمیل کے لئے ہر شے سے بے پروا تھا اور نہ ہی اپنے جان و مال کا تحفظ کرتا تھا بلکہ
 وہ اپنے رب کے حکم کی تعمیل کے لئے ہر شے سے بے پروا تھا اور نہ ہی اپنے جان و مال کا تحفظ کرتا تھا بلکہ

اس آیت کا تعلق سوال کا جواب میں ہاتھ مسلمان پر رکھ رکھا
 جانے اور دیکھو رجال ان لوگوں سے اپنی
 اس آیت کا تعلق سوال کا جواب میں ہاتھ مسلمان پر رکھ رکھا
 جانے اور دیکھو رجال ان لوگوں سے اپنی
 اس آیت کا تعلق سوال کا جواب میں ہاتھ مسلمان پر رکھ رکھا
 جانے اور دیکھو رجال ان لوگوں سے اپنی

کونک والید کونک والرجل کونک والفرج واللسان ومنہم من قال معرفۃ اللہ بما فیہا واللہ اعلم
 اب نظر کریں ضمیر کی جملہا میں جو امانت طرف راجع ہے اسکو بعضوں نے تکلیف مقرر کئے جیسا نماز
 سوزہ حج زکوٰۃ جہاد وغیرہ چنانچہ اس کے نیچے حسینی میں ہی وہ موضع فرمودہ کہ نماز بہت دروزہ
 وزکوٰۃ وجہاد و حج الخ پس تکالیف شرعیہ احکام الہیہ میں کہ جمیں ایک حکم شہادت بھی عظم تکالیف
 ہی اسکا خاص ہونا اور عظم و اکرم اعضا کہ سر ہی اسکا عند اللہ شمار کرنا لغت اور مخاورہ عرب سے
 اس آیت کی معنی میں کیونکہ معید ہوگا اور امام رازی لکھتے ہیں فی السموات والارض وجہان احدا
 ان اللہ وہی با عیانہا والثانی المراد اہل ہا ففیہ اضرار تقدیرہ ان عرضنا الامانت علی اہل السموات
 والارض جب ارض و سما سے مراد اہل سما و ارض لئے جاوے اہل سما تو قابل تکلیف بہین خاص
 اہل ارض پس مراد انبیاء کی سما سے اور اولیاء کی ارض سے کہ نسبت ان کے اسفل میں اور مراد علما کی
 جہاں سے لینا کونسی قیامت ہوئی اور پتا ویلات کے حوالے سے بھی لکھا گیا کہ سما سے مراد روح اور
 ارض سے مراد نفس اور جہاں سے مراد اعضا ہی اور کان خلوا جہولامین کی ضمیر کامر جہولامین سے مراد
 جو قیامت بھی سرسری دلیل سود کی نادانی کی ہی کیونکہ یہاں ظلم و جہولامین ہی نہ ذم لینے اپنے
 نفس پر بہت ظلم کرنا والا اور ماسوائے بہت غافل چنانچہ حسینی میں لکھا ہی ہے تفسیر خواجہ محمد باقر
 مذکور بہت کہ حق سبحانہ و تعالیٰ امانت را بر اہل آسمان وزمین وجہاں عرض کرد ایا نمودند از حمل آن
 بجہت عدم استعداد وجہاں انسان را استعداد حمل آن بود بمیضالیقہ ومبالغہ قبول نمود و او ظلم
 است بر نفس خود کہ افنامیکند ذات خود را در ہریت مطلقہ وجہولامین کہ غیر حق را نمی شناسد و
 بقول لا الہ الا اللہ حق ماسوا میکند در قوت و احاطہ فرمودہ کہ امانت انصاف است با سما و جہاں کہ بر ہم
 موجودات عرضہ کردہ اند و انسان قبول کرد و او ظلم بودی اگر برداشتی وجہولامین است لینے
 عالم است زیرا کہ نہایت علم باللہ اعتراف است بحمل معجز از معرفت حق **مصرع العجز عن درک**

۱۵۲
 مصلحت نہادہ جو کچھ کہ
 موجود نہیں ہے یا نہیں ہے یا نہیں ہے
 حکم نفسانی بجا اور دعویٰ امر الہی کا کار بلا دلیل محض ہی اور
 اشارہ کہ جواب رفقوی کی طرف منسوب کئے ہیں بعد از ثبات صحت نہادہ جو کچھ کہ
 منصوص ہو چکا ہے یا نہیں ہے یا نہیں ہے
 اتبری دولت اسلام کے نام پر نظام ملک و ملت کو دیکھ کر شگاف
 ہر حال کی طرح اور دوسری طرح اور خارج و داخل میں متبادر و متغیر
 سلاطین ہو کر خدا کے اللہ کے نام پر اور اللہ کے نام پر
 استغناء اللہ کے نام پر اور اللہ کے نام پر اور اللہ کے نام پر
 کہ جو بیان لاسا اور کام ایچ کے یہ خطبہ و حکم کیوں کہ
 اور نہ واسطے دین اور دنیا کا جو کچھ کہ
 اللہ کے نام پر اور اللہ کے نام پر اور اللہ کے نام پر

شریف میں آج حضرت رسالت سے وعدہ کیا گیا تھا کہ
 موقوف سرپرست خلافت پہلے وہ دیکھ لیں اور
 جس الہی ریلنگ بیان تک کہ امام محمدی بھی اس طرح
 خالصتہ کو کچھ تک ذلیل و ضعیف بنا کر کھار دیا اور
 اللہ کے نام پر اور اللہ کے نام پر اور اللہ کے نام پر

[illegible]

قہار عظیم ہوتی ہی واسے برین قیاس و اثر و ان کہ خلاف مفسرین کے بیکے جاتا ہی مسو
کی تحریف چہام رہا شواہد ولایت کے باب بمقتضیٰ مدایت صاحب
شواہد ولایت بعد بیان اس بشارت کے لکھے ہیں قدشت ان الکوثر خیر الکثیر ہو اسم الولاية
الحمدی الم خلاصہ اس سے یہ ہی کہ جناب صدیق ولایت کو سبب فنا فی ذات المہدی علی کے
یہ مرتبہ حاصل تھا کہ سر تا پا ولایت محمدی میں آپ کو استغراق تھا اس لئے بشر اس بشارت عظمیٰ کے
ہوئے چنانچہ سبب کثرت وقوع عدل کے زید سے زید عدل کہتے ہیں حسینی میں اسکی تفسیر میں لکھا ہی
کہ صاحب تاویلات فرمودہ کہ کوثر معرفت کثرت است بوحدت و مشہود و وحدت در عین کثرت
و این نہر لیت در بوستان معرفت کہ ہر کہ از ان سیراب شد ابد از تشنگی چہا لیت امین است و اینی
خاصہ حضرت نبی و اکمل اولیائے امت دوست پس یہ بشارت اسی معنی پر ڈال ہی کہ عین مراد
لا یرا لہی اور آیت اللہ نور السموات آخر رکوع نگ بھی بیان مراتب سالک ہی اس لئے اس
مراتب کے حصول کی بشارت سے بشر فرمائے چنانچہ حسینی میں واللہ بکل شیء علیم کے نیچے
لکھا ہم از کلمات امام است یعنی فخر الدین رازی رحم طیب اللہ وہ کہ نورایان را بچراغی تشبیہ
بجہت آنکہ در ہر خانہ کہ چراغ بود و زویر امن آن نگر و مجنبن در ہر دل کہ ایمان باشد شیطان را
بدوراء بنودیا آنکہ بچراغی داخل خانہ روشن بود از روزنہائے خانہ پر توے بخارج افتد و آنرا
نیز روشنی بخشد ہمین منوال نورایان دل را روشن گرداند و از انجا شعاع معرفت بر روزنہائے حواس
افتادہ انوار طاعات بر اعصاب جوارح پدید آید سیما ہم فی وجہ ہم مصراع سیما ہر کس دل او
مید ہر خبر و تشبیہ فرمود دل مومن را با بگینہ تا از انبگ ظلم و جفا نکند کہ ابگینہ شکستہ ہر کجا
رسد پرواز خیمیکہ دل شکستہ را رسد مریمی پذیرد چون ابگینہ این دل مجروح ناز کم
ہر چند مشیر شکنی تیر تر شود و کفہ اندان نور نور معرفت اسرار الہی است یعنی چراغ معرفت

[illegible][illegible]

[illegible]

یہاں سے اس سے ہندوین
کو ثابت کیا جائے اب تم لوگ اپنے ہندو
اولیاء کو دیکھو کہ ان کی ہندوین کی طرح سناؤنا فائدہ
ہی اور کچھ دیکھو کہ ان کی ہندوین کی طرح سناؤنا فائدہ
یہاں سے اس سے ہندوین
کو ثابت کیا جائے اب تم لوگ اپنے ہندو
اولیاء کو دیکھو کہ ان کی ہندوین کی طرح سناؤنا فائدہ
ہی اور کچھ دیکھو کہ ان کی ہندوین کی طرح سناؤنا فائدہ

یہاں سے اس سے ہندوین
کو ثابت کیا جائے اب تم لوگ اپنے ہندو
اولیاء کو دیکھو کہ ان کی ہندوین کی طرح سناؤنا فائدہ
ہی اور کچھ دیکھو کہ ان کی ہندوین کی طرح سناؤنا فائدہ

ولا أقصر وأعلم من استنبط في الموضوع ما لا يحصى من الأحكام والوقائع كما هو شأن هذا
اور اس میں سے اس سے ہندوین کو ثابت کیا جائے اب تم لوگ اپنے ہندو
اولیاء کو دیکھو کہ ان کی ہندوین کی طرح سناؤنا فائدہ ہی اور کچھ دیکھو کہ ان کی ہندوین کی طرح سناؤنا فائدہ

یہاں سے اس سے ہندوین کو ثابت کیا جائے اب تم لوگ اپنے ہندو
اولیاء کو دیکھو کہ ان کی ہندوین کی طرح سناؤنا فائدہ ہی اور کچھ دیکھو کہ ان کی ہندوین کی طرح سناؤنا فائدہ

یہاں سے اس سے ہندوین کو ثابت کیا جائے اب تم لوگ اپنے ہندو
اولیاء کو دیکھو کہ ان کی ہندوین کی طرح سناؤنا فائدہ ہی اور کچھ دیکھو کہ ان کی ہندوین کی طرح سناؤنا فائدہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

زیادہ مذہب باقی ہو کر جو ملک ملک
ایسی دستور کی وجہ سے ملک کا بادشاہ و حکام جن مذہب کو
قبول کرتے ہیں وہ مذہب درست سمجھتے ہیں اور اس مذہب کو
اور اس ملک میں مذہب درست سمجھتے ہیں اور اس مذہب کو
قبول کرتے ہیں وہ مذہب درست سمجھتے ہیں اور اس مذہب کو

والدین و اذان و اذان علی من کل قوم و شہر ہی اور
ایسی دستور کی وجہ سے ملک کا بادشاہ و حکام جن مذہب کو
قبول کرتے ہیں وہ مذہب درست سمجھتے ہیں اور اس مذہب کو
اور اس ملک میں مذہب درست سمجھتے ہیں اور اس مذہب کو
قبول کرتے ہیں وہ مذہب درست سمجھتے ہیں اور اس مذہب کو

اولیٰ ہی کہ اعلیٰ درجہ ہی انتہی خلاصہ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے و ما من دابة فی الارض الا علی
رزقہا آب ہم مسود سے پوچھتے ہیں کہ کیوں کب کے قوت حلال ایسا ملے کہ اسکی جان بچ
اور اسکے عبادات میں خلل واقع نہ ہو اور اسکو اللہ تعالیٰ کی رزقیت کامل پہنچو و سارے
سوا اسکو بھی کب کرنا ضرور ہی یا نہیں اگر کہے کہ اسکو بھی کب کرنا فرض ہی تو یہ سب مشایخ کا
خلاف ہی بلکہ اکثر علماء نے طواہر کا بھی کیونکہ بہت حکما سلف بھی ایسی روزی سے عمر بسر کئے اور
کرتے ہیں ہمارے امام کا دعویٰ توکل تمام کا تھا کہ بن زہد کے آدمی متوکل نہیں ہو سکتے
پس نہ تو بن ترک طلب حلال حاصل نہیں بلکہ کمال وہ ہی کہ بہت بھی پہنچے جیسا کہ احیاء
سے اسی بحث میں مذکور ہے گیا اور مسود کی بدخلق یا زہد میں بھی ایسا جواب معلوم ہو گا کہ وہ
ایسے لوگوں کا ذکر ہی کہ اپنی عمر عزت میں آخر کئے ہیں اور ان کے اسما اور اقوال بھی لکھے
جاویں گے انشاء اللہ اور مسود نے حدیث جمل زرقی تحت خلل سمجھی کا معنی یا سبب بے سمجھی کے

ایسا لکھا ہی یا سبب تحریف معنوی کے کیونکہ رسول فرماتے ہیں رجنا عن جہاد الا صغرانی
جہاد والا کبر تر جہد پھر گئے ہم چھوٹی لڑائی سے بڑی لڑائی طرف پس اس حدیث سے ثابت ہو
کہ حضرت آپ ہی جہاد اصغر سے جہاد اکبر طرف پھر گئے ہیں اور جہاد وہ ایسے عامل ہیں اور جہاد
مانند کتون کے دنیا کے لذات میں دانت لگاتے ہیں جیسا حدیث میں آیا ہی الدینا جیفہ و
طلا بہا کلاب بائیں اگر کہیں کہ رسول کا کب جہاد اصغر ہی ہی اور مخالف آپکا ذیل و صغیر
پس سین دوسرے کب کے کاسب اور کب بالکل نکر نیا لے برابر ہوے اب ہم حدیث کے صحیح
معنی بیان کرنے ہیں اہل انصاف کو ضرور ہی کہ واد انصاف کی دیوین تجھے رسول فرماتے
ہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کفار سے جہاد کر کے انکا مال لیکر تصرف میں لائیکو حلال کیا ہی بخلاف
دوسرے انبیاء کے کہ انکو مال کفار کا دینا حدیث تھا اور فرماتے ہیں گردے گئی دولت

۱۷۱
تو بانی پس جیکہ ہندی مولود ہوتا ہی نہیں
پوچھی حقیقت میں ہندی یا برائی ہونے کی سوال میں پوچھی دو کجا جواب
کا جواب بھی ایک دعویٰ شخصی فخر ترک فقیر سے اگر کوئی ہندی ہو جہاد سے
ایک مقام علی ای جنگ وہ مقام ثابت نہیں ہے ہندی ہو یا دین ترک فقیر کا
ایک مقام علی ای جنگ وہ مقام ثابت نہیں ہے ہندی ہو یا دین ترک فقیر کا
ایک مقام علی ای جنگ وہ مقام ثابت نہیں ہے ہندی ہو یا دین ترک فقیر کا

تو بانی کہ فخری آیت کی اور حضرت صالت پناہ نے فرمایا کہ جو فقیر
اور تری اس طرح بیان فرمائی ہی دوسرے مفسرین نے اسکی تفسیر کیا ہی اور
یعنی جہاد سے ایک آیت کا دوسری آیت سے ہونی اب یہ کہنا کہ جو فقیر
تو بانی کہ فخری آیت کی اور حضرت صالت پناہ نے فرمایا کہ جو فقیر
اور تری اس طرح بیان فرمائی ہی دوسرے مفسرین نے اسکی تفسیر کیا ہی اور
یعنی جہاد سے ایک آیت کا دوسری آیت سے ہونی اب یہ کہنا کہ جو فقیر

ایک نامک کا بیان صفوں کے لئے
 فرمایا کہ کان فانی نہ رہے
 پس بھی کہ جو شخص اس دنیا میں فانی نہ ہو
 قیامت کے دن اس کا حساب لیا جائے گا
 اگر وہ دنیا میں فانی نہ ہو
 اور اگر وہ دنیا میں فانی ہو
 اور اگر وہ دنیا میں فانی ہو
 اور اگر وہ دنیا میں فانی ہو

دیکھ فرمے کہ لکری کات کر پناہ کر رہا ہے
 ہوتا صاحب رسول کوئی اس بات سے محروم نہ رہے
 اور یہی حق کی روایت میں جو قرینیت بیان
 اور جان کا خوف ہو یا بھیک مانگنا ضرور ہے کہ حرام ہی نہ یہ کہ سب پر فرض ہی جیسا ہمارے
 روزہ وغیرہ بلکہ یہ فرض نجات کے ہاتھ ہی مضطر کے لئے افسوس ہی کہ یہ تحریفات جو شیطان
 معاینہ میں کرنا اور عالم کو راہ حق سے فریب دیکر بھرانہ دین کی چوری ہی اسی لئے رسول
 فرمے کہ علماء دین بگے چور اور رہن ہیں کسو اسطے کہ اکثر اولیائے جو ان کے بعض کا ذکر
 مسود کی بدخلق باز دہم میں ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ بلکہ اکثر اصحاب رسول اللہ بقول مسود
 کے خدا کے گناہ گار تھے کہ مانند جہودیوں کسب نہیں کئے اور آج بہت مشیخ مسود کے
 ہم مذہب کسب نہیں کرتے ہیں کہ ان کے مہر پادوں کی مذمت کرتے ہیں مسود کی بدخلق
 وہم رجا دعویٰ اہل سنت و جماعت میں ہو چکا کرنا انہم ہدایت
 یہہ اعتراض بھی مسود کا مانند اعتراضات ماقبل کے یا دلیل جیل مرکب ہی یا دین کی چوری
 کیونکہ اول اس نے کلام امام میں تحریف کیا دوسرا اکابرین صوفیہ نے جس امر کی تحقیق کی
 اسکو اعتقاد خارج بیان کیا پس لازم ہوا کہ اکثر لوگ جو سنت جماعت کہلاتے ہیں انکا اعتقاد
 بھی خارج کے اعتقاد سے ملانے جو لوگ اولیاء اللہ کے مرید اور معتقد ہیں سب کے سب
 خارج بنے مگر چند مسود کے جو منکر اولیاء اللہ ہیں وہی سنت جماعت شرع الحاصل
 حسینی میں لکل وجہ ہو مویہا الایہ کی تفسیر میں لکھا ہی سوا اسکا خلاصہ یہہ ہی کہ ہر ایک
 کے گھٹ سے ایک چیز نکلے اور ہر ایک کے دل سے ایک چاہت ظہور کرے کہ وہ اسکا قبیلہ
 ہی اور یہہ بیات بھی لکھا ہی نظم قبیلہ شائون بود تاج و کمر قبیلہ ارباب دنیا سیم و زور

ایک نامک کا بیان صفوں کے لئے
 فرمایا کہ کان فانی نہ رہے
 پس بھی کہ جو شخص اس دنیا میں فانی نہ ہو
 قیامت کے دن اس کا حساب لیا جائے گا
 اگر وہ دنیا میں فانی نہ ہو
 اور اگر وہ دنیا میں فانی ہو
 اور اگر وہ دنیا میں فانی ہو
 اور اگر وہ دنیا میں فانی ہو

ایک نامک کا بیان صفوں کے لئے
 فرمایا کہ کان فانی نہ رہے
 پس بھی کہ جو شخص اس دنیا میں فانی نہ ہو
 قیامت کے دن اس کا حساب لیا جائے گا
 اگر وہ دنیا میں فانی نہ ہو
 اور اگر وہ دنیا میں فانی ہو
 اور اگر وہ دنیا میں فانی ہو
 اور اگر وہ دنیا میں فانی ہو

ایک نامک کا بیان صفوں کے لئے
 فرمایا کہ کان فانی نہ رہے
 پس بھی کہ جو شخص اس دنیا میں فانی نہ ہو
 قیامت کے دن اس کا حساب لیا جائے گا
 اگر وہ دنیا میں فانی نہ ہو
 اور اگر وہ دنیا میں فانی ہو
 اور اگر وہ دنیا میں فانی ہو
 اور اگر وہ دنیا میں فانی ہو

حضرت سادات خان کا بیان کیا کہ ہاں
 کران نام خان کا جامع کتب میں ہے حضرت کے صدق و پیکریت کے بعد حضرت کی معرفت
 حضرت کے شواہد و آثار سے حضرت کے صدق و پیکریت کے بعد حضرت کی معرفت
 ویکریت کے شواہد و آثار سے حضرت کے صدق و پیکریت کے بعد حضرت کی معرفت
 حضرت کے شواہد و آثار سے حضرت کے صدق و پیکریت کے بعد حضرت کی معرفت
 حضرت کے شواہد و آثار سے حضرت کے صدق و پیکریت کے بعد حضرت کی معرفت

حوالہ دیا ہی یوں مذکور ہے فقہت از بندگیان ملک جو بن بر خور دارہ کہ بعضے خراسانی پیش
 میران گفتند کہ یاران شما نماز گزار دن ہم نمیدانند میران علیہ السلام زجر کہ دزد و فرمودند کہ این
 مقدار ریش کجا دراز کردید نماز گزار دن ہم نمیدانند فرمودند میان یکدیگر بیا موزید
 از بندگیان لار شاه رنہ کہ حضرت میران علیہ السلام فرمودہ اند کہ علم لایبدی میباید تا نماز روز
 و مانند این فاضل در دین رسول اللہ درست خواهد نوشت از میان عبد الفتاح کہ در شهر نیر وادہ بد
 بندگیان شاه نظام بہ کتابی میران دیدند حضرت میران پرسیدند چہ میخوانید عرض کرد کہ کتاب
 پس از دست میان گرفتند و بر قند و بعد از چند روز در ناگور باز بدست میان مذکور کتاب
 دیدند باز منہ کردند بعد ہوس خواندن علم تمام منقطع کردند بعد مدتی در خراسان میان
 مذکور را حضرت میران فرمودند چیزی علم حدیث بخوانید چونکہ کسی کامل شد زبان ندارد
 فقہت از میان نظام غالب و خراسان کچہرہ ملک معروف رہ و میان مذکور متصل بود
 میان نظام غالب را ملک معروف پرسیدند شما چیزی خواندن می آید گفتند اندک اندک
 فرمودند بعد از مشغولی گاہی چیزی بخوانید باز ملک مذکور فرمودند کہ حضرت میران را پرسم
 پس ہر دو پیش میران رفتند حضرت میران در خلوت نشسته بودند ہنوز این معاملہ سمیع مبارک
 نہ سیدہ بود کہ این رباعی خواندند رباعی علمی طلب کہ با تو ماند و آن دم کہ ترا ز تور ماند
 آن علم فریضہ را بخوانی و تحقیق صفات حق برانی و خیر فرمودند کہ یکبار خاندن بسیار خوار
 یا طلب دنیا کند یا عجب بسیار شود بعدہ فرمودند آنچه بندہ ذکر کردن گوید بکنند تا بینائی خدا
 حاصل شود آب جانے کہ پہلی دوسری نقل سے ثابت ہوا کہ امام علم سعی لایبدی پہنچے
 کہ وہ بھی علم فریضہ میں داخل ہی زجر و تاکید فرمائے ہیں کہ واسطے کہ علم ظاہری علم باطنی
 کے لئے مانند و سائل کہ ہی جیسا کہ نماز کو وضو اور طہارت ظاہری کہ جیسا کہ ذکر اگے قریب

حضرت سادات خان کا بیان کیا کہ ہاں
 کران نام خان کا جامع کتب میں ہے حضرت کے صدق و پیکریت کے بعد حضرت کی معرفت
 حضرت کے شواہد و آثار سے حضرت کے صدق و پیکریت کے بعد حضرت کی معرفت
 حضرت کے شواہد و آثار سے حضرت کے صدق و پیکریت کے بعد حضرت کی معرفت
 حضرت کے شواہد و آثار سے حضرت کے صدق و پیکریت کے بعد حضرت کی معرفت
 حضرت کے شواہد و آثار سے حضرت کے صدق و پیکریت کے بعد حضرت کی معرفت

حضرت سادات خان کا بیان کیا کہ ہاں
 کران نام خان کا جامع کتب میں ہے حضرت کے صدق و پیکریت کے بعد حضرت کی معرفت
 حضرت کے شواہد و آثار سے حضرت کے صدق و پیکریت کے بعد حضرت کی معرفت
 حضرت کے شواہد و آثار سے حضرت کے صدق و پیکریت کے بعد حضرت کی معرفت
 حضرت کے شواہد و آثار سے حضرت کے صدق و پیکریت کے بعد حضرت کی معرفت
 حضرت کے شواہد و آثار سے حضرت کے صدق و پیکریت کے بعد حضرت کی معرفت

حضرت سادات خان کا بیان کیا کہ ہاں
 کران نام خان کا جامع کتب میں ہے حضرت کے صدق و پیکریت کے بعد حضرت کی معرفت
 حضرت کے شواہد و آثار سے حضرت کے صدق و پیکریت کے بعد حضرت کی معرفت
 حضرت کے شواہد و آثار سے حضرت کے صدق و پیکریت کے بعد حضرت کی معرفت
 حضرت کے شواہد و آثار سے حضرت کے صدق و پیکریت کے بعد حضرت کی معرفت
 حضرت کے شواہد و آثار سے حضرت کے صدق و پیکریت کے بعد حضرت کی معرفت

ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ تیسری نقل سے یہی تحقیق ہوا کہ سالک مبتدی کو زاید حاجت سے
 پرہیز منع ہی کس لئے کہ بندگیان شاہ نظام نے جب امام کے حضور میں آئے طالب علمی
 کر چکے تھے جیسا مسود اپنی کتاب کے دوسرے باب میں پچیسویں صفحے پر لکھا ہی اور امام
 محمد غزالی رحمہ کی کیا کے چوتھے رکن کی چوتھی اصل سے زائد قناعت کر نیکی چیزوں کے بیان میں
 لکھے ہیں کہ جنید بغدادی ہم فرمائے ہیں دوست نہیں رکھنا ہوں یہ کہ صوفی کچھ پر ہے اور لکھے
 اور علی بن الحسن نے مولانا علاؤ الدین امروہی کے احوالات میں لکھا ہی مولوی گفتہ کہ درمباد
 حال درہرات تحصیل علوم اشتغال داشتہ چون ملازمت حضرت مولانا سعد الدین قدس سرہ ختیا
 کردم فتوری در مطالعہ پیدا شد مزد بودم کہ آیا تمام ترک تحصیل غایم یا گاہی مشغولی کنم
 درین اندیشہ روزی از شہر بیرون آمدم چو بدر مدرسہ میر فرزند شاہ رسیدم جماعت خانہ نوی
 در آمدم دور از اندرون بہت پرورشت مجرب نشستم و در اندیشہ تحصیل و ترک آن اقدام ناگاہ
 از گوشہ محراب آوازی شنیدم کہ گویندہ گفت ترک نماز و بیاسا، حال بر من گشت از این
 بیرون آمدم در وی بنجایان ہنادم تا بتل قطبان رسیدم در ان گورستان دیوانہ بود و کچھ
 عمر نام ناگاہ از دور پیداشد و با خود زمزمہ میکرد گفتم پیش وی روم و بہ منیج کہ درین باب چہ گویند
 چون نزدیک اور رسیدم گفت حالیکہ در مسجد میر فرزند شاہ بودی نہ ترا گفتم کہ ترک نما و بیاسا
 متعیر شدم و از پیش گزشتہ و داعیہ ترک و تجرید غالب شد بہان قدم بلازمت مولانا سعد الدین
 قدس سرہ آمدم دوران محل البیان تنہا در مسجد جامع جائی مراقب نشستم بودند چون پیش البیان
 نشستم سر بر آوردند و فرمودند کہ اطرح و افراخ مثل مشہور است حاصل آنکہ ترک تحصیل
 بی حاصل میاید کرد و تجمی روی در این نسبت میاید آورد و ازین سخن کہ ایشان فرمودند
 خاطر ہم تمام از تردد و خلاص یافت اور مولانا نور الدین عبدالرحمن جامی قدس سرہ کے

قوت علم و حکمت کے ساتھ ساتھ قوت اور تاج و تخت کی
 عقل کے ساتھ ساتھ قوت اور تاج و تخت کی
 قوت علم و حکمت کے ساتھ ساتھ قوت اور تاج و تخت کی
 عقل کے ساتھ ساتھ قوت اور تاج و تخت کی
 قوت علم و حکمت کے ساتھ ساتھ قوت اور تاج و تخت کی
 عقل کے ساتھ ساتھ قوت اور تاج و تخت کی
 قوت علم و حکمت کے ساتھ ساتھ قوت اور تاج و تخت کی
 عقل کے ساتھ ساتھ قوت اور تاج و تخت کی

یاد دوسرا افاضی دینا
افعال مثابہ شجاعت صادر ہوئے
الطریق وغیرہ کرنا میں یاد اسطے نام وریا کا کہ سبب
مصائب پر چڑھنا علی خود کنی کا کرنا میں اس سبب کو شجاعت نہ
کہنے کا حال جس سے میں نے ہی کر ایسے نفس شہین کو ایسی
پیرزوں کے واسطے خطر و ہلاک میں در اسطے میں بلکہ شجاعت وہ شخص
کہ اپنی جان کو حیات فی اور علما دین اپنی اور مصیبت و دیوانی
کے واسطے کی حیات فانی پذیر و نہ سے بہتر ہی صوفی کہ
۶۶ کہ اسطے کی صورتیں تفصیل کی مانند
رہنہ تقویٰ دیا خدا اور خدا

اور میں حق و دین کے نام پر
در عرق بیزی کلمہ کو گنج محض علم و حکمت اور عاقل قوت حاصل کیا ہے جو کہ اس کا مبدیہ یعنی حقیقت ہو
بزرگی در رفت و نام آور ی غنی پیدا کرین پس رزیدت بنامی کہ چاہ و حرکت اور
یا اس واسطے کہ مال و پیش اور لذائذ اکل و شراب اور علم عام سبب بنائی اسکا سبب ہونی
وہ علم حقیقت ہی کہ مبدیہ او کا یہ ہوا کہ حق و باطل میں غیر تفرک نہ کرنے اور پھر باطل سے
اجتناب اور حق کو اختیار کردن تاکہ روح انسانی کمال پاوسے اور قابل قرب
حضرت ادبیت سے ہو و اس واسطے کہ بعض لذات و مشروبات دنیاوی سے اجتناب
کرنا ہیں اور سبب اسکا کچھ اخلاص فاسدہ ہوتی ہیں اور سبب بہترین
کثیر ترجیح کرنا ہیں نیز عرف مشہور است کیار یا دیاطع جاودایہ و ربانہ
دی کی خاطر سے یہ سخاوت بہن ہی الٰہی بخشنے

سماں کی پہلی کمان قطار
سمری ما

پہلے رکن کے پہلے رکن کے درمیں اصل میں طلب العلم فریضہ کی شرح میں ہی کہ علم
 ہر آدمی کے حال کے موافق متفاوت ہی ہے ہر مسلمان یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا
 خالق ایک ہی اور اسکو فرشتے ہیں اور اس کے کتابان پیچھے ہیں اور اس کے احکام رسولوں
 کی معرفت سے بھیجے ہیں اور آخر ایک روز قیامت کا ہی کہ اس روز سب مردے اٹھیں گے
 اور تقدیر نیکی اور بدی کی انسی سے ہی اور نماز کے روزے کے اور زکوٰۃ کے اور حج کے
 اور جو روئے کو متعلقات نکاح کے اور عورت کو مرد کی خدمت کے موافق اور بیاری
 کو فرق بیچ وربا کا اور جو اسکے متعلقات ہیں جاننا فرض ہی مگر ہر مانع عاقل مسلم کو اور تعالیٰ
 کی پہچانت واجب ہی کہ اسکا جاننا بجز علم سلوک کے کہ وہ بغیر از کسی شیخ کامل کے حاصل نہ ہوگا
 پس اسی لئے ثابت ہی کہ یہاں جہتہ راند ما و مان اسقدر اندھا ہی۔ اور آدمی جب منطق
 حکمت اور علم کلام اور صرف و نحو کے طرف مشغول ہوا تو اس بیمار کے مانند ہوگا جو ایک
 چیز کھا یا جس سے بیماری اسکی ترجمہ گئی کیونکہ یہ علوم اگر حسد و ریا و فخر اور عداوت اور کجگوشت
 اور مکر اور حب جاہ کا تخم دلیں ہوتے ہیں جتنا زیادہ ترجمہ اسکی بیج دلیں حکم ترجمہ کی
 اور جب صحبت رکھیں گے ایسے جو علوم مذکور کی طرف مشغول ہوں تو ایسا ہو جاتا ہی کہ نہ ان
 اس سے توبہ کرنا دشوار ہو۔ خلاصہ اور معرفت الہی بجز ذکر فکر کے کہ وہ کسی پر کامل سے بند
 صحیح حاصل کیا جاوے محال ہی انتہی اور تیسرے رکن کی پہلی اصل میں ہی سالک کو پہلے
 مرتبے میں چند شرط ہیں پہلی شرط یہ کہ اپنے میں اور خدا میں جو پردہ ہوا سکوتا تھا ویسا
 کہ وہ مال و جاہ و تقلید و محصیت ہی مال زیادہ ضرورت سے کہ بکا ذکر اور پر ہو چکا ہی اور
 جاہ بھی از بس بدی اور تقلید اس لئے بدی کہ یکے مذہب کا معتقد رہے تو اسکے مناظر
 میں رہیگا اور محصیت دلو انداز سے میں ڈالتی ہی جب ان سب باتوں سے پاک ہو تو

چنانچہ کیا کے پہلے رکن کے درمیں اصل میں طلب العلم فریضہ کی شرح میں ہی کہ علم
 ہر آدمی کے حال کے موافق متفاوت ہی ہے ہر مسلمان یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا
 خالق ایک ہی اور اسکو فرشتے ہیں اور اس کے کتابان پیچھے ہیں اور اس کے احکام رسولوں
 کی معرفت سے بھیجے ہیں اور آخر ایک روز قیامت کا ہی کہ اس روز سب مردے اٹھیں گے
 اور تقدیر نیکی اور بدی کی انسی سے ہی اور نماز کے روزے کے اور زکوٰۃ کے اور حج کے
 اور جو روئے کو متعلقات نکاح کے اور عورت کو مرد کی خدمت کے موافق اور بیاری
 کو فرق بیچ وربا کا اور جو اسکے متعلقات ہیں جاننا فرض ہی مگر ہر مانع عاقل مسلم کو اور تعالیٰ
 کی پہچانت واجب ہی کہ اسکا جاننا بجز علم سلوک کے کہ وہ بغیر از کسی شیخ کامل کے حاصل نہ ہوگا
 پس اسی لئے ثابت ہی کہ یہاں جہتہ راند ما و مان اسقدر اندھا ہی۔ اور آدمی جب منطق
 حکمت اور علم کلام اور صرف و نحو کے طرف مشغول ہوا تو اس بیمار کے مانند ہوگا جو ایک
 چیز کھا یا جس سے بیماری اسکی ترجمہ گئی کیونکہ یہ علوم اگر حسد و ریا و فخر اور عداوت اور کجگوشت
 اور مکر اور حب جاہ کا تخم دلیں ہوتے ہیں جتنا زیادہ ترجمہ اسکی بیج دلیں حکم ترجمہ کی
 اور جب صحبت رکھیں گے ایسے جو علوم مذکور کی طرف مشغول ہوں تو ایسا ہو جاتا ہی کہ نہ ان
 اس سے توبہ کرنا دشوار ہو۔ خلاصہ اور معرفت الہی بجز ذکر فکر کے کہ وہ کسی پر کامل سے بند
 صحیح حاصل کیا جاوے محال ہی انتہی اور تیسرے رکن کی پہلی اصل میں ہی سالک کو پہلے
 مرتبے میں چند شرط ہیں پہلی شرط یہ کہ اپنے میں اور خدا میں جو پردہ ہوا سکوتا تھا ویسا
 کہ وہ مال و جاہ و تقلید و محصیت ہی مال زیادہ ضرورت سے کہ بکا ذکر اور پر ہو چکا ہی اور
 جاہ بھی از بس بدی اور تقلید اس لئے بدی کہ یکے مذہب کا معتقد رہے تو اسکے مناظر
 میں رہیگا اور محصیت دلو انداز سے میں ڈالتی ہی جب ان سب باتوں سے پاک ہو تو

موافقی حال اس بندہ سے کہ وہ اپنے میں اور خدا میں جو پردہ ہوا سکوتا تھا ویسا
 کہ وہ مال و جاہ و تقلید و محصیت ہی مال زیادہ ضرورت سے کہ بکا ذکر اور پر ہو چکا ہی اور
 جاہ بھی از بس بدی اور تقلید اس لئے بدی کہ یکے مذہب کا معتقد رہے تو اسکے مناظر
 میں رہیگا اور محصیت دلو انداز سے میں ڈالتی ہی جب ان سب باتوں سے پاک ہو تو

پہلے رکن کے پہلے رکن کے درمیں اصل میں طلب العلم فریضہ کی شرح میں ہی کہ علم
 ہر آدمی کے حال کے موافق متفاوت ہی ہے ہر مسلمان یہ اعتقاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا
 خالق ایک ہی اور اسکو فرشتے ہیں اور اس کے کتابان پیچھے ہیں اور اس کے احکام رسولوں
 کی معرفت سے بھیجے ہیں اور آخر ایک روز قیامت کا ہی کہ اس روز سب مردے اٹھیں گے
 اور تقدیر نیکی اور بدی کی انسی سے ہی اور نماز کے روزے کے اور زکوٰۃ کے اور حج کے
 اور جو روئے کو متعلقات نکاح کے اور عورت کو مرد کی خدمت کے موافق اور بیاری
 کو فرق بیچ وربا کا اور جو اسکے متعلقات ہیں جاننا فرض ہی مگر ہر مانع عاقل مسلم کو اور تعالیٰ
 کی پہچانت واجب ہی کہ اسکا جاننا بجز علم سلوک کے کہ وہ بغیر از کسی شیخ کامل کے حاصل نہ ہوگا
 پس اسی لئے ثابت ہی کہ یہاں جہتہ راند ما و مان اسقدر اندھا ہی۔ اور آدمی جب منطق
 حکمت اور علم کلام اور صرف و نحو کے طرف مشغول ہوا تو اس بیمار کے مانند ہوگا جو ایک
 چیز کھا یا جس سے بیماری اسکی ترجمہ گئی کیونکہ یہ علوم اگر حسد و ریا و فخر اور عداوت اور کجگوشت
 اور مکر اور حب جاہ کا تخم دلیں ہوتے ہیں جتنا زیادہ ترجمہ اسکی بیج دلیں حکم ترجمہ کی
 اور جب صحبت رکھیں گے ایسے جو علوم مذکور کی طرف مشغول ہوں تو ایسا ہو جاتا ہی کہ نہ ان
 اس سے توبہ کرنا دشوار ہو۔ خلاصہ اور معرفت الہی بجز ذکر فکر کے کہ وہ کسی پر کامل سے بند
 صحیح حاصل کیا جاوے محال ہی انتہی اور تیسرے رکن کی پہلی اصل میں ہی سالک کو پہلے
 مرتبے میں چند شرط ہیں پہلی شرط یہ کہ اپنے میں اور خدا میں جو پردہ ہوا سکوتا تھا ویسا
 کہ وہ مال و جاہ و تقلید و محصیت ہی مال زیادہ ضرورت سے کہ بکا ذکر اور پر ہو چکا ہی اور
 جاہ بھی از بس بدی اور تقلید اس لئے بدی کہ یکے مذہب کا معتقد رہے تو اسکے مناظر
 میں رہیگا اور محصیت دلو انداز سے میں ڈالتی ہی جب ان سب باتوں سے پاک ہو تو

موافقی حال اس بندہ سے کہ وہ اپنے میں اور خدا میں جو پردہ ہوا سکوتا تھا ویسا
 کہ وہ مال و جاہ و تقلید و محصیت ہی مال زیادہ ضرورت سے کہ بکا ذکر اور پر ہو چکا ہی اور
 جاہ بھی از بس بدی اور تقلید اس لئے بدی کہ یکے مذہب کا معتقد رہے تو اسکے مناظر
 میں رہیگا اور محصیت دلو انداز سے میں ڈالتی ہی جب ان سب باتوں سے پاک ہو تو

کلام خدا اور ربیع رسول سے علیٰ قہر انکار کیا کہ احادیث رسول کا کہہ دینے میں کہ اگر کوئی چاہے کہ ہمارا مدق صلوح کسب جائز ہے ہاں کوئی نہ دینا
 کتاب وسنت پر اور یہاں وہ حقوق جانتے ہیں اور دوسرے پر ہاں
 جن اخلاق ثابت نہیں ہو سکتا
 ہاں کوئی نہ دینا
 کتاب وسنت پر اور یہاں وہ حقوق جانتے ہیں اور دوسرے پر ہاں
 جن اخلاق ثابت نہیں ہو سکتا

ایسا ہو کہ طہارت کر کے نماز کو تیار ہی اب اسکو امام چاہئے سو وہ پیری کہ بن پر کے بیٹہ
 چلنا نہیں ہو سکتا ہی کہ شیطان کے ہزار راہ اُس سے لے میں جب پیر پکڑے اپنے کو پیر
 ایسا سو کرے کہ پیر کی خطا کو اپنی منفعت سمجھے یہی رہ مانند باکی زمین کے ہی اب بیان خود ذکر
 آہی کا ہوے لیکن سلوک سے پہلے اسکی حقیقت نہ جانا ہو کیونکہ اسکا علم سبب انتظار معلوم
 کے حجاب ہوتا ہی اور اسکی حقیقت لایق قیل و قال نہیں کیونکہ یہ راہ سلوک ہی یہی رہے
 سے مقصود یہی ہے کہ آدمی اسپر پاں لاوے کہ اکثر علی اسبات کے منکر ہیں اور جو بات علم
 رسمی کے برخلاف ہو اُسے باور نہیں کرتے ہیں انتہی اُس تقریر سے ثابت ہو کہ سو دھار
 امام پر اقرار کیا ہی اور ہمارے امام علم بقدر فرض پہننے اور سیکھنے ہر شخص کے حال کے موافق
 فرماتے ہیں اور علم سلوک بغیر اتباع کسی پیر کامل کے حاصل ہو نہ لانا نہیں اور ایسا ہی یواقیت
 کے تیسرے فصل اور تیسرے بحث میں بھی لکھا ہی اور شاہ شرف یحییٰ منیری رحم مکتوب پنجم
 میں فرماتے ہیں باجماع مشائخ طریقہ نہ پیر طلب کرنا فرض ہی کہ یہ علم سلوک بے پیر مرکز
 نہیں رجا اور میراں کا یہ قول الہ ہدایت یہہ مسود کی جہل اور تعصب کی دلیل
 ہی میں فرمان امام کا یہی نفست کہ حضرت میراں فرمود مذکور براؤ فہم معنی قرآن و فتیکہ
 بیان کردہ شود نورایان بس است مرد اس فرمان سے یہہ ہی کہ بعد پہننے قرآن اور اس کے
 معنی ظاہر سمجھنے کے دقائق و حقائق قرآنیہ سمجھنے نورایان بس ہی چنانچہ اسے لفظ فہم اور بیان
 دلالت کرتا ہی کیونکہ بیان ہر کلام کا بعد اس کے علم کے ہی مسود و اب علی کو بھی خیال کنجیاں
 کچھ دقیقہ ہوا فہم کہتے ہیں اور یہہ فرمان امام کا مطابق قرآن و حدیث کے ہی جیس
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہی فمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فهو علی نور من ربہ الایہ اسکی نیچے مدارک
 میں ہی بیان و بصیرہ اور بیضاوی میں ہی المعرف والاہتدا اور حدیث میں ہی عن ابن

کلام خدا کی جہد میں ہی ثابت ہو سکتا ہی کہ اگر کوئی چاہے کہ ہمارا مدق صلوح کسب جائز ہے ہاں کوئی نہ دینا
 کتاب وسنت پر اور یہاں وہ حقوق جانتے ہیں اور دوسرے پر ہاں
 جن اخلاق ثابت نہیں ہو سکتا
 ہاں کوئی نہ دینا
 کتاب وسنت پر اور یہاں وہ حقوق جانتے ہیں اور دوسرے پر ہاں
 جن اخلاق ثابت نہیں ہو سکتا

کلام خدا اور ربیع رسول سے علیٰ قہر انکار کیا کہ احادیث رسول کا کہہ دینے میں کہ اگر کوئی چاہے کہ ہمارا مدق صلوح کسب جائز ہے ہاں کوئی نہ دینا
 کتاب وسنت پر اور یہاں وہ حقوق جانتے ہیں اور دوسرے پر ہاں
 جن اخلاق ثابت نہیں ہو سکتا
 ہاں کوئی نہ دینا
 کتاب وسنت پر اور یہاں وہ حقوق جانتے ہیں اور دوسرے پر ہاں
 جن اخلاق ثابت نہیں ہو سکتا

[illegible]

ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال تلا رسول اللہ من یرد اللہ ان یشرح صدرہ للاسلام فقال رسول اللہ
ابن مسعود وہ کبار کہ ہے رسول اللہ ایتہ من یرد اللہ الا یہ کہ
ان النور افاد حل التصدیق الفتح رجاء اور سب پر یہ دلیل ہی الخ ہدایت یہ بھی ہر اس پر
یکجای جب وہاں ہوتا ہے کہ یہ دلیل ہی کیونکہ اوپر کے نقلوں وغیرہ سے ثابت ہوا کہ علم نطق
دعا اور بددیا جتنی پر اس کے دلیل ہی کیونکہ اوپر کے نقلوں وغیرہ سے ثابت ہوا کہ علم نطق
وغیرہ جو زائد علی الحاجت ہو موجب انکار امر حق اور سبب لہر کتاب اخلاق و زویلہ
ہوتا ہی اسی لئے تھا کہ عیسیٰ پر چند دہوئی اور پھارے رسول بھی اکثر بیعلم محتاج لوگ
ایمان لائے بلکہ اکثر انبیاء پر ایسے ہی لوگ ایمان لائے ہیں اب مسود کے لکھنے سے معلوم
ہوا کہ ہمارے بنی کی بلکہ اکثر انبیاء کی نبوت بھی مانند جہودیت ہمارے امام کے ہی پس
یہی دلیل حقیقت ہوئی اور مصنف ہدایتہ المسلمین عماد الدین عیسوی نے بھی اپنی کتاب کے
ساتویں باب میں یوں ہی لکھا ہے بلکہ ہر نبی کے مفکرین ہی تقریر کے جو مسود سے بن چکا
رجاء اسکی حقیقت پر کہ اپنے بزرگوں کی پیروی مانند فرمان رسول کے بالشت بیاشت گز بگز
کیا رجاء میان خود میر نے الخ ہدایت یہ بھی قبیل سابق ہی لینے یہ حدیث حسن
غریب ہی جیسا کہ مستحکات میں ہی اور ذکر کے شرف کے لئے اسی مستحکات میں بہت احاث
صحیحہ تجارتی اور مسلم کی روایت سے موجود ہیں لینے ذکر کو قرب الہی حاصل ہی بلکہ ہر
ہی جو ذکر کے ساتھ بیٹھے گو کہ گنہ گار بھی ہو بخشے جانا ہی اور بسند صحیح اسمین لکھا ہی کہ ذکر
تامی اعمال سے بہتری پس ان حدیثوں کے بہت حکم ایسی حدیث کا جو غریب ہی ساقط
ہی بلکہ حدیث بہت جو عایشہ سے روایت کیا اسمین فقط تسبیح و تکبیر ہی نہ ذکر اللہ اور
مسود ذکر ہی قبیل دعا سے ہی کر کے اور پھر جو ذکر کیا عین خطا اور حقیقت ذکر و ذکر سے
جہالت ہی کیونکہ ذکر سے مراد نفی ماسوا اللہ اور اثبات ذات واجب الوجود ہی کہ جب
تقرب اور رویت ہی یہاں کہاں ہی کہ خود باقی رہے پھر سوال کہاں جب سائل

100

[illegible]

وہابی غلطی
حدیث میں منقولہ اللہ اور اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے
الہامی وحی و غیر ہائیکہ ان احادیث و روایات سے
رسالہ قول حق میں فقہائے اربعہ نے اس حوالے سے جو احادیث و روایات
علامات ہندوستان کے علماء نے مندرجہ بالا میں بیان کی ہیں
نقل کی ہیں اور جو کہ علامت ہندوستان کے علماء نے مندرجہ بالا میں بیان کی ہیں
حق کی کہ اولاد کے طور پر منقولہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے
ہر ایک اور علامت ہندوستان کے علماء نے مندرجہ بالا میں بیان کی ہیں
یہ اس عقیدے کے خلاف ہے کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے

[illegible]

[illegible]

اور یہی ہے جو اس کی طرف سے
 کی طرف سے اس کی طرف سے
 اور یہی ہے جو اس کی طرف سے
 کی طرف سے اس کی طرف سے
 اور یہی ہے جو اس کی طرف سے
 کی طرف سے اس کی طرف سے
 اور یہی ہے جو اس کی طرف سے
 کی طرف سے اس کی طرف سے

[illegible]

[illegible]

[illegible][illegible]

دل نکلنا بدھ سے غافل نہیں ہو کر
 کو دل بیاوردت بکار اور غفلت و غفلت میں نہ ہو کر
 واسطے موجود ہیں جو چاہتے ہیں
 شریعت اور اس کے تحت سے رہنے والے ہیں
 ایک شخص کو جو اس کے لئے ہے اور اس کے لئے ہے
 وہ اس کے لئے ہے اور اس کے لئے ہے

اب ان مدعیانِ جہد ویت کا ابطال الخ ہدایت اول یہ کہ مسودان کے بعض کے
 فسادات و فسق و فجور اور دنیا طلبی کہ تمام گناہوں کا سرچشمہ اور انکی باوجود دولت و ثنوی
 رکھنے کے بربادی اور توبہ بعض کا اس دعوے سے آپ ہی لکھا ہی کہ چران کے ابطال
 کو دوسری دلیل کی حاجت نہیں بخلاف ہمارے امام برحق جہدی موجودہ کے کہ یہاں کچھ
 خدا طلبی و ترک دنیا کہ سب عباد تو نکاح اور علامت امام برحق کی ہی دوسری بات مقولہ
 نہیں اور اخلاق ایسے کہ آپ کی دور روز کی صحبت کے فیض سے برے برے فاسق
 و فاجر چوہر زانی خونی شرابی زاهد و متوکل متقی و صالح ذکر و شاعری شہنشاہ و صائم و سخی
 و عظیم ایسے ہوئے کہ ہر قدم اصحاب رسول اللہ کے بنے کہ انکی صحبت سے کئی عالم متورع
 و فاضل مقرر فیض یا علم باطنی ہو کر ایسے مقامات عالی کو پہنچے کہ جنکی صوم و صلوة و ترک
 و تہجد و تاثیر و عطف و بیان قرآن کے مخالفین متعصبین بھی قابل میں جیسا شیخ علی اور یہ مسود
 بھی چنانچہ ان کے اس حال کی تسلیم کے مقولے اسکی کتاب مردودہ کے باب دوم اور باب
 سوم کے دلیل و دوازدہم کے جواب میں لکھے گئے ہیں بلکہ آج کے چار سو برس کا زمانہ امام
 گذر چکا ہی فقر و علم ہمارے قوم کے کہ جن پر مدار دینداری کا ہی ایسے اخلاق سے متعلق
 ہیں کہ ان کے ادنیٰ کی نظیر ان کے مخالفین کے اعلیٰ میں محال ہی دوسری یہ کہ باوجود فقر
 اور محتاجی کے مانند دین انبیاء کے آج ہمارا مذہب روز بروز شہرت و ترقی پر ہی کو گدھ
 بادشاہان وغیرہ مخالفین اس مذہب حق کے ابہدام و ابطال کے لئے صد کوشش کئے اور
 کرتے ہیں پر کچھ سود مند نہ ہوتی یہی دلیل حقیقت بس ہی تیسرا یہ کہ اتفاق اہل حق کا ہی جو
 مذہب مجدد صاحب مذہب کے بیوتیس برس باظہار غلبہ و حجت اور بقیام آثار معجزہ چلے وہ بین
 حق ہی جیسا خاتم النبیین کے لئے امام محمد الدین ہم شرح عقاید نسفی میں لکھے ہیں جو تھا یہ کہ احادیث

دل نکلنا بدھ سے غافل نہیں ہو کر
 کو دل بیاوردت بکار اور غفلت و غفلت میں نہ ہو کر
 واسطے موجود ہیں جو چاہتے ہیں
 شریعت اور اس کے تحت سے رہنے والے ہیں
 ایک شخص کو جو اس کے لئے ہے اور اس کے لئے ہے
 وہ اس کے لئے ہے اور اس کے لئے ہے

آج چار سو برس سے امام جہدی کا یہاں کچھ
 خدا طلبی و ترک دنیا کہ سب عباد تو نکاح اور علامت امام برحق کی ہی دوسری بات مقولہ
 نہیں اور اخلاق ایسے کہ آپ کی دور روز کی صحبت کے فیض سے برے برے فاسق
 و فاجر چوہر زانی خونی شرابی زاهد و متوکل متقی و صالح ذکر و شاعری شہنشاہ و صائم و سخی
 و عظیم ایسے ہوئے کہ ہر قدم اصحاب رسول اللہ کے بنے کہ انکی صحبت سے کئی عالم متورع
 و فاضل مقرر فیض یا علم باطنی ہو کر ایسے مقامات عالی کو پہنچے کہ جنکی صوم و صلوة و ترک
 و تہجد و تاثیر و عطف و بیان قرآن کے مخالفین متعصبین بھی قابل میں جیسا شیخ علی اور یہ مسود
 بھی چنانچہ ان کے اس حال کی تسلیم کے مقولے اسکی کتاب مردودہ کے باب دوم اور باب
 سوم کے دلیل و دوازدہم کے جواب میں لکھے گئے ہیں بلکہ آج کے چار سو برس کا زمانہ امام
 گذر چکا ہی فقر و علم ہمارے قوم کے کہ جن پر مدار دینداری کا ہی ایسے اخلاق سے متعلق
 ہیں کہ ان کے ادنیٰ کی نظیر ان کے مخالفین کے اعلیٰ میں محال ہی دوسری یہ کہ باوجود فقر
 اور محتاجی کے مانند دین انبیاء کے آج ہمارا مذہب روز بروز شہرت و ترقی پر ہی کو گدھ
 بادشاہان وغیرہ مخالفین اس مذہب حق کے ابہدام و ابطال کے لئے صد کوشش کئے اور
 کرتے ہیں پر کچھ سود مند نہ ہوتی یہی دلیل حقیقت بس ہی تیسرا یہ کہ اتفاق اہل حق کا ہی جو
 مذہب مجدد صاحب مذہب کے بیوتیس برس باظہار غلبہ و حجت اور بقیام آثار معجزہ چلے وہ بین
 حق ہی جیسا خاتم النبیین کے لئے امام محمد الدین ہم شرح عقاید نسفی میں لکھے ہیں جو تھا یہ کہ احادیث

اب ان مدعیانِ جہد ویت کا ابطال الخ ہدایت اول یہ کہ مسودان کے بعض کے
 فسادات و فسق و فجور اور دنیا طلبی کہ تمام گناہوں کا سرچشمہ اور انکی باوجود دولت و ثنوی
 رکھنے کے بربادی اور توبہ بعض کا اس دعوے سے آپ ہی لکھا ہی کہ چران کے ابطال
 کو دوسری دلیل کی حاجت نہیں بخلاف ہمارے امام برحق جہدی موجودہ کے کہ یہاں کچھ
 خدا طلبی و ترک دنیا کہ سب عباد تو نکاح اور علامت امام برحق کی ہی دوسری بات مقولہ
 نہیں اور اخلاق ایسے کہ آپ کی دور روز کی صحبت کے فیض سے برے برے فاسق
 و فاجر چوہر زانی خونی شرابی زاهد و متوکل متقی و صالح ذکر و شاعری شہنشاہ و صائم و سخی
 و عظیم ایسے ہوئے کہ ہر قدم اصحاب رسول اللہ کے بنے کہ انکی صحبت سے کئی عالم متورع
 و فاضل مقرر فیض یا علم باطنی ہو کر ایسے مقامات عالی کو پہنچے کہ جنکی صوم و صلوة و ترک
 و تہجد و تاثیر و عطف و بیان قرآن کے مخالفین متعصبین بھی قابل میں جیسا شیخ علی اور یہ مسود
 بھی چنانچہ ان کے اس حال کی تسلیم کے مقولے اسکی کتاب مردودہ کے باب دوم اور باب
 سوم کے دلیل و دوازدہم کے جواب میں لکھے گئے ہیں بلکہ آج کے چار سو برس کا زمانہ امام
 گذر چکا ہی فقر و علم ہمارے قوم کے کہ جن پر مدار دینداری کا ہی ایسے اخلاق سے متعلق
 ہیں کہ ان کے ادنیٰ کی نظیر ان کے مخالفین کے اعلیٰ میں محال ہی دوسری یہ کہ باوجود فقر
 اور محتاجی کے مانند دین انبیاء کے آج ہمارا مذہب روز بروز شہرت و ترقی پر ہی کو گدھ
 بادشاہان وغیرہ مخالفین اس مذہب حق کے ابہدام و ابطال کے لئے صد کوشش کئے اور
 کرتے ہیں پر کچھ سود مند نہ ہوتی یہی دلیل حقیقت بس ہی تیسرا یہ کہ اتفاق اہل حق کا ہی جو
 مذہب مجدد صاحب مذہب کے بیوتیس برس باظہار غلبہ و حجت اور بقیام آثار معجزہ چلے وہ بین
 حق ہی جیسا خاتم النبیین کے لئے امام محمد الدین ہم شرح عقاید نسفی میں لکھے ہیں جو تھا یہ کہ احادیث

کہ حدیث میں فریقین میں سے ایک فریق کا نام ہے اور دوسرے کا نام ہے
 قاضی کا کاروبار کی ذمہ داری ہے اور دوسرے کا نام ہے
 کہ حدیث میں فریقین میں سے ایک فریق کا نام ہے اور دوسرے کا نام ہے
 قاضی کا کاروبار کی ذمہ داری ہے اور دوسرے کا نام ہے

کہ حدیث میں فریقین میں سے ایک فریق کا نام ہے اور دوسرے کا نام ہے
 قاضی کا کاروبار کی ذمہ داری ہے اور دوسرے کا نام ہے
 کہ حدیث میں فریقین میں سے ایک فریق کا نام ہے اور دوسرے کا نام ہے
 قاضی کا کاروبار کی ذمہ داری ہے اور دوسرے کا نام ہے

آثار یہ جو اوپر مذکور ہوئے اور مسلمہ طریقہ میں ہے سب ہمارا کام ہے کے موافق ہیں
 اگرچہ انکو مسودہ چکر مرور و اعتراض بنایا ہی پانچواں یہ کہ ثبوت اخلاق حسنہ مرضیہ کا مد
 مانند خلق خاتم الانبیاء کے ہمارے امام میں جو تھے دلیل قوی ہی گو کہ منکرین مانند منکرین
 رسول کے اعتراضات بجا اور شبہات و اہمیت کے ہیں مگر معتزین کی جہالت و دروغ گوئی
 اس امر میں صاف ظاہر ہوگی جیسا منکرین رسول اللہ کے لئے ثابت ہوئی چنانچہ مسودہ کے لئے
 اوپر بیان ہو چکا اور آئندہ بھی ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور ان کے لئے جو دعوے نہیں کئے
 حاجت قیام دلیل نہیں کیونکہ ہمدویت کو پہلے ایک مدعی چاہئے نہ یہ کہ لوگ کسی کو ہمدی
 بنا لیں اور وہ ہمدی بنادے بلکہ یہ کہ وہ خود اپنی ہمدویت میں اچھین نہ رکھتا ہو کہ سب کو
 ہمدویت ایک امر جلیل مانند نبوت کے ہی پس کوئی بنی الیسا نہیں کہ وہ اپنی نبوت نہ جائے
 اور لوگ اسکو نبی بنا دیں ہذاہل مرکب و ہیتان عظیم مسودہ کی بدخلق شائزہم
 رجاستیج جو پیور نے ایسا خلق اختیار کیا انہم ہدایت یہ حکم موت ہی یا تہدید
 اسکا فکر باب اول سے عقیدہ دوازہم اور سیزدہم مقررہ مسودہ کے جواب میں گذر رہا
 بعضوں کے نزدیک یہہ شرک وغیرہ مراثی و خفی ہی کہ جیسا اسی باب سوم سے مسودہ کی
 بدخلق دہم میں مذکور ہوا اور مسودہ کی بدخلق دوازہم میں مذکور دہم کی تفصیل بیان ہوئی
 اور آہام محمد عزالی ہم کہیہ کے چوتھے رکن کی پہلی اصل میں فرماتے ہیں اور سب تفصیل کی
 ترجمہ یہی کہ آدمی حق تعالیٰ کو محبوب لے اگرچہ ایک خطہ بھی ہو اس سے بھی تو یہ کہ نا واجب
 اور اسکے نیچے فرماتے ہیں سوال اگر کوئی پوچھے غفلت اور تقصیر درجات کے کمال سے
 تو یہ کہ نا فضائل میں داخل ہی فرمیں نہیں پھر کیوں بولے کہ تو یہ اس سے واجب ہی ہم
 جواب دیتے ہیں کہ واجب کے دو قسم ہیں ایک یہ کہ ظاہر فتویٰ میں عوام کے وجہ کے

خیال کیجئے کہ ہمدی کے خلاف اسکا فکر باب اول سے عقیدہ دوازہم اور سیزدہم مقررہ مسودہ کے جواب میں گذر رہا
 بعضوں کے نزدیک یہہ شرک وغیرہ مراثی و خفی ہی کہ جیسا اسی باب سوم سے مسودہ کی
 بدخلق دہم میں مذکور ہوا اور مسودہ کی بدخلق دوازہم میں مذکور دہم کی تفصیل بیان ہوئی
 اور آہام محمد عزالی ہم کہیہ کے چوتھے رکن کی پہلی اصل میں فرماتے ہیں اور سب تفصیل کی
 ترجمہ یہی کہ آدمی حق تعالیٰ کو محبوب لے اگرچہ ایک خطہ بھی ہو اس سے بھی تو یہ کہ نا واجب
 اور اسکے نیچے فرماتے ہیں سوال اگر کوئی پوچھے غفلت اور تقصیر درجات کے کمال سے
 تو یہ کہ نا فضائل میں داخل ہی فرمیں نہیں پھر کیوں بولے کہ تو یہ اس سے واجب ہی ہم
 جواب دیتے ہیں کہ واجب کے دو قسم ہیں ایک یہ کہ ظاہر فتویٰ میں عوام کے وجہ کے

کہ حدیث میں فریقین میں سے ایک فریق کا نام ہے اور دوسرے کا نام ہے
 قاضی کا کاروبار کی ذمہ داری ہے اور دوسرے کا نام ہے
 کہ حدیث میں فریقین میں سے ایک فریق کا نام ہے اور دوسرے کا نام ہے
 قاضی کا کاروبار کی ذمہ داری ہے اور دوسرے کا نام ہے

[illegible]

[illegible]

بجائے جنہ زیارت کی میری قوت کی وجہ سے
 ملاقات کے واسطے ملاقات میں میری وجہ سے
 ملاقات کی قدر چنانہ زیارت کی میری وجہ سے
 ملاقات کی قدر چنانہ زیارت کی میری وجہ سے
 ملاقات کی قدر چنانہ زیارت کی میری وجہ سے

درگنجد و در عالم وحدانیت رحمت و دئی نہ محبوب و خانہ و من سہ باشند اگرکہ دو بیند محله
 بود منکہ سہ بنیم چگونہ ملی دنیا شرم و حال باز گشتم در سال سیم چون بجرم رسیدم لطف محبوب
 مرا در گرفت و پرده غیریت از بصر بصیرت من برگرفت و شمع معرفت در دلم برافروخت
 و ہستی مرا با نور تجلی بسوخت و این خطاب بسر من رسانید ندانست زایری حقائق علی الزور
 بکرم زایرہ سمیت چون چشم بر کشادم نور خست بدریم ہا ناگوش بر کشودم آواز تو
 شنیدم ہا اور رشحات میں مولانا سعد الدین کا شغری کے واقعات میں نجات الہی
 کے حوالے سے لکھا ہی مولانا سعد الدین کو مولانا نظام الدین باوجود قصد قوی کے اجابت
 حج نہیں دئے آخر وہاں سے نکل کر خدمت میں شیخ زین الدین خوانی کے بہت سال
 خراسان میں رہ کر بعد حصول مقصد کے حج کو تشریف لے گئے فاما صوفیہ کے نزدیک آیہ
 مذکورہ مسود میں یک معنی لطیف و نفیس ہی کہ اس میں یک سیکوطاقت انکار نہیں کیونکہ
 اہل کلام بھی اس بات کے قائل ہیں کہ معنی اولیا اللہ کا صحیح ہی جیسا شرح عقاید نفسی میں
 لکھتے ہیں اما ما ذہب الیہ بعض المحققین من ان النصوص علی طوابعہا و مع ذلک ففیہا اشار
 خفیۃ الی دقایق تنکشف علی ارباب السلوک بکمال التعلیق مینہا و بین طوابعہا المراد فیہو من کمال
 الایان و محض العرفان یعنی اللہ تعالیٰ جل شانہ پہلے فرمایا و ید علی الناس حج البیت مراد
 اُس سے یہ ہے کہ حج مقبول حیرت و اب کمال مرتب ہو کہ نتیجہ اس کا رویت الہی ہی انسان
 ہی واجب ہی اور انسان صوفیہ کے نزدیک وہی ہی جو اپنے کو بھول کر معرفت الہی کمال حاصل
 کرے یا اللہ کی معرفت سے ہی کمال موانست پیدا کرے اگر ایسا ہو تو علی المؤمنین یا علی سلیم
 کیونکہ نعمت انما اگر انسان سے مراد نوع انسان لیکن بالکلید افصح ہی کہ جس نے کہ کافر بجز ایمان کا
 سزاوار تکلیف نہیں چنانچہ فتوحات کے باب حج کی وصلی شروط میں بعد تحقیق اس

یاد دین اس مقصد میں ہر دار دین چنانچہ غریب القلوب
 دیرہ کی دون میں اسکی تفصیل موجود ہے جس کے لئے ہر دار دین چنانچہ غریب القلوب
 دیرہ کی دون میں اسکی تفصیل موجود ہے جس کے لئے ہر دار دین چنانچہ غریب القلوب
 دیرہ کی دون میں اسکی تفصیل موجود ہے جس کے لئے ہر دار دین چنانچہ غریب القلوب
 دیرہ کی دون میں اسکی تفصیل موجود ہے جس کے لئے ہر دار دین چنانچہ غریب القلوب

بجائے جنہ زیارت کی میری قوت کی وجہ سے
 ملاقات کے واسطے ملاقات میں میری وجہ سے
 ملاقات کی قدر چنانہ زیارت کی میری وجہ سے
 ملاقات کی قدر چنانہ زیارت کی میری وجہ سے
 ملاقات کی قدر چنانہ زیارت کی میری وجہ سے

۲۰۹
 کی ایک جلدی تھی کہ اس میں ہر دار دین چنانچہ غریب القلوب
 دیرہ کی دون میں اسکی تفصیل موجود ہے جس کے لئے ہر دار دین چنانچہ غریب القلوب
 دیرہ کی دون میں اسکی تفصیل موجود ہے جس کے لئے ہر دار دین چنانچہ غریب القلوب
 دیرہ کی دون میں اسکی تفصیل موجود ہے جس کے لئے ہر دار دین چنانچہ غریب القلوب
 دیرہ کی دون میں اسکی تفصیل موجود ہے جس کے لئے ہر دار دین چنانچہ غریب القلوب

[illegible]

[illegible]

آزادی سے بری آزادی کی طرف پس لفظ رجوع سے کہ بعد اسکے لفظ عن ہی یہ بات ثابت ہوئی کہ جناب رسالت مآبؐ بالکل کھار کے جنگ سے دست بردار ہو گئے ہیں کیونکہ معنی رجوع کے ایسا پھر نہ ہی کہ پھر چھوٹی چیز طرف متوجہ ہونا جیسا صراح اللغت میں ہی و فلان یومن بالرجوع الی الدنیا بعد الموت ترجمہ فلان شخص امن پایا بہت سے یعنی پلٹنے سے دنیا طرف موت کے بعد عن بھی معنی میں تجاوز اور بعد کے ہی یعنی دور ہو جانے کے جیسا میت السہم عن القوس یعنی پھیکا میں تیر کو کمان سے اور رسولؐ کو ہمیشہ مرتبہ ادنیٰ سے طرف اعلیٰ کے رجوع تھا اسی لئے اسکو حیا و اکبر فرمائے پس جہدی کہ جسے کمالیت دین ہو نیکی خبر رسولؐ سے وارد ہی اول قدم اس حرکت پر رکھے کہ یہی اتباع نامہ ہی افسوس مسعود کی حیثیت پر کہ مدعی کے مقابلے میں سخن بلحاظ تمام ادا کرنا چاہئے خصوصاً احادیث کے معنی میں ہر شخص کو جو مسلمان کہلاتا ہی

۲۱۸
اوسى حال میں اودھنے کے لئے خود ہی کو تکیہ
جاؤ گے نہ اور اللہ تعالیٰ نے خود ہی کو تکیہ
الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ التَّشَابُہُ یعنی داخل حضرت عیسیٰ علیہ السلام
آتی ہے اَلَا نَظُنُّ اَنَّ یَسُوْزَنَ فَرِیْقًا مِّنْ رَّدٰیْقَتِ الْفٰسِقِیْنَ کَاَمْرٍ مِّنْ حٰضِرِ الْاٰیٰتِ
یعنی نہیں ہی تو نہ ہوں اگر کوں واسطے کہ ہے کامر نہ میں بیان کہ کہ کیب حاضر ہی
ایک شخص کو اور نہ میں سے موت دلا کر بیٹے اب تو جب اور نہ اوں لوگوں واسطے کہ
کافر نہ میں ان لوگوں کے واسطے کہ کیا ہی تھے عذاب دردناک تھی نام ہوتی تھی
سیدنا بیان کی اور ثابت ہو کر تو ہر وقت اگر کہ مذہب جدید میں نہ مقبول ہی
پچھلے میں نہ ہوں انہی گمانی کے واسطے کہ وہی ہی ملا وہی ہی کی اب اول عقیدہ
پچھلے میں نہ ہوں انہی گمانی کے واسطے کہ وہی ہی ملا وہی ہی کی اب اول عقیدہ
پچھلے میں نہ ہوں انہی گمانی کے واسطے کہ وہی ہی ملا وہی ہی کی اب اول عقیدہ
پچھلے میں نہ ہوں انہی گمانی کے واسطے کہ وہی ہی ملا وہی ہی کی اب اول عقیدہ

اور کاش دوست کا
اور تاتین بن گئے ہیں کہ اس کا
رحمت اور نہ نزدیک ہیں اس میں جس جہد کا
پوچھا ہے اب ان دانشمندان کی لہجہ میں ہونی کی کہہ کہ جہد کا
پہنچو کہ اذن کہتا تھا اذن کی ذکی وضع میں یوں
مٹی یا کوئلہ کی مٹی اگر اذن ذریعہ مٹی کی اذن مٹی اور
چونوری اذن مٹی یا اذن مٹی یا اذن مٹی یا اذن مٹی اور
فقط ایک غناست مٹی یا کچھ کلمات اذن مٹی اور
الوہی آدم بن گئے یا فقط ہدیہ اور
اس سے سرفہ

[illegible]

بیت اللہ کا دوسرا شخص یہ کہ استطاعت رکھتا ہو اور
 طرف راہ کی اور جتنے کم یا پس اللہ تعالیٰ پسند کرے
 اس سے حدیث شریف میں روایت کی کہ روایت سے دارد
 کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعلم بحوائج
 خلقی فاعلم ما فی قلبہ من غیب ان شاء اللہ واما شاہ
 فیہ فی غیب ان شاء اللہ واما شاہ فیہ فی غیب ان شاء اللہ

[illegible]

[illegible]

پتا بھی مانتے نہ گئے بدعت مسیہی اور مسیح نے جو اسکو سنت منورہ کے قرار دیا سو
فقط اُسکی جہالت کی دلیل ہی رہا اور ایک سنت انبیاء بھی ہی الخ ہدایت
عرب میں بلکہ ہر ملک میں آج بھی بکریاں و اونٹینے و مہنگروں کو دوسرے لوگ
حقیر دیکھتے ہیں خصوص گھوڑے اونٹ پہل رکھنے والے کہ وہ ان غمگی اس میں ہی
اُس لئے رسول اللہ سبب برابری سب اہل اسلام کے اکی تسلی خاطر کے لئے فرماے
چنانچہ یہ حدیث بخاری کی اس پر دلیل ہی عن ابی ہریرۃ رض ان رسول اللہ قال لا
الفرخ نحو المشرق والفرخ نحو الخیلا، فی اہل الخیل والابل والغنم ادین اہل البور والکینۃ فی
اہل الغنم ابو ہریرہ رض سے روایت ہی فرماے رسول نے اصل کفر کی مشرق طرف ہی
اور فرخ اونٹنہ گھوڑے اور اونٹ اور پہل اور گدے والوں میں ہی کہ بلند آواز تکبر
سے اُن گے لئے کرتے ہیں کہ موجب قداوت قبلی ہی اور زمی دکنی بکریاں والوئین
ہی اور فرماے رسول اللہ الجفا، والقنۃ فی الغنم ادین یعنی جفا اور بد دلی اپنے جنور و گنہ
برے آواز سے پکار نیوالوئین ہی یعنی اونٹ وغیرہ کو اور حدیث مذکور مسود بھی ای
مانند ہی چنانچہ باندیوں کی اولاد کے لئے رسول اللہ فرماے انجب ولد الجاریۃ اما ولد
الجاریۃ یعنی بہت اشرف ہوتا ہی باندی کا جفا اور میں باندی کا جفا ہوں پس اگر
جو بکریاں چڑایا ہو وہ بنی ہوتا تو عیسیٰ ؑ اور یوسف ؑ اور کنی بنی اللہ بکریاں ہنیں چرا
کہا وہ بنی تھے فاما رسول کے عمل دو طور پر ہیں ایک رخصت کہ عوام اسکی اتباع کریں
دوسری عالیت کہ وہ بجالانا خاص کا کام ہی چنانچہ رسول فرماے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
امور عالیہ کو دوست رکھتا ہی اور سفلی کو دشمن پس رسول سے یہ بھی وارو ہی کہ
فرماے ہیں اللہ تعالیٰ میرے طرف یہ وحی نہیں بھیجا کہ مال جمع کروں اور پیار نہیں

[illegible]

یہاں پر ایک اور بات ہے کہ اگرچہ اس میں کچھ غلطی ہے لیکن اس میں کچھ سچائی ہے۔
 اور میں نے اس میں کچھ غلطی ہے لیکن اس میں کچھ سچائی ہے۔
 کی سائنس میں کچھ غلطی ہے لیکن اس میں کچھ سچائی ہے۔
 کی سائنس میں کچھ غلطی ہے لیکن اس میں کچھ سچائی ہے۔

یہاں پر ایک اور بات ہے کہ اگرچہ اس میں کچھ غلطی ہے لیکن اس میں کچھ سچائی ہے۔
 اور میں نے اس میں کچھ غلطی ہے لیکن اس میں کچھ سچائی ہے۔
 کی سائنس میں کچھ غلطی ہے لیکن اس میں کچھ سچائی ہے۔
 کی سائنس میں کچھ غلطی ہے لیکن اس میں کچھ سچائی ہے۔

داخل رہنوں مگر یہ بھی صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حمد کی تسبیح کر اور ہو سجدہ کر نیوالو نہیں
 انتہی پس بکریاں بھی مال میں داخل ہیں کہ یہ عوام کے لئے منع نہیں ہی نہ خواص کو
 اسی لئے ہمارے امام وہی کام کے کہ جو عایت ہو وہی سے بعد نبوت کے اسکا ثبوت
 و رد ہو با این بکریاں چرانا داخل عبادت بھی نہیں ہی محمد اللہ عز و العزیز الباری
 مسود کے اعتراضات جو آثار اور اخلاق جناب امام الاولین والاخرین وارث ختم
 ولایت خاتم النبیین محمدی موعود محمد رسول اللہ سید محمد بن سید عبد اللہ صلی اللہ علیہ
 افضل الصلوٰۃ میں کیا ہی سبکے سب باطل ہو کر کذب اور مغزیات اسکے صاف صاف
 ظاہر ہو چکے اب روئے اعتراضات واجبہ کا جو مسود اصحاب اور قلوب جناب خاتم
 الاولیا پر کیا ہی لکھا جاتا ہی رجائا بناء الفاسد علی الفاسد الہم ہدایت بناء
 الفاسد علی الفاسد کی نسبت مسود کے جانب حج ہی بانی طور کہ پہلے اس ہجرت کو جو
 فرض ہی اور اسکا ثبوت عقیدہ مقررہ پانزویہم مسود میں معدوم مسود کی رہبانت
 کے گدراخل منع یعنی لاین ترک مقرر کیا کہ معنی انکار کا یہی ہی اور فرض کا انکار
 کفر اور اس پر عاصیوں کی مدد کو خدا اور اسکے رسول کی اتباع قرار دیا چنانچہ اسکی تصریح
 اور توضیح مسود کی بدخلقی اول میں بیان ہو چکی اسی نے ہندگیان سید محمد میر سید
 امیر کبیر خلافت خاتم الاولیا وکیل واضح رسالت ختم الرسل والا نبیا فرمائے اگر اقر با
 اسکے ہجرت و جیا و کرین تم میں سے ہونگے الہم جیسا ابو بکر الصدیق اور عمر فاروق
 رضی اللہ عنہما و ہمارا صانع نے تارکان زکوٰۃ وغیرہ کو قتل کئے پس جان کا امن مال
 زیادہ اور اقدم ہی قانع اور وہ مال ایسا مقرر کیا تھا کہ اگر کسی مرض موت میں دیا تھا
 کہ اسکو خرچ کرنے پنا یا فاما اگر ایک شخص رکے نقصان دین نہ ہو جیسا اصحاب کفو

یہاں پر ایک اور بات ہے کہ اگرچہ اس میں کچھ غلطی ہے لیکن اس میں کچھ سچائی ہے۔
 اور میں نے اس میں کچھ غلطی ہے لیکن اس میں کچھ سچائی ہے۔
 کی سائنس میں کچھ غلطی ہے لیکن اس میں کچھ سچائی ہے۔
 کی سائنس میں کچھ غلطی ہے لیکن اس میں کچھ سچائی ہے۔

یہاں پر ایک اور بات ہے کہ اگرچہ اس میں کچھ غلطی ہے لیکن اس میں کچھ سچائی ہے۔
 اور میں نے اس میں کچھ غلطی ہے لیکن اس میں کچھ سچائی ہے۔
 کی سائنس میں کچھ غلطی ہے لیکن اس میں کچھ سچائی ہے۔
 کی سائنس میں کچھ غلطی ہے لیکن اس میں کچھ سچائی ہے۔

[illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible]

[illegible]

[illegible]

ہوں نہ معصیت کا حال خدا جانے غضب سے پہنچے جانیات غضب
 میں کچھ برائیوں کی آئینہ منقوش کا حال خدا جانے غضب سے پہنچے جانیات غضب
 فی الحال میں تو کوئی بھی اور اگر کثیف ہوئی کا موقوفی مع امر
 کے جانے ہو تو بیان کر کر کہ اس جانشین نے زیادت بخور کا یہ رنگ چھوڑ دیا
 بلکہ اسے ظلم آریا ہی صیبا کہ سن ابن ابی حنیفہ صاحب السببین القضاہ
 کی یہ کہ فری صلابہ بی بین القاب فی غلبہ نقان صاحب السببین القضاہ
 حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کہ جو بیان اپنے چہرے
 مہاجر سبکین میں پھر آخا پس فرما کہ یہ حدیث جدیدی اور یہ حدیث سنن ابی داؤد
 اور عبد اللہ بن عثمان نے کہا کہ یہ حدیث جدیدی اور یہ حدیث سنن ابی داؤد
 میں بھی مذکور ہے اور ابن ماجہ میں بھی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اوتی علی قبرا وکسیف او اضعفت غمی یا علی ابی طالب کہ فرمایا حضرت رسالت مآب
 ابی ابی اوسط الغضیبت حاجی اور سلا السوق ماضی کہ فرمایا حضرت رسالت مآب
 کہ چنانچہ اگر گریاؤ اور اگر داریا پائی یا جو تکوین اور اسے چھوڑ
 بہت نزدیک اس بات سے کہ جلوس میں قبر کی
 مسلمان کہ اور بیچ قبر باج بازار سے
 قضاۃ شریعہ کا ایک

اللہ تعالیٰ وحی بھیجی ہے کہ ایک دوسرے پر فخر کرے اور اپنے کو نہ بڑھاوے اور
 جناب رسالت مآب ہ آپ کٹر لغتی سے فرمے کہ میں خلق اللہ سے بہتر نہیں ہوں
 بلکہ ابراہیم ہی اور فرمے جو کہ اپنے کو بڑا یا بزرگ جانا قیامت میں اللہ تعالیٰ اسکو
 حقیر و ذلیل کرے گا اور علی کرم اللہ وجہہ فرمے اگر کوئی اپنا موزہ بند دوسرے کے
 موزہ بند سے بہتر جانا وہ اس وعید میں داخل ہی جو قارون کے لئے نازل ہوئی
 ہی بایں یہ کہ شرف جناب قطب الاقطاب غوث الصداقی خواجہ محبوب سبحانی سید
 عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ السامی کو کیونکر ہوا کہ خلاف شرع شریف ہی اگر کہے
 کہ آپ کو خدا کا حکم ہوا تو ہم پوچھتے ہیں کہ رسول اللہ کو وحی آئی حکم کہ وہ ایک دوسرے
 پر فخر کرے ویسا ہی جناب رسالت مآب فرمے پھر آپکو خلاف وحی اور فرمان رسول اللہ
 کیسا حکم ہوگا پس اسکا جو کچھ جواب مسود کے نزدیک ہی وہی جواب ہمارے طرف

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہ جس وقت کہ میں اور میری
 کما کی شہادتوں میں (مناجیاری کو امت
 کے لئے) میں نے اپنے اس مقام سے
 کہ جس وقت کہ میں اور میری
 کما کی شہادتوں میں (مناجیاری کو امت
 کے لئے) میں نے اپنے اس مقام سے

کہ جس وقت کہ میں اور میری
 کما کی شہادتوں میں (مناجیاری کو امت
 کے لئے) میں نے اپنے اس مقام سے
 کہ جس وقت کہ میں اور میری
 کما کی شہادتوں میں (مناجیاری کو امت
 کے لئے) میں نے اپنے اس مقام سے

تفسیر احمدی صاف معلوم ہوتی ہے نہ لفظ حدیث کیونکہ رسول نبیکم یا رسولکم یا انا
 وغیرہ فرماتے اس پر اور پر کی توجیہ تو معلوم ہو چکی پانچواں جواب یہ ہے کہ احادیث عات
 التفصیل جواباً بکر صدیق سے کہ لئے واروہین ان آیات کے موافق ہیں قولہ تعالیٰ
 ولقد اخترناهم علی علم علی العالمین ترجمہ اور البتہ سچ ہی کہ چن لئے ہم انکو علم پر یعنی فضیلت
 علیہ کے لئے سب عالم پر کیونکہ عالمین عالم کی جمع ہی اور قولہ تعالیٰ یا بنی اسرائیل الذکر
 نعمتی الی نعمت علیکم دانی فضلتکم علی العالمین ترجمہ ای بنی اسرائیل یاد کرو تم میری وہ
 نعمت کہ انعام کیا میں تم پر یہ دونوں آیت موسیٰ کی امت کے لئے ہیں اور سب مفسرین
 اسکو اس وقت کے لوگوں کے واسطے خاص کئے ہیں اور امت محمدیہ کو سب درود
 دوسرے دلائل کے مستثنیٰ کرتے ہیں اور قولہ تعالیٰ یا مریم ان اللہ اصطفاک و جعلک
 علی نساء العالمین ترجمہ ای مریم سچ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہتر اور پاک تر کیا ہی تجھے تمام
 زمانے کے عورتوں پر باوجود ایسے طور سے کہ یہاں بالکل شبہ نظر نہیں آتا ہی عشر
 رسول سے فاطمہ وغیرہ کو مریم سے افضل جانتا ہی پس ایسا ہی جہدی اور آپ کے
 اصحاب وغیرہ سب درود دوسرے احادیث کے کہ انکی شرف و علوی منزلت پر
 دلالت کرتے ہیں اس میں داخل نہیں ہیں جیسا اور پر بار مذکور ہوا اسی لئے شیخ اکبر
 بھی جناب خاتم الاولیا کا شرف بیان کرتے ہیں یواقیت کے سینتالیسوں محبت
 میں ہی فان قلت فمن ہوا عظم الورثۃ للانبیاء فالجواب کا قال الشیخ فی الجواب الثالث
 عشر من الباب الثالث والسبعین ان اعظم الورثۃ النحمان واحدهما اعظم من الآخر اس سے
 معلوم ہوتا ہی کہ شیخ ہم کو ترجیح دے گا کہ ان دونوں میں کون افضل ہی یعنی جہدی اور
 عیسیٰ میں علیہما الصلوۃ والسلام چنانچہ خود فرماتے ہیں کہ جہدی کے اصحاب کا احوال

کہ جس وقت کہ میں اور میری
 کما کی شہادتوں میں (مناجیاری کو امت
 کے لئے) میں نے اپنے اس مقام سے
 کہ جس وقت کہ میں اور میری
 کما کی شہادتوں میں (مناجیاری کو امت
 کے لئے) میں نے اپنے اس مقام سے

کہ جس وقت کہ میں اور میری
 کما کی شہادتوں میں (مناجیاری کو امت
 کے لئے) میں نے اپنے اس مقام سے
 کہ جس وقت کہ میں اور میری
 کما کی شہادتوں میں (مناجیاری کو امت
 کے لئے) میں نے اپنے اس مقام سے

[illegible]

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے فرمایا کہ جو شخص اس حدیث کو سنا
 اور اسے عمل میں لایا اس کا اجر
 اتنا ہے جتنا کہ ایک آدمی نے
 تمام دنیا میں ساری نیکیاں
 کیں اور پھر اسے اللہ تعالیٰ
 نے اس کو جہنم میں داخل فرمایا
 اور اس کی قبر پر لکھا کہ
 "یہ شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں
 اپنا جان و مال قربان کر دیا
 اور اسے اللہ تعالیٰ نے جہنم
 میں داخل فرمایا"۔

اور ابن عراق سے اعلیٰ مرتبے میں ہی ان سے بہتر اور اعلیٰ ہونا ضرور ہوا سو
 واسطے اتنا جزا مقدمہ ثابت کرو یا جب مقدمہ میں سابقہ کا اعتبار نہ ہوتا خیرین پر
 اولیٰ بے اعتبار ہو سکتے ہیں خصوصاً اس مقدمے میں انسانی کو کوئی امر متقاضی
 نہیں کہ رسول اور ابن عباس پر حجوت باندھے اور خطیب بھی کہ بڑا محدث
 اور محبوب محدثین کے جانتے میں فرد کامل اور اوپر کا آدمی ہی قطب الدین اور ابن
 عراق کو اس سے کئی درجے کمتر ہیں ان کے ضابطے پر اس کو محض جاننا محض نادانی
 اور عین تعصب و جہالت ہی کہ مسود حسین گرفتار و ہلاک ہوا اگر نہ خلاف حدیث
 مذکور کا لازم آتا ہی بآین کونسی دلیل قطعی یا ظنی ہی جو قطب الدین اور ابن عراق نے
 اس تہمت پر قائم کیا مگر فقط اپنا قیاس کہ از بس ہم باطل ہی رجا باب ششم
 بیان میں ان بے ادبیوں کے الخ ہدایت احوذ باللہ من الشیطان الرجیم مسود
 کی زبان درازی اور تعصب و بددلی ثابت اور ظاہر کرتے ہوئے شرم آتی ہی مگر مسود
 عجب بجا کا آدمی ہی کہ بے حجابہ جو جی چاہئے لکھ دینا ہی رسول فرمائے ہیں لہذا
 من الایمان یعنی حیا بھی خیر ایمان ہی الحاصل اسباب میں مسود انیس شیعہ جو جمع کیا محض
 ہماری بدنامی کے قصد سے ہی اسکی دلیل بہرہی کہ تہمتہ باب سیوم میں لکھا ہی کہ اگر اس
 زیادہ شوق مطالعہ کا ہو وے ابواب اربع مابعد میں شیخ موصوف اور ان کے
 خلفا کے مابقی اقوال و افعال ہر باب کے آغاز میں جمع کر دئے گئے ہیں کہ ان سے انکی
 مخالفت اخلاق زیادہ تر واضح ہوتی ہی انتہی یہیہ مقولہ مسود کا سرسر حجوت ہی کہ چونکہ
 اس عبارت سے معلوم ہوا جو کہ ان ابواب اربع اخیرہ کے آغاز میں شبہا جمع کیا
 سوائے ان کے ہوں جو ابواب ثلثہ سابقہ میں لکھا ذکر ہوا فاما یہاں بھی انصاف شبہا کو

کہ جس نے اس حدیث کو سنا اور اسے عمل میں لایا اس کا اجر اتنا ہے جتنا کہ ایک آدمی نے تمام دنیا میں ساری نیکیاں کیں اور پھر اسے اللہ تعالیٰ نے اس کو جہنم میں داخل فرمایا اور اس کی قبر پر لکھا کہ "یہ شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا جان و مال قربان کر دیا اور اسے اللہ تعالیٰ نے جہنم میں داخل فرمایا"۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس حدیث کو سنا اور اسے عمل میں لایا اس کا اجر اتنا ہے جتنا کہ ایک آدمی نے تمام دنیا میں ساری نیکیاں کیں اور پھر اسے اللہ تعالیٰ نے اس کو جہنم میں داخل فرمایا اور اس کی قبر پر لکھا کہ "یہ شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا جان و مال قربان کر دیا اور اسے اللہ تعالیٰ نے جہنم میں داخل فرمایا"۔

[illegible]

[illegible][illegible]

سے اور باہمی ساتھ ذات سرور کا ذات علی
 اللہ علیہ والہ وسلم کے اور اسکو منکر نہ ہو سکتے
 ہیں اور اس لئے کہ ان کے ایک اور چھپے ہوئے
 بریں اگر تائیں کہ **موجود** وہاں سے بدل اور
 اورت یہاں سے معلوم ہو کہ اس کے جوہریت
 دہوی کہ ان کے ایک اللہ علی سبب اور علی کا
 اولین اور آخرین کا پیش بنایا اور میر پاس
 نام اور اول اور آخر اور پہلے اور بعد
 اور اول اور دومین کی آدم سے اس آدم تک
 تھے پہلی کی اور جو علی اور دودی ہمارے
 کی آدم دودی ہمارے کی آدم سے اس آدم تک
 پہلے فرید کو

کلام متعلق بہ ایک بار تشریح فرمائی
 حضرت نے بھی تبرکاً مقام
 دینا کہ اگر کسی کو
 بھی دوسری اور دوا کو خدا کا
 ہندی کی اور خاص کا
 اس میں کسی اور خاص کا
 علامت ہے کہ کسی اور خاص کا
 غلط اور غلطی نہیں کہ نظام کو
 سب غلط اور غلطی یا دعویٰ تشریح کا
 حضرت خاتم الرسالت سے افضل ہیں
 کی اور دعا کی تشریح کا
 پاس کی تشریح کا
 میں بیان اون

[illegible]

فی الوجود علی اہل اللہ تعالیٰ وکان الناس کلہم اصحاب عقول سلیمۃ لم یفقد قول ابی ہریرۃ رحمہ حفظت عن رسول اللہ وعائین فاما احدہما فبثثہ واما الآخر فلو بثثہ لقطع منی ہذا البعوم یعنی فحجری الطعام وکذا لک لم یفقد قول ابن عباس رحمہ لوانی ذکرک لکم ما اعلم من تفسیر قولہ تعالیٰ یتنزل الامرنین برحمتہ فی اول قلمتہ انی کافر ونقل الامام الغزالی فی الاحیاء وغیرہ عن الامام زین العابدین علی بن الحسین رضی اللہ عنہما کہ کان یقول شجرہ یارب جوہر علم لواجب ہر اقلیل لی انت ممن یعبد الوثن لا ستحل رجال المسیدین می یزیدون فوج ما یاتونہ حسنا یو قال الغزالی رحمہ المراد بہذا العلم الذی یستحلون ورمہ ہو العلم اللدنی الذی ہو علم الاسرار لامن یتولی من الخلفاء واصل اس عبارت کا یہہ ہی کہ شیخ حمی الدین ابن عربی رحمہ امام فخر الدین رازی کو ایک رسالہ بھیجا کہ اسمین یہہ مذکور تھا پس اگر مقرر یہہ ہو کہ سب آدمی عقل سلیم رکھتے سے اہل اللہ پر کسی نے صحابہ کے وقت انکار نہیں کیا تو کیوں فائدہ نہ دیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنا ان کے اہل زمان کو کہ انہوں نے کہا یاد کیا میں نے رسول سے دو امر ان سے ایک کو میں نے شہرت دیا اگر دوسرے کو دیا ہی شہرہ کر دیا تو البتہ میرا کلاما جائیگا اور ایسا ہی ابن عباس کا کہنا بھی بے فائدہ ہو کہ انہوں نے کہا قولہ تعالیٰ یتنزل الامرنین کی تفسیر جو میں جانتا ہوں اگر یہاں کر دین تم لوگ مجھ کو تہر مار کر ننگے یا مجھے کافر کہینگے اور امام محمد غزالی رحمہ نے اپنی احیاء العلوم وغیرہ میں امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہی کہ وہ یہہ اشعار پڑھتے تھے کہ اُسکا خلاصہ یہہ ہی کہ امی میرے رب اگر میں علم کے جوہر کو مباح رکھوں تو لوگ مجھے بت پرست کہینگے اور مسلمان میرا قتل مباح رکھینگے کیونکہ سمجھینگے کہ آپ جس بات کو نیک جانتے ہیں میں بری کہتا ہوں امام محمد غزالی رحمہ نے اس سخن پر کہا ہی کہ جس علم پر آپ کا قتل حلال جانتے تھے وہ علم لدنی ہی کہ وہی علم اسرار ہی نہ وہ کہ خلفاء سے پہنچا انتہی اور یہی فصل میں لکھا ہی وقد کان الحسن البصری وکذا لک الجنید والشبلی وغیرہم لایقرؤن علم التوحید الا فی قعود بیوتہم بعد غلق ابوابہم وجعل مفاہیجہم تحت و رکبہم ویقولون اتجبون ان ترمی الصبیاتہ والتابعون الذین اخذنا عنہم ہذا العلم بالزندقہ بہتانا و ظلما ترجمہ اور تھے حسن بصری اور ایسا ہی جنید اور شبلی رضی اللہ عنہم اور مشائخین ان کے سوا کے بھی نہیں پڑھتے تھے علم توحید کو مگر اپنے گھر و نکل تھیک کی جاے میں اور دروازے اپنے بند کر لیتے تھے اور کنجیان اپنے چوترون کے نیچے رکھ لیتے تھے اور جو کہ آشکارا کرنا چاہتے اُس کو کہتے تھے کیا گالیاں کھانیکو اصحاب اور تابعین کے دوست رکھتے ہو کہ جنسہم نے اس علم کو لئے زندیقیت کے بہتان و ظلم کے طور پر عین القضاۃ رحمہ بھی تمہید میں چند اصحاب کے ایسے ہی اقوال لکھے ہیں سو باب اول

خلایق و علامتہی
یار دوستین محبوبیت
مجموعین سنگ در کعبہ
ہی کہ فی زمین اور موقین
العبادہ بالندۃ یہ کیا ندیب
میان دلاور کو سنگ در کین
اور میان نظام اور
قہدی فی خیام فریدم
نوحاص جانشین
ہما برون ہدی

104

کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو اسے
 کوئی نعمت دیتا ہے کہ میں غافل
 کو دوست رکھتا ہوں تو مجھے
 دوست سے محبت رکھتا ہوں
 پھر آسمان میں پکار دیتا
 میں کہ اللہ تعالیٰ فلاں
 شخص سے محبت رکھتا ہے
 تو مجھے بھی محبت رکھتا ہے
 آسمان اس سے محبت رکھتا
 ہے پھر ہم رکھ دیتے ہیں
 اس کو دوستی جاتی ہے
 ۲۵۴

عقیدہ شتا و ہم کے جواب میں یہ خادم الفقرا بعینہ نقل کیا ہے پس اب یہ دو نصاری کہیں کہ ان کے ظاہری
 اعتقاد یہ ہیں کہ خدا آدم سر کیا جو ان بے ریشہ رکھا ہی بلکہ انکا خدا مات پاؤں بھی ہو جاتا ہی پھر ان کے برے بڑے
 لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے رسول اللہ فرمے سو ہم کہیں تو ہمارے ساتھی ہمارا گلا کاٹیں اور کافر بولیں یہ کیا
 بڑا اعتقاد ہوا پس اسکا تم جو جواب دو گے وہی ہمارے طرف سے بھی سمجھ لیوں **رجا مقبولیت** خلافت علامت
 ہی مقبولیت خالق کی الخ **ہدایت** یہ بھی کم فہمی اور سرسرسو کی جہالت کی دلیل ہی کہ حدیث مشکات
 شریف کی اس امر میں بیان کیا سو اسکا معنی بالکل نہ سمجھا یا عدا تحریف معنوی کیا کیونکہ حدیث مذکور میں مراد اہل
 زمین سے ان لوگوں کی ہی جو صفت ملا کہ رکھتے ہوں کہ سننے سے مذاے جبرئیل کے یا اس تاثیر سے جو ان کے
 دل سبب محبت الہی اور خلوص ولعین کے اللہ تعالیٰ اور ملائکہ کے محبوب انکے بھی محبوب ہو جاتے ہیں اُن محبوب
 آہی کی محبت اور مقبولیت انکے دل میں القا کئے جاتی ہی ورنہ بہت محبوبان الہی کو علی الخصوص پیغمبر و نکو خلق اللہ
 اتنا ایذا دے کہ کوئی مومن ان کے برابر ایذا نہ پایا ہو گا چنانچہ رسول سے مروی ہی آپ نے فرمے ہش
 بلا انبیاء کے لئے ہی بعد اولیاء کے بعد عام مومنین کے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہی ویسلی المومنین بلا حسنا اور بلائین
 و التاہی اللہ تعالیٰ مومنین کو بلا حسنا کر کے یعنی اُس بلا کے سبب انکو بہتری دیتا ہی بھلا انبیاء کے نقول اگر
 چند ان شہور نہیں ہیں گو کہ ان کو منکرین قتل کئے ایذا دئے ہیں اور صحابہ اور تابعین و ائمہ مجتہدین اور
 و خلف کے مشائخین کہ اولیاء اللہ ہیں ان کے حکایات بھی کم کسی جاے لکھے ہیں کہ عوام کو اُس سے خبر نہیں پاتا
 ہم سو دے پوچھتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ دوست رکھتا تھا یا دشمن اگر دوست رکھتا تھا تو
 مسلمان کہ سب تو اہلین تھے کس لئے آپ کو معہ علائق و عشایر و رفقا بہتر تصدیق و ایذا قتل کئے بلکہ حتی یہی
 جو اللہ تعالیٰ کا دوست ہوا اس پر اللہ تعالیٰ بلا نازل کرتا ہی کہ حدیث میں آیا ہی تو کہ ان اللہ یحبر بالمومنین
 بالنبلاء کا یحبر اجد کم الذہب بالنا یعنی اللہ تعالیٰ مومن کو آزماتا ہی جیسا کہ کوئی تم میں سونے کو آتش میں
 آزماتا ہی کہ تمہارے رکن کی چوتھی اصل سے درویشی کی فضیلت میں ہی کہ رسول اللہ فرماتے ہیں
 جب خدا کسی کو دوست رکھتا ہی تو اسکو اقسام کے آفتوں میں گرفتار کرتا ہی جب کسی کو زیادہ چاہتا ہی فتنہ
 کرتا ہی اصحاب عرض کئے یا رسول اللہ افسا کیا ہی تو فرماتے افسا وہ ہی کہ نہ اسکا مال باقی رکھے نہ اہل و عیال
 اور ملائین کا شقی مصنف تفسیر حسینی روضۃ الشہد کی ابتدا میں لکھا ہی رسالت پناہ فرماتے ہیں کہ ان
 اعظم الخزاء مع عظم البلاء اور فرماتے نا اذی بنی مثل ما اذیت اور لکھا ہی کتب سماویہ سے ظاہری من

کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو اسے
 کوئی نعمت دیتا ہے کہ میں غافل
 کو دوست رکھتا ہوں تو مجھے
 دوست سے محبت رکھتا ہوں
 پھر آسمان میں پکار دیتا
 میں کہ اللہ تعالیٰ فلاں
 شخص سے محبت رکھتا ہے
 تو مجھے بھی محبت رکھتا ہے
 آسمان اس سے محبت رکھتا
 ہے پھر ہم رکھ دیتے ہیں
 اس کو دوستی جاتی ہے
 ۲۵۴

خبر اس سے اہل
 کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو دوست رکھتا ہے تو اسے
 کوئی نعمت دیتا ہے کہ میں غافل
 کو دوست رکھتا ہوں تو مجھے
 دوست سے محبت رکھتا ہوں
 پھر آسمان میں پکار دیتا
 میں کہ اللہ تعالیٰ فلاں
 شخص سے محبت رکھتا ہے
 تو مجھے بھی محبت رکھتا ہے
 آسمان اس سے محبت رکھتا
 ہے پھر ہم رکھ دیتے ہیں
 اس کو دوستی جاتی ہے
 ۲۵۴

[illegible]

کلمه بیست و دوم کون زبان پر
کلمه بیست و سوم اگر جانستین
و دونی ی بول رسد
میں میران اور وزیر
ای اور سخن چنانچه نقل فرمایا
بوسل که انا الله ربی و هو
نور خاتون و غیر ان کیون

[illegible]

یہ غلطی کہ تم تزدات ہو اور جب عز و جہ
ہوئی اور اتھون سے عز و جہ کی غلویت لازم
اور آیت میں اگر تزدات کا ذکر آیت سے
ظہریت کا بیان ہی بجا ہے تو یہی بجا
ظہریت نامعقول ہی جاتی ہے اور تزداد علی بن
ہو نام لازم آوے اور مطلب آیت کا یہی
کہ جب تک کہ تم اور میں رہتے ہو تو اس کی تفسیر
انہی ماذی نہیں ہو گا اگرچہ وہ اس کی تفسیر
سوا اس کے کہ عادت الہی الہی

کہ نہیں آیا ان پر کوئی رسول مگر کہ تھے وہ انکی سخری کر نیوالے اور رسول کے
 مومنین کو کہے ان متبعون الابرار جلا سورا یعنی اتباع نہیں کرتے ہو تم مگر جا دو مار کی
 یعنی دیوانیکی پس مسود کو بھی اپنے اکابرین سابقین کی سنت موروثہ کی اتباع واجب
 ہی فاما اس اعتراض کا جواب مسود کے باب ہفتم کے تیسرے پوچھے سوال کے جواب میں
 مفصل بدلائل قویہ گذرا یہاں حاجت اعادہ نہیں رہا معلوم ہوا کہ مہر دیت
 واسطے مسادات کے الخ ہدایت یہ بھی وہی موروثی انداز ہے پنے کی تقریر
 ہی قریب اور مسود کے باب ہفتم سے سوال سوم کے جواب میں چند احادیث بخاری
 اور مشکم کی روایت سے گزرے کہ رسول فرماتے تھے میں نے میں سو بار توبہ کرنا ہو
 اور مسود بھی اسی باب کے مطلب اول میں دو سو چوبیس سوین صفحے پر چارے امام
 اور رسول کا ایمان ایک ہونے کے رد کے طور پر لکھا ہی کہ روح مقدس حبس
 حیات میں با علی صفات و کمالات بشریہ موصوف تھی اب بھی انھیں صفات سے
 بلکہ یوما فیوما زیادہ اس سے موصوف ہی الخ پس اس سے معلوم ہوا کہ جب بعد وفات
 کے ترقی مراتب ہو تو حیات میں اس جناب کو یقین ہی کہ زیادتی مراتب کی ہرگی
 جیسا احادیث سے بھی پایا جاتا ہی اسی سبب بلحاظ زیادتی مراتب ریاضات
 شاقہ کیا کرتے تھے جب سبب ریاضات کے خاتم الانبیاء کو زیادتی مراتب ہو توبہ
 کہ فی الحقیقت باطن خاتم الانبیاء میں بطریق اولی لازم آیا کہ مرتب ریاضات میں
 حین الحیات جیسا کہ عائشہ صدیقہ رضوایت کرتے ہیں رسول ہرگز بیت بھر نکلتے تھے
 ایسا ہوتا کہ مجھے آنحضرت پر رحم آتا بھوک کے سبب اور آپ کے شکم مبارک میں
 مانتہ رکھتی تھیں اور کہتی ہیں کہ میرا ن آپ پر خدا ہووے کہا ہو گا کہ اگر آپ اتنا کھاتے

جس کے میں توفیق ہو گیا ہے
 نہ عبد اللہ بن مسعود علیہ السلام کی روایت سے کہ رسول نے فرمایا کہ میں نے سو بار توبہ کرنا ہو
 اور رسول کا ایمان ایک ہونے کے رد کے طور پر لکھا ہی کہ روح مقدس حبس
 حیات میں با علی صفات و کمالات بشریہ موصوف تھی اب بھی انھیں صفات سے
 بلکہ یوما فیوما زیادہ اس سے موصوف ہی الخ پس اس سے معلوم ہوا کہ جب بعد وفات
 کے ترقی مراتب ہو تو حیات میں اس جناب کو یقین ہی کہ زیادتی مراتب کی ہرگی
 جیسا احادیث سے بھی پایا جاتا ہی اسی سبب بلحاظ زیادتی مراتب ریاضات
 شاقہ کیا کرتے تھے جب سبب ریاضات کے خاتم الانبیاء کو زیادتی مراتب ہو توبہ
 کہ فی الحقیقت باطن خاتم الانبیاء میں بطریق اولی لازم آیا کہ مرتب ریاضات میں
 حین الحیات جیسا کہ عائشہ صدیقہ رضوایت کرتے ہیں رسول ہرگز بیت بھر نکلتے تھے
 ایسا ہوتا کہ مجھے آنحضرت پر رحم آتا بھوک کے سبب اور آپ کے شکم مبارک میں
 مانتہ رکھتی تھیں اور کہتی ہیں کہ میرا ن آپ پر خدا ہووے کہا ہو گا کہ اگر آپ اتنا کھاتے

انسان کو جلا دیا جاوے
 امام رازی نے تفسیر میں فرمایا کہ نام میں
 اہل سنت اور شیعہ کا بیان ہی اس بات پر کہ اہل حق
 کے لیے یہ روایت ہے کہ میں نے سو بار توبہ کرنا ہو
 اور رسول کا ایمان ایک ہونے کے رد کے طور پر لکھا ہی کہ روح مقدس حبس
 حیات میں با علی صفات و کمالات بشریہ موصوف تھی اب بھی انھیں صفات سے
 بلکہ یوما فیوما زیادہ اس سے موصوف ہی الخ پس اس سے معلوم ہوا کہ جب بعد وفات
 کے ترقی مراتب ہو تو حیات میں اس جناب کو یقین ہی کہ زیادتی مراتب کی ہرگی
 جیسا احادیث سے بھی پایا جاتا ہی اسی سبب بلحاظ زیادتی مراتب ریاضات
 شاقہ کیا کرتے تھے جب سبب ریاضات کے خاتم الانبیاء کو زیادتی مراتب ہو توبہ
 کہ فی الحقیقت باطن خاتم الانبیاء میں بطریق اولی لازم آیا کہ مرتب ریاضات میں
 حین الحیات جیسا کہ عائشہ صدیقہ رضوایت کرتے ہیں رسول ہرگز بیت بھر نکلتے تھے
 ایسا ہوتا کہ مجھے آنحضرت پر رحم آتا بھوک کے سبب اور آپ کے شکم مبارک میں
 مانتہ رکھتی تھیں اور کہتی ہیں کہ میرا ن آپ پر خدا ہووے کہا ہو گا کہ اگر آپ اتنا کھاتے

[illegible]

یہ حقیقت ہر بیان میں علم نام ورق گردانی کا نہیں افسوس شکوہ شرم نہیں آتی کہ ہندی صاف عبارت سمجھ نہیں سکتے ہو ایسے بڑے زبردست مناظر میں کیوں دخل دے بیٹھے خیر پھر آگے ایسی حیات نکریا کیا تھو تھارا اُستاد نہیں کہا کہ یہ عبارت صدرہ کی جوابہر کی حقیقت ایک ہوئے کے منع میں نہیں بلکہ دو یا اکثر جو ہر کلا یا بعض اعلیٰ جائیکے منع میں ہی تھو اور تھارے اُستاد کو مر جیا اور اسپر یہ بھی خوب سمجھیں کہ اصطلاح صوفیہ کچھ اور ہی اور اصطلاح حکما کچھ اور جب تک کسی کی اصطلاح سے خبر نہ ہو ادون پر اعتراض کرنا داب مناظر سے بعید ہی یہ بھی ہم سے یاد رکھیں اور شکریہ بجا لاوین کہ جب تک رسول اللہ اپنا مرتبہ نہیں بیان کئے صحابہ کیا جانتے تھے کہ ان کا رتبہ کیا ہی پس بنتیہ اللہ کو واجب کیا کہ اپنا رتبہ بیان کرے تاکہ اپنے مومنین کا ایمان صحیح ہو دے چنانچہ رسول فرمائے کہ میں تمہاری بنی آدم کا سردار ہوں اور یہ بات فخریہ نہیں یعنی فی الحقیقت ایسا ہی ہی پس مہدی کو بھی واجب تھا کہ اپنا مرتبہ بیان فرماوین بلکہ خود رسول سے ثابت ہو چکا ہی کہ فرمائے مہدی خلق بالضم اور خلقت میں میرے سر کا ہی جیسا باب سوم کی دلیل ہشتم سے مسود کی دوسری تحریف میں اسکا اثبات ہوا اور فرمائے دین کی کمالیت اسی سے ہو گی کہ میں سے فتنوں سے مومنین امت چھٹیکے اور میں سے باہم دوست ہونگے بعد عدوت فتنے کے اور فرمائے کہ میرا نام سوا کا میرے باب کا نام سوا س کے باب کا نام ہو گا کہ یہ سب اشارات اتحاد حقیقت پر مبنی کہ وہی جو ہر اول ولایت محمدی حقیقت محمدی نبی کریم علیہ السلام اور خاتم محمد مہدی بن علیہما السلام جب ولایت حقیقت خاتم ہونے پر ہمارے یہاں کے اکابرین کا اتفاق ہوا اور نبوت خاتم النبیین اس کا ظاہر حقیقت الشیء علیہ الشیء کے شہر ہمارا اعتقاد رتبہ جناب ختم رسالت کسی ہونے پر رہے سر کا

[illegible]

[illegible]

واللہ فیہ فیض منہ بنی کی پہلی خدمت بن
 ہو چکا ہے چاہے کہ احوال غمہ پیرا سے اور صفائی جو بڑی
 اور پادشاهی کے احوال غمہ پیرا سے اور صفائی جو بڑی
 کی پہلی خدمت بن ہو چکا ہے چاہے کہ احوال غمہ پیرا سے اور صفائی جو بڑی
 کی پہلی خدمت بن ہو چکا ہے چاہے کہ احوال غمہ پیرا سے اور صفائی جو بڑی

میں اور احادیث و آثار وغیرہ باب سوم اور اسی باب کی ابتدا میں گذرا مگر یہاں بھی
 مسودہ کی چوری مع اشعارات چند دلائل لکھی جاتی ہیں یعنی خلاصہ شیخ اکبر رحمہ اللہ کے تصانیف
 اور شرح مقاصد و موافق بلکہ نامی کتب صوفیہ و کلامیہ وغیرہ کا یہ بھی کہ ولی بنی کے
 درجے کو نہیں پہنچنے کا سبب یہ بھی کہ بنی خلیفۃ اللہ مسیوٹ میں اندھ ہونے سے اسکو
 بواسطہ ملک یا بیواسطہ تنزیل احکام دینی و تعلیم اسرار ذات و صفات الہی خاصہ ہوتی تھی
 کہ عصمت اسکے علم و عمل میں لازم ہی بخلاف ولی کے کہ اسکو بغیر وساطت بنی کے کوئی بات
 حاصل نہیں اور علم و عمل اسکا ظنی ہو کر اُن سے یہ کہنے نہیں لکھا کہ جہدی موعود بھی عموماً اولیا
 میں داخل رہنے سے کسی بنی کے مرتبے کو نہیں پہنچتے ہیں بلکہ جہدی موعود خلیفۃ اللہ مسیوٹ
 من اللہ معصوم عن الخطا سیادت محمدیہ ہونے پر سیکڑوں احادیث صحیحہ صریحہ وار دہونے سے
 اصحاب و اہل بیت و تابعین و اولیا و کبار وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اس جناب کو
 ہمارے امام کے ظہور و دعویٰ تک انبیاء کے طور سے ذکر کرتے ہیں نہ صرف اولیا کے چنانچہ
 جناب ولایت مآب علی کرم اللہ وجہہ فرماتے کہ جہدی کے اصحاب پر نہ اول والے
 سبقت کریں گے نہ آگے آنے والے انکو پہنچیں گے جب اصحاب جہدی انگوں کے برابر اور
 پچھلوں سے بڑھ کر ہوں تو جہدی کہ جنکے سبب انکو وہ مرتبہ ملا ہو کیا رتبہ رکھیں گے اور یہ کلام
 مرتضوی تفسیر اس حدیث کی جو رسول فرماتے میری امت کے تین طبقے ہیں انہیں
 دوسرے طبقے والے کہ جن کا جہدی مددگار ہی سب زیادہ ثواب و مرتبہ حاصل کریں گے
 اور یہ حدیث اس آیت کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ فرما یا صوف یا قی اللہ تقوم الآیہ اور
 سوف استقبال بعید پر دلالت کرنا ہی اور بیان اس آیت کا کہ اللہ تعالیٰ فرمایا و
 آخرین منہم لما یلقو بہم اسکا بیان باب سیم و دلیل یاز و ہم میں ہوا اور کعب الاحبار نے

انکا راسیلت کا کہ مقام نبوت میں بلاتھا خداوندی خون ناحیہ سے جو بنی میں تھیں وہاں ساری
 کچھ یہاں سے نہیں ہوا بلکہ وہاں سے نہیں ہوا بلکہ وہاں سے نہیں ہوا بلکہ وہاں سے نہیں ہوا
 جہاں تک کہ شخص جس نے اپنے جہاد کا حق ادا کیا ہے اور اس کا حق ادا کیا ہے اور اس کا حق ادا کیا ہے
 ہوا اسکو اپنا مال قتل کرنے سے روکنا ہے اور اس کا حق ادا کیا ہے اور اس کا حق ادا کیا ہے
 کہ اگر کسی نے اپنے جہاد کا حق ادا کیا ہے اور اس کا حق ادا کیا ہے اور اس کا حق ادا کیا ہے
 وہ اسکی بیعت سے روکنا ہے اور اس کا حق ادا کیا ہے اور اس کا حق ادا کیا ہے
 فقط اتنی بات سے زندگی بھر رادار ملاقات اور صحبت نہیں ہوا اور اس کا حق ادا کیا ہے
 جہاں تک کہ شخص جس نے اپنے جہاد کا حق ادا کیا ہے اور اس کا حق ادا کیا ہے اور اس کا حق ادا کیا ہے
 کہ حق میں کہا کہ اگر کسی نے اپنے جہاد کا حق ادا کیا ہے اور اس کا حق ادا کیا ہے اور اس کا حق ادا کیا ہے
 اسکا سامنے اور بیان تو خدا و الہیہ کی تفسیر میں وہ فسادات کی ذمہ داری کوئی کہتا ہے
 کہ حق میں کہا کہ اگر کسی نے اپنے جہاد کا حق ادا کیا ہے اور اس کا حق ادا کیا ہے اور اس کا حق ادا کیا ہے
 اسکا سامنے اور بیان تو خدا و الہیہ کی تفسیر میں وہ فسادات کی ذمہ داری کوئی کہتا ہے
 کہ حق میں کہا کہ اگر کسی نے اپنے جہاد کا حق ادا کیا ہے اور اس کا حق ادا کیا ہے اور اس کا حق ادا کیا ہے
 اسکا سامنے اور بیان تو خدا و الہیہ کی تفسیر میں وہ فسادات کی ذمہ داری کوئی کہتا ہے

اور اگر کسی نے اپنے جہاد کا حق ادا کیا ہے اور اس کا حق ادا کیا ہے اور اس کا حق ادا کیا ہے
 اسکا سامنے اور بیان تو خدا و الہیہ کی تفسیر میں وہ فسادات کی ذمہ داری کوئی کہتا ہے
 کہ حق میں کہا کہ اگر کسی نے اپنے جہاد کا حق ادا کیا ہے اور اس کا حق ادا کیا ہے اور اس کا حق ادا کیا ہے
 اسکا سامنے اور بیان تو خدا و الہیہ کی تفسیر میں وہ فسادات کی ذمہ داری کوئی کہتا ہے
 کہ حق میں کہا کہ اگر کسی نے اپنے جہاد کا حق ادا کیا ہے اور اس کا حق ادا کیا ہے اور اس کا حق ادا کیا ہے
 اسکا سامنے اور بیان تو خدا و الہیہ کی تفسیر میں وہ فسادات کی ذمہ داری کوئی کہتا ہے
 کہ حق میں کہا کہ اگر کسی نے اپنے جہاد کا حق ادا کیا ہے اور اس کا حق ادا کیا ہے اور اس کا حق ادا کیا ہے
 اسکا سامنے اور بیان تو خدا و الہیہ کی تفسیر میں وہ فسادات کی ذمہ داری کوئی کہتا ہے

فرمایا میں کتاب دنیا میں بھی دیکھتا ہوں ہندی کا ذکر یوں ہی کہ اچھا حکم ہے عیب ہی
 یعنی قطعی چنانچہ رسول اللہ بھی یوں ہی فرمے ہیں اور امام باقرؑ فرماتے ہیں کہ
 ہندی اپنے آگے کے بدعات اور مجتہدوں کے اختلافات یوں استناد دیکھے جیسا رسول
 اللہ اپنے آگے کے اختلافات کو دفع کئے گویا ہندی موعود اسلام تازہ بنا دیکھے یہ
 اس حدیث کی تفسیر ہے کہ رسولؐ فرمے ہندی آخر زمانے میں دین کی درستگی کے لئے
 قائم ہوگا جیسا میں اول زمانے میں قائم ہوا ہوں اور یہ حدیث کی بھی کہ فرمے ہندی
 دین کمال کو پہنچے گا اور ان کے سوا بہت احادیث و آثار باب سوم میں مذکور ہیں پس روایت
 ابن سیرین بھی سی قبل سے ہی کہ اسکو بہت احادیث شاہدین تھے رسول اللہ ہندی کو
 نام اور شکل اور اخلاق اور دین کی مدد و درستگی وغیرہ میں اپنے برابر فرمے اسی لئے
 اکثر اکابرین علماء حدیث انکی روایت کو بصحت و اعتبار بلا تعرض و انکار نقل کئے و گرنہ
 مانند ابن جہان کے انکو بھی بن قس کے منجھوترے اور انکے کلام کو صاف وضع ابن سیرین
 لکھ دیتے کیونکہ یہ امام ابن جہان کے مقولے سے سخت تر ہی اسی لحاظ سے مسود لکھا ہی
 کہ عدم تعرض مستلزم صحت کو نہیں الخ اسی سے مسود کی چوری ظاہر ہے یا این یک مصنف
 عرف و ردی کے لئے کو کالوجی فرض کر لیا چنبت خاک را بعالم پاک مکن معلوم رہے
 کہ منکرین ہندی کا قول مانند قول منکرین رسولؐ کے اس امر میں غیر معتبر ہی فاما مجتہدوں
 اور اماموں وغیرہ نے اس اعتقاد پاک کی تحقیق و تشدید کے طرف اس لئے متوجہ نہ ہوئے
 کہ خلیفہ اللہ کے مرتبے کا اعتقاد اسکی ذات کی تصدیق کے مانند اس کے ظہور و دعویٰ
 و بیان کے بعد واجب ہوتا ہی نہ قبل اسکے جیسا ہمارے رسولؐ کی ذات و مراتب کی
 تصدیق ام سابقہ پر فرض نمی اسی لئے کتب سالفہ میں تصریحاً مذکور نہیں بلکہ حقیقت

بعض علماء متقدمین کے نزدیک جو کہ
 جی جیہ کہ صاحب شریعہ مقررہ کسی ایک اور
 معنوں کے نزدیک متواتر المعنی کا اور غرض انکی یہی کہ
 احادیث متواتر المعنی سے استفادہ ثابت ہو کہ امام محمد قبل
 قیامت کے کسی کسی وقت اور دین کے پس شخص اس کا
 رسول خدا کے قبلہ ایک کہ حضرت نے ہدی کے لئے آنے کا خبر
 گزرتا ہوں وہی ہادی کا وقت اور یہ بات اگر تواتر معنی کی
 کا فرق نہ ہو نہ ہوتی کہ تواتر معنی کی
 نامزدی میں توکل مطلق وجہ سبب کا باب سبب
 ہاں کہ ملک دلو اور نہ صاحب جہاد و قیامت کے احادیث کے اور نہ سبب
 کفر و زندقہ میں ہوتا ہے اور سبب فوت ہونے اس پر سبب
 معنوی ثابت ہوتا ہے اور سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب
 و فروع و احادیث کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب
 ہدی جو ہدی کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب
 کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب
 حق میں کیا کہ تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب
 تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب
 ہوا کہ اگر تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب
 احادیث کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب
 حاصل ہوا کہ اگر تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب

یہ ہی کہ بلند مرتبے والے کا حال نیچے والوں پر بجز ان کے بیان کما صاف نہیں کہتا اور وہ
 بھی تعریف و شرح تعریف سے یہی لکھا ہی ہے شیخ کا یہ فرمان بھی دلالت کرتا ہی کہ کہیں
 مہدی کے اصحاب کا حال میں اللہ تعالیٰ سے ادب کے سبب پوچ نہ سکا اب باقی رہا
 یہہ شہ کہ بعض احادیث و آثار وغیرہ میں لفظ خلیفہ فقط مذکور ہی اس سے عیسائی مراد میں یا
 مہدی موعود علیہا الصلوٰۃ والسلام اسکا حل آگے ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ اور مسود ہمارے
 رسول اللہ خاتم الانبیاء کی فضیلت کے دلائل بیان کیا سو بھی انکی کو رہا باطنی پردہ میں کہ چونکہ
 اللہ تعالیٰ جسکی شان میں فرمایا قد جاؤم من اللہ نور اور رسول فرماے اول ما خلق اللہ
 نوری اور فرماے انا من نور اللہ کل شیء من نوری پس مظهر وحدت ذاتیہ باری عزوجل
 انکی حقیقت ہی اور سب عالم علوی و سفلی آپ کے مظاہر اسی لئے فرماے انا احمد علیکم
 ایسا ہی خاتم الاولیا بھی چنانچہ اسکا کچھ بیان باب اول عقیدہ دہم و یازدہم اور اسی
 باب اسی مطلب کی ابتدا میں لکھا گیا پس معلوم رہے کہ جو شرف ذاتی خاتم الانبیاء کے
 ثابت ہی خاتم الاولیا کو اس میں شرکت ہی چنانچہ قصص میں شیخ اکبر فرماتے ہیں
 کہ خاتم ولایت محمدی کو خاتم الرسل کے ساتھ اتحاد حقیقی ہی اور ان کے تارحین بھی اسی
 امر کے قابل ہیں اور قصص فتوحات کے کئی مدت بعد اس دعویٰ سے لکھے ہیں کہ
 یہہ کتاب بجنسہ رسول اللہ کی عطا کئی گئی ہی فض شیشہ میں فرماتے ہیں میں نے اللہ عالم جامی
 لکھے ہیں الذی اصطلح صاحبہ السکوۃ بالاصالہ شیخ فرماتے ہیں الا خاتم الرسل وخاتم الاولیا
 وایراہ جامی کہ فرماتے ہیں ای مایری ہذا العلم و الشہود و ما یاخذ اور شیخ محب اللہ
 الہ بادی نے لکھا ہی نیست این علم و معرفت باصالت و استقلال مکرر خاتم رسولان
 و پیغمبران را چہ غیر آن از انبیاء و دیگر مشاہد حق و مراتب آن نباشد مگر از مشکوہ خاتم

عقلہ اسکا کہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ نور ہے

بعض علماء متقدمین کے نزدیک جو کہ
 جی جیہ کہ صاحب شریعہ مقررہ کسی ایک اور
 معنوں کے نزدیک متواتر المعنی کا اور غرض انکی یہی کہ
 احادیث متواتر المعنی سے استفادہ ثابت ہو کہ امام محمد قبل
 قیامت کے کسی کسی وقت اور دین کے پس شخص اس کا
 رسول خدا کے قبلہ ایک کہ حضرت نے ہدی کے لئے آنے کا خبر
 گزرتا ہوں وہی ہادی کا وقت اور یہ بات اگر تواتر معنی کی
 کا فرق نہ ہو نہ ہوتی کہ تواتر معنی کی
 نامزدی میں توکل مطلق وجہ سبب کا باب سبب
 ہاں کہ ملک دلو اور نہ صاحب جہاد و قیامت کے احادیث کے اور نہ سبب
 کفر و زندقہ میں ہوتا ہے اور سبب فوت ہونے اس پر سبب
 معنوی ثابت ہوتا ہے اور سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب
 و فروع و احادیث کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب
 ہدی جو ہدی کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب
 کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب
 حق میں کیا کہ تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب
 تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب
 ہوا کہ اگر تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب
 احادیث کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب
 حاصل ہوا کہ اگر تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب

بعض علماء متقدمین کے نزدیک جو کہ
 جی جیہ کہ صاحب شریعہ مقررہ کسی ایک اور
 معنوں کے نزدیک متواتر المعنی کا اور غرض انکی یہی کہ
 احادیث متواتر المعنی سے استفادہ ثابت ہو کہ امام محمد قبل
 قیامت کے کسی کسی وقت اور دین کے پس شخص اس کا
 رسول خدا کے قبلہ ایک کہ حضرت نے ہدی کے لئے آنے کا خبر
 گزرتا ہوں وہی ہادی کا وقت اور یہ بات اگر تواتر معنی کی
 کا فرق نہ ہو نہ ہوتی کہ تواتر معنی کی
 نامزدی میں توکل مطلق وجہ سبب کا باب سبب
 ہاں کہ ملک دلو اور نہ صاحب جہاد و قیامت کے احادیث کے اور نہ سبب
 کفر و زندقہ میں ہوتا ہے اور سبب فوت ہونے اس پر سبب
 معنوی ثابت ہوتا ہے اور سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب
 و فروع و احادیث کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب
 ہدی جو ہدی کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب
 کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب
 حق میں کیا کہ تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب
 تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب
 ہوا کہ اگر تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب
 احادیث کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب
 حاصل ہوا کہ اگر تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب و احوال کی تواتر معنی کا سبب

[illegible]

۲۷۹

کلام کو نہایت مطابق قواعد
اصول میں لکھی کہ قول ثانی کو قرآن و حدیث و اجماع پر کتاب
دینا اور یہ دعوی بھی غلطی کہ علی مستدین اس قول کو باجماع
محقق الایمانی بیان کرنا کہ فی ہذا مایہ یعنی اس کلام میں وہ قیامت کی علامت ہے
محقق ابن ابی شیبہ کی روایت محمد بن سیرین سے کہ اس میں غلط فیض ہے کہ علامت ہے
ہاں کہ حدیث بل از محمد بن سیرین کہ اس میں غلط فیض ہے کہ علامت ہے
اور حساب دہدہ یا اتفاق جو کہ اس میں غلط فیض ہے کہ علامت ہے
ہمدی کو ان پر ایک نوع کا فضل جیسا کہ اس میں غلط فیض ہے کہ علامت ہے
یہ افضل ہوں اس واسطے کہ احادیث صحیحہ اور صحیحی
میں بھی ہے روایات مذکورہ

جامی رحمہ اللہ ہی بعیر من تقدیم و تاخیر ہم شیخ رحمہ و اما حوادث الاکوان جامی رحمہ کما فی النسخ
و امثالہ شیخ رحمہ فلا تعلق لخواطریہم جامی رحمہ بہا لدنا نہا بالنسبۃ الی ہمہم العالیۃ فلو کانوا فیہا
انزل درجۃ ممن عداہم لا یقبح ذلک فی کما ہم شیخ رحمہ فحققت ما قلناہ جامی رحمہ من علو مرتبۃ
خاتم الاولیاء فی العلم باللہ بحجۃ حقیقتہ و انہ لا یقبح فیہ نزول مرتبۃ عن الرسول الخاتم بب
نشأۃ العصریۃ حیث یکون تابعاً لہ من حیث نبوتہ فان قبل متبوعیۃ خاتم الاولیاء الخاتم
الانبیاء فی حقایق الولاۃ اقدم فی رب العلم باللہ لا فی العلم بحدوث الاکوان فکیف
یصح ما دعاه الشیخ رحمہ من متبوعیۃ خاتم الولاۃ الخاتم الانبیاء فان خاتم الانبیاء مقدم الکمل
فی رب العلم باللہ قلنا ہی فی الحقیقۃ عبارة عن متبوعیۃ حقیقۃ و لا یتیمہ المطلقۃ لولا یتیمہ الختم
بعد نشأۃ العصریۃ و ان شئت تحقیق ذلک فاستمع لما نقلوا علیک اعلم ان الحقیقۃ المحمدیۃ
مستندہ علی حقایق النبوة و الولاۃ کلہا فاحدیۃ جیع حقایق النبوة ظاہرہا با و احدیۃ جیع حقایق
الولاۃ باطنہا فالانبیاء من حیث انہم انبیاء مستمدون من مشکوۃ نبوتہ الظاہرۃ و من حیث
انہم اولیاء مستمدون من مشکوۃ ولایتہ الباطنیۃ و کذا الاولیاء التابعون لستمدون من
مشکوۃ ولایتہ فالاولیاء و الانبیاء کلہم مظاهر حقیقۃ الانبیاء ظاہر نبوتہ و الاولیاء
لباطن ولایتہ و خاتم الاولیاء مظهر احدیۃ جیع لحقایق ولایتہ الباطنۃ و الاستداد من
مشکوۃ خاتم الاولیاء بالحقیقۃ ہو استداد من مشکوۃ خاتم الانبیاء فان مشکوۃ بعض
من مشکوۃ فلا استداد بالحقیقۃ الا من مشکوۃ خاتم الانبیاء و اما اضعف الاستداد
الی خاتم الاولیاء باعتبار حقیقۃ التی ہی بعض من حقیقۃ خاتم الانبیاء و معنی استداد
خاتم الانبیاء منہ بحج ولایتہ استدادہ بحجۃ النشأۃ العصریۃ من حقیقۃ ہی بعض من
حقیقۃ و ذلک الولی الخاتم مظهرہ و ہذا بالحقیقۃ استداد من نفسہ لاس غیرہ و لہ اعلم

[illegible][illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 فی تحقیق اسکا یہ ہے کہ اور جو شیخ فرمے ہیں خاتم الرسل بھی خاتم الاولیاء
 اخذ علم کرتے ہیں اس سے مراد علم معرفت صفات و ذات و ربوبیت الہی عز اسمہ ہی علم
 ظاہر شرع چنانچہ اسکی شرح میں محب اللہ آبادی نے لکھا ہے یعنی نیست نظر و درویشان
 و محبت دل ایشان مگر یہودی تقدم در مراتب علم بخدا تعالیٰ و اسما و صفات اور انجاست
 مطلب و مقصد عرفا کرام چہ بگی محبت کا طمان برکت کہ معرفت ذات و صفات و مراتب
 تنزلات و امتیاز میان مراتب جمال و جلال حاصل شود کہ کار ایشان عبودیت باشند نہ
 عبادت چہ جاء فخلق یحیو ان انجاست پس اس صورت میں مرتبے کی بلندی حقیقتاً
 خاتم الاولیٰ کو ثابت ہوئی اگرچہ کتب شخص و نشات عصری اخذ علم شریع میں خاتم الاولیٰ نبوت
 خاتم النبیین کے تابع ہیں یعنی حقیقتہ محمدی کے کہ جسکو برنخ جامع جوہر اول تعین اہل عقل اول
 روح الارواح و غیرہ نام ہیں کہ شان میں اسکی رسول اول ماخلق اللہ روحی اور اول
 ماخلق اللہ نوری فرمے اور وہ حقیقتہ تمامی حقایق نبوت اور کل حقایق ولایت کو شامل ہی
 نبوت اسکا ظاہر ہی سو خاتم النبوت من حیث الشخص عصریہ اسکے خاتم ہیں اور ولایت
 اسکی باطن سو اسکے مظہر خاتم الاولیاء ہیں من حیث وجود عصری اور افضل مفضل
 ہونا اور تابع و متبوع ہونا ایک دوسرے کا آپس میں من حیث الشخص و نشات عصریہ
 ہی و گرنہ فی الحقیقت خاتمین کو اتحاد ذاتی ہونے سے استدعا خاتم الاولیٰ کے مشکوٰۃ سے
 عین استدعا خاتم النبیین کے مشکوٰۃ سے ہوا کیونکہ خاتم الاولیٰ اور خاتم النبیین ہر ایک من حیث
 الشخص اپنی حقیقت کے بعض میں جیسا ہر ایک عمر و بکر سے من حیث الشخص حقیقت
 انسانہ کا بعض ہی نہ یہ کہ عمر شخص بکر کا کسی وجہ بعض ہو یا بکر شخص عمر کا پس غیر ان
 حقیقت انسانہ سے استدعا کیا تو گویا عمر سے ہی کیا اگر بکر بھی اپنی حقیقت سے فیض پائے

بالتحقیق خلاصہ اسکا یہ ہے کہ اور جو شیخ فرمے ہیں خاتم الرسل بھی خاتم الاولیاء
 اخذ علم کرتے ہیں اس سے مراد علم معرفت صفات و ذات و ربوبیت الہی عز اسمہ ہی علم
 ظاہر شرع چنانچہ اسکی شرح میں محب اللہ آبادی نے لکھا ہے یعنی نیست نظر و درویشان
 و محبت دل ایشان مگر یہودی تقدم در مراتب علم بخدا تعالیٰ و اسما و صفات اور انجاست
 مطلب و مقصد عرفا کرام چہ بگی محبت کا طمان برکت کہ معرفت ذات و صفات و مراتب
 تنزلات و امتیاز میان مراتب جمال و جلال حاصل شود کہ کار ایشان عبودیت باشند نہ
 عبادت چہ جاء فخلق یحیو ان انجاست پس اس صورت میں مرتبے کی بلندی حقیقتاً
 خاتم الاولیٰ کو ثابت ہوئی اگرچہ کتب شخص و نشات عصری اخذ علم شریع میں خاتم الاولیٰ نبوت
 خاتم النبیین کے تابع ہیں یعنی حقیقتہ محمدی کے کہ جسکو برنخ جامع جوہر اول تعین اہل عقل اول
 روح الارواح و غیرہ نام ہیں کہ شان میں اسکی رسول اول ماخلق اللہ روحی اور اول
 ماخلق اللہ نوری فرمے اور وہ حقیقتہ تمامی حقایق نبوت اور کل حقایق ولایت کو شامل ہی
 نبوت اسکا ظاہر ہی سو خاتم النبوت من حیث الشخص عصریہ اسکے خاتم ہیں اور ولایت
 اسکی باطن سو اسکے مظہر خاتم الاولیاء ہیں من حیث وجود عصری اور افضل مفضل
 ہونا اور تابع و متبوع ہونا ایک دوسرے کا آپس میں من حیث الشخص و نشات عصریہ
 ہی و گرنہ فی الحقیقت خاتمین کو اتحاد ذاتی ہونے سے استدعا خاتم الاولیٰ کے مشکوٰۃ سے
 عین استدعا خاتم النبیین کے مشکوٰۃ سے ہوا کیونکہ خاتم الاولیٰ اور خاتم النبیین ہر ایک من حیث
 الشخص اپنی حقیقت کے بعض میں جیسا ہر ایک عمر و بکر سے من حیث الشخص حقیقت
 انسانہ کا بعض ہی نہ یہ کہ عمر شخص بکر کا کسی وجہ بعض ہو یا بکر شخص عمر کا پس غیر ان
 حقیقت انسانہ سے استدعا کیا تو گویا عمر سے ہی کیا اگر بکر بھی اپنی حقیقت سے فیض پائے

یہاں سے معلوم ہوا کہ ہدی کو جو کہ خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے بھیجا ہے وہی خاتم الاولیاء
 و نبوت حضرت مکیا گاہی ہے کہ ہدی کو جو کہ خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے بھیجا ہے وہی خاتم الاولیاء
 اسکا مرتبہ نبوت ہی ہوگا و لیس ہدی کو جو کہ خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے بھیجا ہے وہی خاتم الاولیاء
 صلی اللہ علیہ وسلم نبوت ہی ہوگا و لیس ہدی کو جو کہ خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے بھیجا ہے وہی خاتم الاولیاء
 کے اور حضرت مکیا گاہی ہے کہ ہدی کو جو کہ خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے بھیجا ہے وہی خاتم الاولیاء
 کی ہیں اور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 فی تحقیق اسکا یہ ہے کہ اور جو شیخ فرمے ہیں خاتم الرسل بھی خاتم الاولیاء
 اخذ علم کرتے ہیں اس سے مراد علم معرفت صفات و ذات و ربوبیت الہی عز اسمہ ہی علم
 ظاہر شرع چنانچہ اسکی شرح میں محب اللہ آبادی نے لکھا ہے یعنی نیست نظر و درویشان
 و محبت دل ایشان مگر یہودی تقدم در مراتب علم بخدا تعالیٰ و اسما و صفات اور انجاست
 مطلب و مقصد عرفا کرام چہ بگی محبت کا طمان برکت کہ معرفت ذات و صفات و مراتب
 تنزلات و امتیاز میان مراتب جمال و جلال حاصل شود کہ کار ایشان عبودیت باشند نہ
 عبادت چہ جاء فخلق یحیو ان انجاست پس اس صورت میں مرتبے کی بلندی حقیقتاً
 خاتم الاولیٰ کو ثابت ہوئی اگرچہ کتب شخص و نشات عصری اخذ علم شریع میں خاتم الاولیٰ نبوت
 خاتم النبیین کے تابع ہیں یعنی حقیقتہ محمدی کے کہ جسکو برنخ جامع جوہر اول تعین اہل عقل اول
 روح الارواح و غیرہ نام ہیں کہ شان میں اسکی رسول اول ماخلق اللہ روحی اور اول
 ماخلق اللہ نوری فرمے اور وہ حقیقتہ تمامی حقایق نبوت اور کل حقایق ولایت کو شامل ہی
 نبوت اسکا ظاہر ہی سو خاتم النبوت من حیث الشخص عصریہ اسکے خاتم ہیں اور ولایت
 اسکی باطن سو اسکے مظہر خاتم الاولیاء ہیں من حیث وجود عصری اور افضل مفضل
 ہونا اور تابع و متبوع ہونا ایک دوسرے کا آپس میں من حیث الشخص و نشات عصریہ
 ہی و گرنہ فی الحقیقت خاتمین کو اتحاد ذاتی ہونے سے استدعا خاتم الاولیٰ کے مشکوٰۃ سے
 عین استدعا خاتم النبیین کے مشکوٰۃ سے ہوا کیونکہ خاتم الاولیٰ اور خاتم النبیین ہر ایک من حیث
 الشخص اپنی حقیقت کے بعض میں جیسا ہر ایک عمر و بکر سے من حیث الشخص حقیقت
 انسانہ کا بعض ہی نہ یہ کہ عمر شخص بکر کا کسی وجہ بعض ہو یا بکر شخص عمر کا پس غیر ان
 حقیقت انسانہ سے استدعا کیا تو گویا عمر سے ہی کیا اگر بکر بھی اپنی حقیقت سے فیض پائے

۲۸۱
 قاضی خلاق اور
 دلیل خلاق میں جوئی دافع ہوجاے مام رادنی
 فی تحقیق اسکا یہ ہے کہ اور جو شیخ فرمے ہیں خاتم الرسل بھی خاتم الاولیاء
 اخذ علم کرتے ہیں اس سے مراد علم معرفت صفات و ذات و ربوبیت الہی عز اسمہ ہی علم
 ظاہر شرع چنانچہ اسکی شرح میں محب اللہ آبادی نے لکھا ہے یعنی نیست نظر و درویشان
 و محبت دل ایشان مگر یہودی تقدم در مراتب علم بخدا تعالیٰ و اسما و صفات اور انجاست
 مطلب و مقصد عرفا کرام چہ بگی محبت کا طمان برکت کہ معرفت ذات و صفات و مراتب
 تنزلات و امتیاز میان مراتب جمال و جلال حاصل شود کہ کار ایشان عبودیت باشند نہ
 عبادت چہ جاء فخلق یحیو ان انجاست پس اس صورت میں مرتبے کی بلندی حقیقتاً
 خاتم الاولیٰ کو ثابت ہوئی اگرچہ کتب شخص و نشات عصری اخذ علم شریع میں خاتم الاولیٰ نبوت
 خاتم النبیین کے تابع ہیں یعنی حقیقتہ محمدی کے کہ جسکو برنخ جامع جوہر اول تعین اہل عقل اول
 روح الارواح و غیرہ نام ہیں کہ شان میں اسکی رسول اول ماخلق اللہ روحی اور اول
 ماخلق اللہ نوری فرمے اور وہ حقیقتہ تمامی حقایق نبوت اور کل حقایق ولایت کو شامل ہی
 نبوت اسکا ظاہر ہی سو خاتم النبوت من حیث الشخص عصریہ اسکے خاتم ہیں اور ولایت
 اسکی باطن سو اسکے مظہر خاتم الاولیاء ہیں من حیث وجود عصری اور افضل مفضل
 ہونا اور تابع و متبوع ہونا ایک دوسرے کا آپس میں من حیث الشخص و نشات عصریہ
 ہی و گرنہ فی الحقیقت خاتمین کو اتحاد ذاتی ہونے سے استدعا خاتم الاولیٰ کے مشکوٰۃ سے
 عین استدعا خاتم النبیین کے مشکوٰۃ سے ہوا کیونکہ خاتم الاولیٰ اور خاتم النبیین ہر ایک من حیث
 الشخص اپنی حقیقت کے بعض میں جیسا ہر ایک عمر و بکر سے من حیث الشخص حقیقت
 انسانہ کا بعض ہی نہ یہ کہ عمر شخص بکر کا کسی وجہ بعض ہو یا بکر شخص عمر کا پس غیر ان
 حقیقت انسانہ سے استدعا کیا تو گویا عمر سے ہی کیا اگر بکر بھی اپنی حقیقت سے فیض پائے

اور اس کے لئے جو بوجب حدیث شریف سے
 کہ میں نے اس حدیث سے غور کیا اور میں نے
 انہی باتوں پر غور کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمائی ہیں اور میں نے اس حدیث سے
 اس کے لئے جو بوجب حدیث شریف سے
 کہ میں نے اس حدیث سے غور کیا اور میں نے
 انہی باتوں پر غور کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمائی ہیں اور میں نے اس حدیث سے

ہو تو باعتبار حقیقت عین عموماً فیض نیایں جبکہ عمرانی حقیقت سے منسوب ہو کر
 کہ کل کا شمول اپنے سب اجزاء کو بالتساوی ہی اسی لئے جامی رہ فرما کے کہ استمداد
 خاتم النبیین کا جب نشات عنصریہ ہی خاتم الاولیاء کی حقیقت سے کہ وہ بعض ہی خاتم
 النبیین کی حقیقت کا نسبت اپنے مظہریت یعنی اپنی نشات عنصریہ کے اور اس حقیقت
 کا خاص مظہر اکمل وہی ہی مثلاً عمر و کہ انسان کا بعض ہی جبکہ بکر پر انسان کا اطلاق
 حقیقہ کرین تو عمر و کو اس کے تحت میں بطور بعضیت ذکر کرنا واجب ہی ایسا ہی شیخ رحمہ
 فرماتے ہیں حجت سید المرسلین مگر یہاں خاتم النبیین کے لئے کثرت اور خاتم الاولیاء
 کے لئے وحدت بیان کرنا سبب یہ ہے کہ نبوت عالم طرف کی حجت ہونے سے مظہر
 کثرت اور ولایت خاص اللہ تعالیٰ طرف کی حجت ہونے سے مظہر وحدت واثیر باری
 عز اسمہ ہی پس یہ دونوں حجت حقیقت محمدیہ کے ہیں جس کا ذکر اور مقصد الاقصیٰ غیر
 سے بھی ہوا اسی لئے شیخ رحمہ فرماتے ہیں فان فہمت ما اثر بہ فقد حصل لك العلم النافع
 محب اللہ الہیادی اسکے نیچے لکھتے ہیں یعنی پس اگر فہمیدی ای طالب اسرار چیز ہی کہ
 اشارت نمودم وقبول کردی کہ ابنیا ازین راہ کہ اولیاء اللہ باشند یعنی بنید حق تعالیٰ
 را اگر از مشکوۃ خاتم الاولیاء پس تحقیق حاصل شد مر تعلم نافع در دنیا و آخرت یا بگوئی
 کہ فہمیدی چیزیکہ اشارت کردم بسوی آن کہ خاتم الاولیاء عین خاتم النبوت باشند کہ ظاہر
 میشود و ثانیاً برای بیان اسرار و معارف چنانچہ ظاہر شد او لا برای بیان احکام و شرائع
 پس تحقیق حاصل شد مر تعلم نافع در ہر دو سرا پس اب خاتم النبیین کا خاتم الاولیاء سے ہندو
 فی الحقیقت اپنی ذات سے ہوا نہ غیر سے کیونکہ دوسرے ابنیا اولیاء کی نبوت و ولایت
 عوارضات سے ہی نہ ذاتیات سے بخلاف خاتمین کے علیہم الصلوۃ والسلام اور اودم

اور اس کے لئے جو بوجب حدیث شریف سے
 کہ میں نے اس حدیث سے غور کیا اور میں نے
 انہی باتوں پر غور کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمائی ہیں اور میں نے اس حدیث سے
 اس کے لئے جو بوجب حدیث شریف سے
 کہ میں نے اس حدیث سے غور کیا اور میں نے
 انہی باتوں پر غور کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمائی ہیں اور میں نے اس حدیث سے

اور اس کے لئے جو بوجب حدیث شریف سے
 کہ میں نے اس حدیث سے غور کیا اور میں نے
 انہی باتوں پر غور کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمائی ہیں اور میں نے اس حدیث سے
 اس کے لئے جو بوجب حدیث شریف سے
 کہ میں نے اس حدیث سے غور کیا اور میں نے
 انہی باتوں پر غور کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمائی ہیں اور میں نے اس حدیث سے

حضری و حصول شرائط نبوت و ولایت متصف و مامور ولایت و نبوت سے
ہوئی ہیں اور ویسا ہی خاتم الاولیا بھی ولی تھے کہ آدمؑ پانی میں تھے کس لئے کہ
اُس حقیقت کے ظاہر کے منظر خاتم النبیین اور باطن کے منظر خاتم التوٰلی ہیں محب اللہ
اللہ بادی نے لکھا ہی یعنی مثل رسول خاتم خاتم الاولیا باشد جو بودہ است خاتم الاولیا
ولی و حال آنکہ آدم صغی ابو البشر میان آب بود و خاک بخلاف غیر خاتم الاولیا چنانچہ
میشنوی و این قول موئی است بسوی اتحاد ہر دو خاتم یعنی از روئے حقیقت کے اور
آخذ فیض من جانب اللہ بلا واسطہ خاتم الاولیا ہی جیسا اور پر معلوم ہوا اور شیخ کے
اس قول کے نیچے جو اور پر فرمے ہیں لما مثل النبیین الخ لایط الحکم محب اللہ اللہ بادی
یون لکھتے ہیں و رین قول تا آخر اشارت است بسوی فرق میان نبوت و ولایت و
تساوی خاتم النبوت و خاتم الولایت وراخذ اسرار و معارف از سر و باطن و غیب

[illegible]

یہاں ایک شخص نے کہا کہ میں نے اپنے دوست کو دیکھا ہے جو کہ ایک اور شخص کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا۔

[illegible]

[illegible]

بنی خاتم الانبیاء عالم کے سردار ہیں اور دوسرے انبیاء آپ کے نائب جیسا اسکا ثبوت
فرمان خاتم النبیین سے ہی ویسا ہی فرمان خاتم الاولیٰ بھی مرتبہ خاتم الوکی کے ثبوت میں ہی
حکمت دوم اُس خاتم ولایت کی تخصیص کے دلائل میں جو خاتم نبوت سے
مشارکت و مماثلت حقیقی رکھتے ہیں اول حقیقت محمدیہ سے کل عالم کو فیضانِ وحی
و علم و غیرہ ہونے اور جو ولایت کہ باطن حقیقت محمدیہ ہی اسکا خاتم غیر عینی ہونے پر
اتفاق جمہوری دوم عینی اس ولایت مطلقہ کے خاتم ہیں کہ جس میں سب اولیاء انبیاء
بقدر استعداد اپنے بذاتہ شریک ہیں اور یہ ولایت وجود و منفردی سے ہر ایک متعلق
ہی و صفا اسی ولایت کے نسبت ہمارے امام فرمے کہ میں بنی پر فضل نہیں کرتا ہوں
جیسا مسود کی بدخلقی بمقتع میں مذکور ہی سوم ولایت جو باطن حقیقت محمدیہ ہی خاصہ خاتم
الانبیاء ہی ذاتا اسکو بہ نسبت ولایت عامہ بالا مذکور مقیدہ اور نسبت ولایت شخصہ
و صفیہ خاتین مطلقہ بھی کہتے ہیں کہ تمام اولیاء انبیاء کی ولایت اسکا پر تو ہی ہے
ہمارے امام فرمے کہ ایمان اس بندے کا عین ایمان رسول اللہ ہی چنانچہ اسی باب
کے مطلب اول میں اسکا اشارہ ہوا چہارم جناب خاتم الانبیاء اپنی ولایت شخصہ کے
بہ نسبت ولایت خاصہ مذکورہ سے فیض لیتے ہیں نہ اُس ولایت مطلقہ سے کہ جسکے خاتم
عینی ہیں اگر ایسا ہندو و قباہت ہیں ایک یہ کہ آپ محتاج غیر کے ہوئے دوسری
یہ کہ آپ سے فقط فیض نبوت و دوسرے انبیاء کو پہنچنا لازم آتا ہی نہ فیض ولایت
پنجم عینی کو خاتم الانبیاء سے مغایرت تامہ ظاہری ہی کہ دلیل ہی مغایرت باطنی پر ششم
خاتم ولایت خاصہ محمدیہ جامع جمیع اخلاق محمدیہ ہو کہ ہمام خاتم الانبیاء ہونا ضروری
ہمقتع رسول اللہ محمدی کو امور ظاہری و باطنی میں اپنے برابر فرمے نہ عینی کو جیسا

[illegible]

شانزدہم میں اسکا بیان بدلائل واضح کر چکا ہے کہ یہ نہ قرآن ہی نہ وحی بلکہ مانند حدیث کے ہی اور تعلیم الہی جیسا آدم کے لئے اللہ تعالیٰ فرمایا علم آدم الاسماء کلہا یعنی تعلیم کیا آدم کو نام تمام کے اور حضرت کے لئے فرمایا تعالیٰ شانہ علمناہ من لدنا علمائے تعلیم کے ہم نے اُسے اپنے پاس سے علم با این اسمین یہ عبارت قال الامام المہدی صلی اللہ علیہ وسلم بندگی میں صاحب عقیدہ شریفہ کی ہے کہ ایک طفل مکتب نشین بھی سمجھ سیکے گا اور وہ ان سے فرمان امام کا تابع محمد رسول اللہ تک پھر وہ ان سے عبارت صاحب عقیدہ شریفہ کی آخر تک رضی اللہ عنہ اور یہ فرمان امام مانند اس حدیث کے ہی جو مشکات میں مسلم کی روایت سے باب فضائل رسول اللہ میں ہے اور یہ خادم الفقرا اسکو عقیدہ شانزدہم میں ذکر کیا بلکہ ایسے بہت احادیث ہیں اور قول اولیاء اللہ بھی قاطع صحیح اسکی یہ ہے کہ یہی جہد علمت کا مفعول ہو کر منصوب ہے اگر موافق تیری بھی مجھ مسود کے واسطہ کی صفت ہو تو اسمین بھی تائید واجب تھا اور وہ ان الف نہونیکا سب یہ ہے کہ الف اول کا ماقبل اور الف ثانی مفتوح ہوئے نکالا گیا اسکے نکلنے کی تحقیق اگر منظور ہو تو اتقان کے تیسویں نوع میں دیکھ کیوں اور عالم علم الکتاب میں علم سے مراد نکتہ ہی کیا مسودات تک العلم نکتہ بھی کہیں نہیں سنا یعنی عالم نکتہ الکتاب اب عطف ایمان کا بھی کتاب پر زیا تر ہے ویسا ہی میں الشریعہ وارضوان بھی فاما رضوان کی حقیقت مومنوں کو منکشف ہوتی ہے کہ وہ اُسکے مستحق ہیں نہ منکرین کیونکہ یہ حق دار غضب و نیران کے ہیں پس ہر کس انداز کہ برائی نسبت اب یہاں سمجھنے کی بات ہے کہ ایسی عبارت فصیح و بلیغ کو کہ الکنایۃ ابلغ من الصراحتہ یعنی مشبہ ذہنی کو مخفی کر کے مشبہ بظاہر کرنا بہت مناسب مقام صراحت سے ہوتا ہے

[illegible]

ختم ولایت پر ہی حبیب کہ تحقیق صاحب تمام تعلیم لکھے ہیں اور اوپر بھی اسی مطلب اور شیخ اکبر رحمہ بھی یوں ہی اس آیت کی تفسیر میں لکھے ہیں اور اوپر بھی اسی مطلب دوم کے اعتراضات کے جوابات میں گلشن راز اور مفتاح الاعجاز اور فصوص نصوص وغیرہ سے اور باب اول عقیدہ مجددیم کے جواب میں غریۃ النفس قدس کی مقصد اقصیٰ سے ثابت ہو چکا کہ یہ خاتم الاولیا حقیقتہً باطن خاتم الانبیاء اور مہدی ہیں پس ہر شرف ذاتی میں اتحاد لازم آیا اور قیام مقام محمود کا شرف بھی ازاں قبل ہی حبیب اور پر معلوم ہوا مگر مسود ہمارے رسول اللہ کی نبوت سب نبیوں کے برابر اور آپ کو اپنا مرتبہ مدت تک معلوم تھا کہ کے دلائل فضل رسول اللہ سے دلیل ششم میں جو لکھا ہے سر السربہ اعتقاد دی اور خلاف عقیدہ اہل سنت و جماعت ہی چنانچہ نصوص میں جامی رحمہ لکھتے ہیں معنی تو کہ کنت نبیا انہ کان بالفعل عالما بنبوۃ یعنی رسول اللہ کو عالم ارواح میں اپنی نبوت معلوم تھی ایسا ہی خاتم الاولیا بھی انتہی خلاصہ اور شواہد النبوہ کے مقدمے میں حدیث کنت نبیا وادم بین والطن کے نیچے لکھے ہیں کہ سب انبیاء آنحضرت کے نایب ہیں بلکہ اپنے عقیدے میں جو مشہور عقاید جامی سے ہی یوں ہی لکھے ہیں اور مسود کے دوسرے اسباب جو دلائل فضل رسول اللہ میں لکھا ہے صاف اہمیت عیسوی کی پیروی ہی ہے کہ شیخ احمد رسول اللہ فرماتے یعنی دین حق کی تحقیق کے چالیسویں صفحہ پر لکھا ہے جب بہشت کا حال بخانا تو عرب کی خواہش کے موافق عورتیں باغچہ شراب اونٹ گھوڑے نوکر چاکر کا وعدہ بتایا انتہی خلاصہ کا سمیت چشم براندیش کہ برکنہ باد کو عیب نماید ہنرش در نظر کو بیان تک شیخ اکبر اور دوسرے اکابرین اولیا کی تحقیق

۲۹۵

۲۹۵
 بین انہی میں سے کسی ایک کو چاہئے کہ وہ اپنے
 سوا سے کہ (وہ خود ہی اس امر سے اتفاق کرتا ہے)
 بین اپنے جانتے ہیں کہ ہندی جو ہندی کا احکام میں اتفاق کرتا
 افسوس بردار کار کیا جائے کہ اس کے خلاف ہندی کی
 کی کہ وہ دو گارنٹیلوین رات کو نام کو ہندی کے خلاف کرتا
 اپنے اسکی تصدیق کے واسطے رات کو نام کو ہندی کے خلاف کرتا
 ملک پروردگار کی ان جہان پروردگار کے واسطے رات کو نام کو ہندی کے خلاف کرتا
 کہ حاصل احکام علی ہندی کے واسطے رات کو نام کو ہندی کے خلاف کرتا
 از ان فیہ انصاف و عدل و ہندی کے واسطے رات کو نام کو ہندی کے خلاف کرتا
 اعتقاد و یقین و ہندی کے واسطے رات کو نام کو ہندی کے خلاف کرتا
 تصدیق و ہندی کے واسطے رات کو نام کو ہندی کے خلاف کرتا
 انہی میں سے کسی ایک کو چاہئے کہ وہ اپنے
 سوا سے کہ (وہ خود ہی اس امر سے اتفاق کرتا ہے)
 بین اپنے جانتے ہیں کہ ہندی جو ہندی کا احکام میں اتفاق کرتا
 افسوس بردار کار کیا جائے کہ اس کے خلاف ہندی کی
 کی کہ وہ دو گارنٹیلوین رات کو نام کو ہندی کے خلاف کرتا
 اپنے اسکی تصدیق کے واسطے رات کو نام کو ہندی کے خلاف کرتا
 ملک پروردگار کی ان جہان پروردگار کے واسطے رات کو نام کو ہندی کے خلاف کرتا
 کہ حاصل احکام علی ہندی کے واسطے رات کو نام کو ہندی کے خلاف کرتا
 از ان فیہ انصاف و عدل و ہندی کے واسطے رات کو نام کو ہندی کے خلاف کرتا
 اعتقاد و یقین و ہندی کے واسطے رات کو نام کو ہندی کے خلاف کرتا
 تصدیق و ہندی کے واسطے رات کو نام کو ہندی کے خلاف کرتا

[illegible]

[illegible]

اس کتاب کا مقصد یہ ہے کہ ہر مسلمان کو اپنی فرائض اور حقوق کا علم ہو سکے اور اس کے لئے ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔

یہ کتاب مسلمانوں کے لئے لکھی گئی ہے جو قرآن و حدیث سے اپنے فرائض و حقوق کا علم حاصل کر سکیں۔

اس کتاب میں مسلمانوں کے فرائض و حقوق کا تفصیلی بیان کیا گیا ہے اور ہر مسلمان کو اپنی فرائض و حقوق کا علم ہونا چاہیے۔

یہ کتاب مسلمانوں کے لئے لکھی گئی ہے جو قرآن و حدیث سے اپنے فرائض و حقوق کا علم حاصل کر سکیں۔

نسخ شریعت محمدیہ ہوا اسکا ثبوت اور پر اکثر مقاموں میں ہوا خصوصاً باب اول عقیدہ شائز و ہم باب سوم دلیل یا زوم میں مسود کے خاتمے کی برائی رجا معنی ختم ولایت الخ ہدایت لغت عرب میں ختم معنی بند اور پورا ہونے وغیرہ اور اصطلاح میں کمالیت دین کی ہی سو کمال نزول احکام و بیان ظاہر شرع کہ نبوت اور رسالت سے متعلق ہی خاتم النبیین ہے اور پورا ہونا ظہور و تعلیم باطن نبوت و شرع کا کہ حقیقت ولایت ہی خاتم ولایت محمدیہ سے ہوا کہ خاص باطن خاتم الانبیاء ہی علیہا الصلوٰۃ والسلام پس یہی کمالیت امامت بنی آدم و امامت حقیقت خلافت دایرہ عالم ہی لیئے ابتدا اور انتہا دایرے کا ایک ہی نقطہ پر ہوتا ہی جیسا باب ششم مطلب دوم میں گلشن راز و محتاج الاعجاز اور تاویلات وغیرہ سے معلوم ہوا کہ یہی خلاصہ شیخ اکبر رحمہ اللہ کا بھی ہے چنانچہ قصوص اور اسکے بعض شرحوں سے اوپر ذکر ہوا اور منزلت و تخصیص خاتم الاولیاء بھی قریب اوپر بیان ہو چکی اب جو کچھ اسکے خلاف ہی وہ شیخ رحمہ اللہ پر فترتی اور فتوحات کی بکرات بھی باب سیوم دلیل ششم وغیرہ مقامات میں مذکور ہوئی کہ فتوحات قابل استدلال نہ رہے۔ محمدیے پایان اور شکر فراوان یا ناصر المؤمنین تیری جناب کبریائی کو سراور ہی کہ کجائیت لم یزلی رد جواب ہدیہ محمدیہ مولفہ ابورجاء حسب ہر جا اسکے از ابتدا تا انتہا لفظاً لفظاً جیسا اس پیچیدگان بہ نسبت علماء گروہ ہمدی موعود آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ فی کل الحین والادان لکھوایا ویسا ہی اس رسالے کے ناظرین کو توفیق تصدیق خاتم الاولیاء نصیب اگر منکر ہیں اور تحقیق تعلیم اسرار عطا کر اگر مقبل ہیں خصوصاً ابورجاء کہ سبب اس رسالے کے تالیف کا وہی ہی کیف یہدی قوما کفر و ابدانہم اور اس بندہ گناہ گار

یہ کتاب مسلمانوں کے لئے لکھی گئی ہے جو قرآن و حدیث سے اپنے فرائض و حقوق کا علم حاصل کر سکیں۔

اس کتاب میں مسلمانوں کے فرائض و حقوق کا تفصیلی بیان کیا گیا ہے اور ہر مسلمان کو اپنی فرائض و حقوق کا علم ہونا چاہیے۔

یہ کتاب مسلمانوں کے لئے لکھی گئی ہے جو قرآن و حدیث سے اپنے فرائض و حقوق کا علم حاصل کر سکیں۔

اس کتاب میں مسلمانوں کے فرائض و حقوق کا تفصیلی بیان کیا گیا ہے اور ہر مسلمان کو اپنی فرائض و حقوق کا علم ہونا چاہیے۔

یہ کتاب مسلمانوں کے لئے لکھی گئی ہے جو قرآن و حدیث سے اپنے فرائض و حقوق کا علم حاصل کر سکیں۔

اس کتاب میں مسلمانوں کے فرائض و حقوق کا تفصیلی بیان کیا گیا ہے اور ہر مسلمان کو اپنی فرائض و حقوق کا علم ہونا چاہیے۔

یہ کتاب مسلمانوں کے لئے لکھی گئی ہے جو قرآن و حدیث سے اپنے فرائض و حقوق کا علم حاصل کر سکیں۔

اس کتاب میں مسلمانوں کے فرائض و حقوق کا تفصیلی بیان کیا گیا ہے اور ہر مسلمان کو اپنی فرائض و حقوق کا علم ہونا چاہیے۔

یہ کتاب مسلمانوں کے لئے لکھی گئی ہے جو قرآن و حدیث سے اپنے فرائض و حقوق کا علم حاصل کر سکیں۔

اس کتاب میں مسلمانوں کے فرائض و حقوق کا تفصیلی بیان کیا گیا ہے اور ہر مسلمان کو اپنی فرائض و حقوق کا علم ہونا چاہیے۔

یہ کتاب مسلمانوں کے لئے لکھی گئی ہے جو قرآن و حدیث سے اپنے فرائض و حقوق کا علم حاصل کر سکیں۔

اس کتاب میں مسلمانوں کے فرائض و حقوق کا تفصیلی بیان کیا گیا ہے اور ہر مسلمان کو اپنی فرائض و حقوق کا علم ہونا چاہیے۔

یہ کتاب مسلمانوں کے لئے لکھی گئی ہے جو قرآن و حدیث سے اپنے فرائض و حقوق کا علم حاصل کر سکیں۔

اس کتاب میں مسلمانوں کے فرائض و حقوق کا تفصیلی بیان کیا گیا ہے اور ہر مسلمان کو اپنی فرائض و حقوق کا علم ہونا چاہیے۔

یہ کتاب مسلمانوں کے لئے لکھی گئی ہے جو قرآن و حدیث سے اپنے فرائض و حقوق کا علم حاصل کر سکیں۔

اس کتاب میں مسلمانوں کے فرائض و حقوق کا تفصیلی بیان کیا گیا ہے اور ہر مسلمان کو اپنی فرائض و حقوق کا علم ہونا چاہیے۔

یہ کتاب مسلمانوں کے لئے لکھی گئی ہے جو قرآن و حدیث سے اپنے فرائض و حقوق کا علم حاصل کر سکیں۔

اس کتاب میں مسلمانوں کے فرائض و حقوق کا تفصیلی بیان کیا گیا ہے اور ہر مسلمان کو اپنی فرائض و حقوق کا علم ہونا چاہیے۔

یہ کتاب مسلمانوں کے لئے لکھی گئی ہے جو قرآن و حدیث سے اپنے فرائض و حقوق کا علم حاصل کر سکیں۔

اس کتاب میں مسلمانوں کے فرائض و حقوق کا تفصیلی بیان کیا گیا ہے اور ہر مسلمان کو اپنی فرائض و حقوق کا علم ہونا چاہیے۔

بھی ہدایت المسلمین وغیرہ میں لکھا ہی اور آپ بھی کہتے ہو اذاجاء الاحتمال لطل لالہ
یعنی جب آیا احتمال تو باطل ہو دلیل لیا اگر کہو گے انکے احتمالات کے روات ہو چکے
تو ہم کہتے ہیں کہ تمہارے احتمالات کہاں دو دو بہین ہوئے اگر کہو گے کہ تمہارے
امام سرہکے اور بھی متعدد لوگ مہدویت کا دعویٰ کئے ہیں اور انکے معتقدین
تم سرہکے دلائل پیش کرتے ہیں ہم کہتے ہیں نبوت و رسالت کا دعویٰ بھی بہت
آدھی کئے ہیں جیسا سلمہ کذاب وغیرہ بلکہ ایک عورت نصرانیہ بھی نبوت کا دعویٰ کر چکی
ہی اور آج انکے معتقدین بھی موجود ہیں جیسا آتش پرست کہ زردشت کو اپنا پیغمبر جانتے
ہیں اسکا جو تم جواب دو گے ہمارے طرف سے اپنے واسطے خیال کریں اگر کہو گے
تمہارے امام مجاہد و تسلیم ختم نبوت و رسالت خلاف شرع محمدی چند احکام اختراع
ہیں اور اخلاق بھی انکے خلاف شرع ہیں ہم کہتے ہیں اگرچہ اسکا جواب بھی اسی رسالہ

اور اس خواہ اینیادرس کی ذلتوں میں ہو تو وہ اداس فرستے کہ نہ فتح
ادینا اقدام پر ہیں بسب کو حضرت عیسیٰ خلیفہ مسیح کی ولایت میں
دین اور ولایت غیبیہ کے وارث بن خلیفہ اور عیسیٰ مسیح کی ولایت میں
اسی قسم کی ولایت رکھنے ہوئے کہ یہ خانہ محمدی اوسنے خانہ محمدی میں
ولی اور ولایت رکھنے ہوئے کہ یہ خانہ محمدی اوسنے خانہ محمدی میں
دور نہ لایا اینیادرس کی ولایت میں ہو تو وہ اداس فرستے کہ نہ فتح
ادینا اقدام پر ہیں بسب کو حضرت عیسیٰ خلیفہ مسیح کی ولایت میں

[illegible]

کئی مواضع سے اس کتاب
 میں نقل کیا گیا ہے نسخہ و نسخہ
 واحد پر ہے واللہ اعلم
 اولیاء الکرام الحمد للہ
 الکتاب وقرآن الہامی
 الاحزاب کہ یہ کتاب اسی
 نایب وفضل ہے مشہور ہے

سند بارہ سو پچاسی ہجری
 میں کمال کو پونجی اور دید
 قوی ہی کہ جیسا کہ اوکے اسکی نایف
 کی توفیق اور تکمیل میں نایب وفضل
 ہی موجب اپنی رحمت سے بیان
 اور فضل فرمودن کا قبول و ناکرانی
 اور مفید غنائی ترک اور اس بندہ
 ناچار و امید دار کو مع اہل و عیال
 کا اسی چلے اور ذریعہ سے
 اس عالم میں ہدایت اور عافیت
 اور اس عالم میں رحمت و مغفرت
 سے سرور و فائدہ
 آمین یا رب العالمین
 ربنا انکبنا السبل المستقیم
 وادینا الصراط المستقیم انک انت
 الغنی عن خلقک وعلینا الخسران
 الیسع العلم وعلی الخسران
 فی غفۃ عودہ وعلی الخسران
 تمام شد کتاب
 پر یہ مہر و تہ
 ۱۲

باب اول عقیدہ شائز و ہم و باب سوم و لیل ہمد ہم و غیرہ مقامین شروع کیا گیا
 ہی پھر بھی اتنا معلوم کر لیں کہ امر دین میں اختلافات ظاہری و باطنی بے حصر و حساب ہو
 ہمارے امام سے کوئی ایک امر ایسا بتا دین کہ خلاف شرع واقع ہی مگر انسجیح کا علاج نہیں کہ
 منکرین قرآن سر یکے نزول اور محمد مصطفیٰ سر یکے رسول کو کہے پر اس نے کہا نیاں اور
 شعر محمدی ہی بلکہ رسول اللہ کو بعضے مصروع اور بعضے ساحر و بعضے جنونی کہے پس اسکا جواب
 دین یا ہمارے امام کی تصدیق کریں۔ ذلک من آیات اللہ فمن ہیئہ
فہو المہتد ومن یضل فلن یجدہ ولیا مرشد
 تمام شد
 م

۹۱
 ۱۲
 ۱۲

تقریض ہذا چکیہ کلکتہ ہرسلک تلمیذ ادب انکیز مصنف مدظلہ اعلیٰ برخوردا شجرہ محبت
اصحاب علم و یقین میان ششیاب الدین مہدوی سلمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم

اللہ اللہ کیا موجب فخر و سرور ہے۔ و آخرین منہم لما یحقونہم کا ظہور ہی۔ سبحان اللہ کا خانہ خدائی میں بہت اچھے اچھے ازمنے گزرے پر ایسا خوب
مبارک زمانہ نہ آیا کہ حسین حقیقت انسان کامل اصل قطب الاقطاب اصل محبوب بالود و حضرت میران سید محمد مہدی موعود و مہدی فرید نے
بالا خانہ وجود مخفی پر شمع یا بیچہ امام ہمام مرجع مقصد و مرام ہی کہ جسکی آر و بر و بکوری پر یہ دولت کیلے مانع نہ لگی مگر ہم بندگان ضعیف البیان
اس صاحب کا حسابے پایاں ہی جو ایسے مقدس قرن معلیٰ میں تہا نا بودی میدان جود کی راہ دکھایا اور اس امام علیہ السلام کے تابع نام بنایا
کہ جسے و المولائی و لمن استجی کا فرقہ سنایا تو ایسے منہم حقیقی کے شکر و سپاس کی عہدہ برائی کس مہربہ سے ادا ہو کہ جسکے در دولت سے نعمت نصرت
عنایت پر عنایت سلسلہ مرتب ہی مثلث مثلاً اس گروہ قلیل میں ایسے ایسے علما جلیل القدر اجل الاشہر پیدا ہوئے کہ جنکے سیوف اقسام ہدایت
نے ترے ترے جہا بدین سرکش و مخالفین جاس کو رام کیا جسکو چاہا نام کیا کوئی وقت کسی مخالف مہدی کا سوال نہ آیا جو علما مہدویہ کو دنیا و ظریف
خفت و دولت نہ اٹھایا مثل فلک اس دور اخیر میں بھی یہ فتنہ و شریر نے ایسا سر اٹھایا کہ اپنے ترے بر و نکے کان کو توایا کیونکہ انہوں نے تو ہمارے
امام علیہ السلام کی سیادت و ولایت کے قایل و راہ کی مہدویت کے رد و قبح کے ماننے تھے مگر اس منصب لا علم نے جو اس محرمین آیا ایسے مورستہ و
ازا کے انکے علم و فراست کی صف و امنی چہل نادانی کا و ہبہ لگایا اما بغیوای لایحیئ المکر السی الا بالہ جبکہ پیش آیا کہ انہیں کے ہر
ہر انصاف پسند کو یہ ستور نہ بھایا سو ہر ایک نے بدل انعام ایسے ایسے کرتے فقرے کہہ سنایا کہ رجا کو یا س ہوئی انکے ہوا خواہوں کو برا س ہوئی
توان بکلی فرو بردن استخوان و ہشت و ولی شکم بدرد چون بگیر و اندر ناف کو چنانچہ مولوی عباس صاحب ہندوستانی سلمہ نے
عجیب نام کیا کہ روبرو مصنف کے ہدیہ مہدویہ کا کام نام کیا قطع نظر اس مار و ملامت و خفت و ندامت کے علما مہدویہ کا شور و غلبہ و جھگڑا
ہی گفتگو شیرانہ ہی کہ روبرو جواب بعد جواب رسالہ پس رسالہ کتاب پس کتاب ایسے عمد عمدے طرز و آئین سے زینت یافتہ
ہیں گویا کہ ان مصنفین نے یکجہ ہدیہ مہدویہ کے حرافہ و بیجاں آراتے ہیں خصوصاً تصنیف ہذا جو ہذا ذالاساتذہ زمانہ فرو فرید یگانہ و
حقائق فروع و اصول کا شرف حقایق احادیث و نقول خلاصہ خاندان مصطفیٰ نقاد و دو دمان مرتضیٰ از دنیا و مافیہا مجرد استاد
و مولائی حضرت میان شہید محمد صفی اعلیٰ اللہ درجہ علی الحاضر و النایکے دریا علم فیض ازوم کے رشحات منبر کرات سے ہی سبحان اللہ
کہ کتاب لا جواب بھی کہ سب السوی ختم الہدی جسکا القاب ہی کیونکہ مصنف صاحب مدظلہ نے خاتم حقیقی کی حقیقت کے بیان
ثبوت ذات و خصوصیت ختمیت کے نشان خبردار کر کے کتاب کو اسم باسمی کرو یا حق تو یہی ہی کہ ہفت و ریا زار کو سوجہ میں بھر دیا

جزاک اللہ کیا کلام عمدۃ المرام ہی کہ جسکے ہر مقام میں تناسب و تامل مباحثہ اہل کتاب کا التزام ہی بہ سخن پر آیات قرآن ہر بات پر احادیث رسول سبحان! چچا چچے مثل و کنایات عمدہ نقل و حکایتا بندش عبارت سلیم و درست مضامین و مطالب جست ایسے ہیں کہ ہر ایک کے فہم آئیں کوئی انکے سمجھنے میں دقت نہ اٹھائیں غرض ہر فن کے خوب یوں سمجھری ہی لہذا ہر اہل انصاف کی محکم امتحان پر کھری ہی واقعی اسکی خوبی مضامین استواری دلائل دیکھنے پر بخیر و دوہنیں ہر نصف مزاج کے پیش نظری چاہئے کہ اسمان نظر سے دیکھیں اور خوب سوج بوج زبان کھولیں منصفانہ سخن بولیں ہر موطر فداری کا خیال نہ ہرین حمیت برادری کو انصاف کی پایاں کرین تا حدیث شریف رحم اللہ منصف کے مصداق بنیں اللہ بنی قی ہو پس قالوا سمعنا و ہم لاسمعون -

قطع تاریخ ختم کتاب مستطاب از تالیف افکار کربا بر غروب طیارہ شمع و شامیہ سید ابوالدین الملک شہاب

| | | | |
|------------------------------|------------------------------------|--------------------------------|-----------------------------|
| حضرت استاد عالی مرتبت غل غلا | جب کے تمام یہ سہل السوئی ختم الہدی | بے سرانگار بولامو جود تاریخ سن | رویدہ یہ خاص سہل السوئی عطا |
|------------------------------|------------------------------------|--------------------------------|-----------------------------|

ومنہ قطع تاریخ طبع ختم الہدی و طبع دیوہی و دوس قضا

| | | | |
|-----------------------------|------------------------------|----------------------------------|----------------------------------|
| میں ختم الہدی چون نیت فردوس | زگر سہل نظر داشتہ پی شوق لقا | پس موعہ ہم بہ ہر کس عرض دریا چنی | از سر انصاف میں ختم الہدی حتی نا |
|-----------------------------|------------------------------|----------------------------------|----------------------------------|

التاس

علماء موافقین سے جو تالیف رویدہ یہ جہد و یہ کا خیال رکھتے ہیں یہی کہ اس سلسلے کوئی دلیل و حجت پسند فرما دیں تو یہ مضائقہ اپنی کتابوں میں دوسرے لیا میں کیر داخل کر لیں اگر اس میں خطا لغوی سمجھیں ان خاص کرین کہ یہ خدام الفقرا اپنی ملکی زبان لکھا ہی اگر خطائے معنوی دیکھیں اپنی تصنیفات میں اسکا تذکرہ اس طرح پر کرین کہ معترض کی زبان بند ہو اور مقبل کو نہایت پسند ہو اور علمائے منکرین کو لازم ہی ابتداء سے انتہی تک اس کتاب میں بدیدہ انصاف نظر کرین نہ بعض بعض مقام کچھ اعتساف دیکھ کر جھوٹا حرف و ہرین واللہ یہدی من لیساء الی دار السلام اور یہ منظور کر میں کہ عند الطبع فقط اپنی کتاب کی صحت پر ہی حتی الامکان سی کیا اور یہ جہد و یہ کی صحت کو سبب ہم نہ بنی مولف کتاب رویدہ مطبع پر سوئیہ اور ختم الہدی بعد حسن اختتام سر انجام حلیہ طبع فرمیں جو تالیف کا باعث یہ ہو کہ جسکی مدد سے اسکی بنا ہوئی عین طبع کے ایام میں ابن جہان فانی سے مکان جاودانی کو انتقال فرماے اللہم اجعل مشواہ اعلیٰ علیین اور چند مبلغ جو تمام کے لئے ضرور تھے آپکے ورثہ سے طلب کیا اتفاق نہواجب نکی بی بی حسین بی بی کہ بذل سخا میں اپنے شوہر کے ہم پہلو ہیں اداعت سے فراغت پائی مجھ دراستماع اس حقیقت کے اپنے دیور سید نمایاں جبکہ کہ شجاعت و شہامت وجود عطا میں بھی حقیقتاً مرحوم مخفوض سے برادری رکھتے ہیں کہے کہ جو مبلغ ضرور ہوں بلاتال ویدالین تو حضرت ممدوح کہ ایسے امور میں ہمیشہ قصد پیش دستی رکھتے ہیں تین سو پچاس روپیہ جو اور ضرورت تھے دو آٹھ اور اتفاق انصاف طبع ہو

رباعی از مولف کتاب در تاریخ اختتام

| | | | |
|--------------------------|----------------------------------|------------------------------|-----------------------------------|
| شکر جناب کبریا چون مصطفی | ہم جہدی آل عبا از ابتدا تا انتہی | ختم آمدہ رویدہ جاپس ہر تاریخ | از غیب آمد این ختم الہدی سہل السو |
|--------------------------|----------------------------------|------------------------------|-----------------------------------|